مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ فَانْتَهُوْا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف
امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم
مولانا ناظم الدین

جلد اول ○ حصہ سوم

ابواب الدیات
ابواب الاضاحی
ابواب اللباس
ابواب البر والصلة
ابواب الوصایا
ابواب الحدود
ابواب النذور والایمان
ابواب الاطعمة
ابواب الطب
ابواب الولاء والهبة
ابواب الصید
ابواب الجهاد
ابواب الاشربة
ابواب الفرائض

ناشر
مکتبة العلم
۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان

مَا آتٰکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

مترجم

جامع ترمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ الستاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ـــــــــ جامع ترمذی شریف

تالیف: ـــــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ـــــــــ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ـــــــــ حافظ محبوب احمد خان

طابع: ـــــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
		ابواب دیت	
		۹۳۸: دیت میں کتنے اونٹ دیئے جائیں	۷۱۶
		۹۳۹: دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے	۷۱۷
		۹۴۰: ایسے زخم کی دیت کے بارے میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے	
		۹۴۱: انگلیوں کی دیت کے بارے میں	۷۱۸
		۹۴۲: (دیت) معاف کردینا	
		۹۴۳: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو	۷۱۹
		۹۴۴: مومن کے قتل پر عذاب کی شدت کے بارے میں	۷۲۰
		۹۴۵: باب خون کے فیصلے کے متعلق	
		۹۴۶: کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کردے تو قصاص لیا جائے یا نہیں	۷۲۱
		۹۴۷: مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں	
		۹۴۸: معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت کے بارے میں	۷۲۳
		۹۴۹: بلاعنوان	
		۹۵۰: مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کردے	
		۹۵۱: مثلہ کی ممانعت کے بارے میں	۷۲۴
		۹۵۲: (جنین) حمل ضائع کردینے کی دیت کے بارے میں	۷۲۵
		۹۵۳: مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے	
		۹۵۴: اس شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو قتل کردے	۷۲۷
		۹۵۵: بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا	
		۹۵۶: قصاص کے بارے میں	
		۹۵۷: تہمت میں قید کرنا	۷۲۸
		۹۵۸: اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے	۷۲۹
		۹۵۹: قسامت کے بارے میں	
		ابواب حدود	۷۳۱
		۹۶۰: جن پر حد واجب نہیں	
		۹۶۱: حدود کو ساقط کرنا	
		۹۶۲: مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کے بارے میں	۷۳۲
		۹۶۳: حدود میں تلقین سے متعلق	۷۳۳
		۹۶۴: معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے	
		۹۶۵: حدود میں سفارش کی ممانعت کے بارے میں	۷۳۵
		۹۶۶: رجم کی تحقیق کے بارے میں	
		۹۶۷: رجم صرف شادی شدہ پر ہے	۷۳۶

عنوان	صفحہ
۹۶۸: اسی سے متعلق	۷۳۸
۹۶۹: اہل کتاب کو سنگسار کرنا	
۹۷۰: زانی کی جلاوطنی کے بارے میں	۷۳۹
۹۷۱: حدود جن پر جاری کی جائیں ان کیلئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں	۷۴۰
۹۷۲: لونڈیوں پر حدود قائم کرنا	۷۴۱
۹۷۳: نشہ والے کی حد کے بارے میں	۷۴۲
۹۷۴: شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے	
۹۷۵: کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے	۷۴۴
۹۷۶: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا	۷۴۵
۹۷۷: خائن اُچکے اور ڈاکو کے بارے میں	
۹۷۸: پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	
۹۷۹: جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے	۷۴۶
۹۸۰: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے	
۹۸۱: اس عورت کے بارے میں جس کے ساتھ زبردستی زنا بالجبر کیا جائے	۷۴۷
۹۸۲: جو شخص جانور سے بدکاری کرے	۷۴۸
۹۸۳: لواطت کی سزا کے بارے میں	۷۴۹
۹۸۴: مرتد کی سزا کے بارے میں	۷۵۰
۹۸۵: جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے	
۹۸۶: جادوگر کی سزا کے بارے میں	۷۵۱
۹۸۷: جو شخص غنیمت کا مال چرائے اس کی سزا کے متعلق	
۹۸۸: جو شخص کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے اس کی سزا کے متعلق	۷۵۲
۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں	
شکار کے متعلق باب	۷۵۴
۹۹۰: کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا کھانا ناجائز ہے	
۹۹۱: مجوسی کے کتے سے شکار کرنا	۷۵۵
۹۹۲: باز کے شکار کے بارے میں	
۹۹۳: تیر لگے ہوئے شکار کے غائب ہو جانا	۷۵۶
۹۹۴: جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے	
۹۹۵: معراض سے شکار کا حکم	۷۵۷
۹۹۶: پتھر سے ذبح کرنا	
۹۹۷: بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے	۷۵۸
۹۹۸: (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے متعلق	۷۵۹
۹۹۹: ذی ناب اور ذی مخلب کی حرمت کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۰۰۰: زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے	۷۶۰
۱۰۰۱: حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے	۷۶۱
۱۰۰۲: چھپکلی کو مارنا	
۱۰۰۳: سانپ کو مارنا	
۱۰۰۴: کتوں کو ہلاک کرنا	۷۶۳
۱۰۰۵: کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں	
۱۰۰۶: بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۶۴
۱۰۰۷: اس بارے میں جب اونٹ بھاگ جائے	۷۶۵
ابواب قربانی	۷۶۶
۱۰۰۸: قربانی کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۰۹: دو مینڈھوں کی قربانی کے بارے میں	
۱۰۱۰: قربانی جس جانور کی مستحب ہے	۷۶۷
۱۰۱۱: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی درست نہیں	
۱۰۱۲: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی مکروہ ہے	۷۶۸
۱۰۱۳: چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی کے بارے میں	
۱۰۱۴: قربانی میں شریک ہونا	۷۶۹
۱۰۱۵: ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے	۷۷۰
۱۰۱۶: باب	۷۷۱
۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا	
۱۰۱۸: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۷۷۲
۱۰۱۹: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے	
۱۰۲۰: فرع اور عتیرہ کے بارے میں	۷۷۳
۱۰۲۱: عقیقہ کے بارے میں	۷۷۴
۱۰۲۲: بچے کے کان میں اذان دینا	۷۷۵
۱۰۲۳: باب ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۸	۷۷۶
نذروں اور قسموں کے متعلق	۷۷۸
۱۰۲۹: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں	
۱۰۳۰: جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں	۷۷۹
۱۰۳۱: نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق	
۱۰۳۲: اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے	۷۸۰
۱۰۳۳: کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے	
۱۰۳۴: قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا	۷۸۱
۱۰۳۵: غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے	۷۸۲

عنوان	صفحہ
۱۰۳۶: باب	۷۸۲
۱۰۳۷: جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود چلنے کی قسم کھالے	۷۸۳
۱۰۳۸: نذر کی کراہت کے بارے میں	۷۸۴
۱۰۳۹: نذر کو پورا کرنا	
۱۰۴۰: نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے	۷۸۵
۱۰۴۱: غلام آزاد کرنے کے ثواب کے بارے میں	
۱۰۴۲: جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے	
۱۰۴۳: باب	۷۸۶
۱۰۴۴: باب	
۱۰۴۵: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	
۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۷
ابواب جہاد	۷۸۸
۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا	
۱۰۴۸: باب	۷۸۹
۱۰۴۹: شب خون مارنے اور حملہ کرنا	
۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا	۷۹۰
۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں	۷۹۱
۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے کے بارے میں	
۱۰۵۳: لشکر کے متعلق	۷۹۲
۱۰۵۴: مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے	
۱۰۵۵: کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا	۷۹۳
۱۰۵۶: ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے	۷۹۴
۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا	
۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق	۷۹۵
۱۰۵۹: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے	۷۹۶
۱۰۶۰: تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے	۷۹۷
۱۰۶۱: قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت کے بارے میں	
۱۰۶۲: مشرکین کے کھانے کے حکم کے بارے میں	
۱۰۶۳: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے	۷۹۸
۱۰۶۴: قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لینے کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۰۶۵: عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۸۰۰
۱۰۶۶: باب	
۱۰۶۷: مال غنیمت میں خیانت کے بارے میں	۸۰۱
۱۰۶۸: عورتوں کی جنگ میں شرکت کے بارے میں	۸۰۲
۱۰۶۹: مشرکین کے تحائف قبول کرنا	
۱۰۷۰: سجدہ شکر کے بارے میں	۸۰۳
۱۰۷۱: عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	
۱۰۷۲: عہد شکنی کے بارے میں	۸۰۴
۱۰۷۳: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا	
۱۰۷۴: کسی کے حکم پر پورا اترنا	
۱۰۷۵: حلف (یعنی قسم) کے بارے میں	۸۰۵
۱۰۷۶: مجوسیوں سے جزیہ لینا	۸۰۶
۱۰۷۷: ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے	
۱۰۷۸: ہجرت کے بارے میں	۸۰۷
۱۰۷۹: بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں	
۱۰۸۰: بیعت توڑنا	
۱۰۸۱: غلام کی بیعت کے بارے میں	۸۰۸
۱۰۸۲: عورتوں کی بیعت کے بارے میں	۸۰۹
۱۰۸۳: اصحاب بدر کی تعداد کے بارے میں	
۱۰۸۴: خمس (پانچویں حصے) کے بارے میں	
۱۰۸۵: تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے	۸۱۰
۱۰۸۶: اہل کتاب کو سلام کرنے کے بارے میں	
۱۰۸۷: مشرکین میں رہنے کی کراہت کے بیان میں	۸۱۱
۱۰۸۸: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا	۸۱۲
۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کے بارے میں	
۱۰۹۰: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا	۸۱۴
۱۰۹۱: قتال کے مستحب اوقات کے بارے میں	
۱۰۹۲: طیرہ کے بارے میں	۸۱۵
۱۰۹۳: جنگ کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی وصیت	۸۱۶
ابواب فضائل جہاد	۸۱۸
۱۰۹۴: جہاد کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۹۵: مجاہد کی موت کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۹۶: جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۱۹

عنوان	صفحہ
۱۰۹۷: جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۰
۱۰۹۸: جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۹۹: غازی کو سامان جنگ دینا	۸۲۱
۱۱۰۰: اس کی فضیلت کے بارے میں جس قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں	
۱۱۰۱: جہاد کے غبار کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۲
۱۱۰۲: جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے	
۱۱۰۳: جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۳
۱۱۰۴: اللہ کے راستے میں تیر اندازی کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۴
۱۱۰۵: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۱۰۶: شہید کے ثواب کے بارے میں	۸۲۵
۱۱۰۷: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۶
۱۱۰۸: سمندر کے راستے جہاد کرنا	۸۲۷
۱۱۰۹: اس کے بارے میں جو ریاکاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے	۸۲۸
۱۱۱۰: جہاد میں صبح وشام چلنے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۱۱۱: بہترین لوگ کون ہیں	۸۲۹
۱۱۱۲: شہادت کی دعا مانگنا	۸۳۰
۱۱۱۳: مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت	
۱۱۱۴: جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت کے بارے میں	۸۳۱
۱۱۱۵: کون سا عمل افضل ہے	
۱۱۱۶: باب	۸۳۲
۱۱۱۷: اس کے بارے میں کہ کون سا آدمی افضل ہے	
۱۱۱۸: باب	
جہاد کے باب	۸۳۶
۱۱۱۹: اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت کے متعلق	
۱۱۲۰: اس کے بارے میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے	
۱۱۲۱: ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا	۸۳۷
۱۱۲۲: اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں	
۱۱۲۳: جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت کے بارے میں	
۱۱۲۴: غزوات نبوی کی تعداد کے بارے میں	۸۳۸
۱۱۲۵: جنگ میں صف بندی اور ترتیب کے بارے میں	
۱۱۲۶: لڑائی کے وقت دعاء کرنا	۸۳۹
۱۱۲۷: لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بارے میں	
۱۱۲۸: بڑے جھنڈوں کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۱۲۹: شعار کے بارے میں	۸۴۰
۱۱۳۰: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے بارے میں	
۱۱۳۱: جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا	۸۴۱
۱۱۳۲: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا	
۱۱۳۳: لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا	
۱۱۳۴: تلوار اور اس کی زینت کے بارے میں	۸۴۲
۱۱۳۵: زرہ کے بارے میں	۸۴۳
۱۱۳۶: خود پہننا	
۱۱۳۷: گھوڑوں کی فضیلت کے بارے میں	۸۴۴
۱۱۳۸: پسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	
۱۱۳۹: ناپسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	۸۴۵
۱۱۴۰: گھڑ دوڑ کے بارے میں	
۱۱۴۱: گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت کے بارے میں	۸۴۶
۱۱۴۲: فقراء مساکین سے دعائے خیر کرانا	
۱۱۴۳: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کے بارے میں	
۱۱۴۴: جنگ کا امیر مقرر کرنا	۸۴۷
۱۱۴۵: امام کے بارے میں	
۱۱۴۶: امام کی اطاعت کے بارے میں	۸۴۸
۱۱۴۷: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں	
۱۱۴۸: جانوروں کو لڑانے اور چہرہ داغنا	۸۴۹
۱۱۴۹: بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا	
۱۱۵۰: شہید کے قرض کے بارے میں	۸۵۰
۱۱۵۱: شہداء کی تدفین کے بارے میں	۸۵۱
۱۱۵۲: مشورے کے بارے میں	
۱۱۵۳: کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے	
۱۱۵۴: جہاد سے فرار کے بارے میں	۸۵۲
۱۱۵۵: سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا	۸۵۳
۱۱۵۶: مال فئی کے بارے میں	
ابواب لباس	۸۵۴
۱۱۵۷: مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے	
۱۱۵۸: ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں	
۱۱۵۹: باب	۸۵۵
۱۱۶۰: مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت کے بارے میں	
۱۱۶۱: مردوں کیلئے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے	

عنوان	صفحہ
۱۱۶۲: پوستین پہننے کے بارے میں	۸۵۶
۱۱۶۳: دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کے بارے میں	
۱۱۶۴: کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں	۸۵۸
۱۱۶۵: عورتوں کے دامن کی لمبائی کے بارے میں	
۱۱۶۶: اون کا لباس پہننا	۸۵۹
۱۱۶۷: سیاہ عمامہ کے بارے میں	۸۶۰
۱۱۶۸: سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	
۱۱۶۹: چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں	۸۶۱
۱۱۷۰: چاندی کے نگینا	
۱۱۷۱: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں	
۱۱۷۲: انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا	۸۶۲
۱۱۷۳: تصویر کے بارے میں	۸۶۳
۱۱۷۴: تصویر بنانے والوں کے بارے میں	
۱۱۷۵: خضاب کے بارے میں	۸۶۴
۱۱۷۶: لمبے بال رکھنا	
۱۱۷۷: روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۵
۱۱۷۸: سرمہ لگانا	
۱۱۷۹: صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۶
۱۱۸۰: مصنوعی بال جوڑنا	۸۶۷
۱۱۸۱: ریشمی زین پوشی کی ممانعت کے متعلق	
۱۱۸۲: نبی اکرم ﷺ کے بستر مبارک کے بارے میں	
۱۱۸۳: قمیص کے بارے میں	۸۶۸
۱۱۸۴: نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے	۸۶۹
۱۱۸۵: جبہ پہننا	
۱۱۸۶: دانتوں پر سونا چڑھانا	۸۷۰
۱۱۸۷: درندوں کی کھال استعمال کرنا	
۱۱۸۸: نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کے بارے میں	۸۷۱
۱۱۸۹: ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	
۱۱۹۰: ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت کے متعلق	۸۷۲
۱۱۹۱: پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے	
۱۱۹۲: کپڑوں میں پیوند لگانا	۸۷۳
۱۱۹۳: باب ۱۱۹۳ تا ۱۱۹۵	۸۷۴
۱۱۹۶: لوہے اور پیتل کی انگوٹھی کے بارے میں	۸۷۵
۱۱۹۷: ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت کے متعلق	

عنوان	صفحہ
۱۱۹۸: باب	۸۷۶
ابواب طعام	۸۷۷
۱۱۹۹: نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے	
۱۲۰۰: خرگوش کھانا	
۱۲۰۱: گوہ کھانے کے بارے میں	۸۷۸
۱۲۰۲: باب بجّو کھانا	
۱۲۰۳: گھوڑوں کا گوشت کھانا	۸۷۹
۱۲۰۴: پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق	
۱۲۰۵: کفار کے برتنوں میں کھانا کھانا	۸۸۰
۱۲۰۶: اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم	۸۸۱
۱۲۰۷: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں	۸۸۲
۱۲۰۸: انگلیاں چاٹنا	
۱۲۰۹: گر جانے والے لقمے کے بارے میں	
۱۲۱۰: کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت کے متعلق	۸۸۳
۱۲۱۱: لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بارے میں	
۱۲۱۲: پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت کے متعلق	۸۸۴
۱۲۱۳: سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونے کے متعلق	۸۸۵
۱۲۱۴: دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت کے بارے میں	۸۸۶
۱۲۱۵: کھجور کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۱۶: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا	
۱۲۱۷: کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا	
۱۲۱۸: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۸۷
۱۲۱۹: ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کیلئے کافی ہوتا ہے	
۱۲۲۰: ٹڈی کھانا	۸۸۹
۱۲۲۱: جلالہ کے دودھ اور گوشت کا حکم	
۱۲۲۲: مرغی کھانا	۸۹۰
۱۲۲۳: سرخاب کا گوشت کھانا	
۱۲۲۴: بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۹۱
۱۲۲۵: تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے متعلق	
۱۲۲۶: نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا	
۱۲۲۷: شوربا زیادہ کرنا	
۱۲۲۸: ثرید کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۲۹: گوشت نوچ کر کھانا	۸۹۲

عنوان	صفحہ
۱۲۳۰: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت کے متعلق	۸۹۳
۱۲۳۱: نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا	
۱۲۳۲: سرکہ کے بارے میں	۸۹۴
۱۲۳۳: تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا	۸۹۵
۱۲۳۴: ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا	
۱۲۳۵: اونٹوں کا پیشاب پینا	۸۹۶
۱۲۳۶: کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا	
۱۲۳۷: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا	
۱۲۳۸: کدو کھانا	۸۹۷
۱۲۳۹: زیتون کا تیل کھانا	
۱۲۴۰: باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا	۸۹۸
۱۲۴۱: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۴۲: رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق	۸۹۹
۱۲۴۳: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	
۱۲۴۴: چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے	۹۰۰
پینے کی اشیاء کے ابواب	۹۰۲
۱۲۴۵: شراب پینے والے کے بارے میں	
۱۲۴۶: ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۹۰۳
۱۲۴۷: جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے	
۱۲۴۸: مٹکوں میں نبیذ بنانا	۹۰۴
۱۲۴۹: کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت کے متعلق	
۱۲۵۰: برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بارے میں	۹۰۵
۱۲۵۱: مشک میں نبیذ بنانا	
۱۲۵۲: ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے	۹۰۶
۱۲۵۳: کچی پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانا	۹۰۷
۱۲۵۴: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق	
۱۲۵۵: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں	
۱۲۵۶: کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں	۹۰۸
۱۲۵۷: برتن میں سانس لینا	۹۰۹
۱۲۵۸: دو بار سانس لے کر پانی پینے کے بارے متعلق	
۱۲۵۹: پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے	۹۱۰

عنوان	صفحہ
۱۲۶۰: برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	
۱۲۶۱: مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے	۹۱۱
۱۲۶۲: اس کی اجازت کے بارے میں	
۱۲۶۳: دائیں ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں	
۱۲۶۴: پلانے والا آخر میں پیئے	۹۱۲
۱۲۶۵: مشروبات میں سے کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا	
نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب	۹۱۴
۱۲۶۶: ماں باپ سے حسن سلوک کے متعلق	
۱۲۶۷: بلا عنوان	
۱۲۶۸: والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق	۹۱۵
۱۲۶۹: والدین کی نافرمانی کے متعلق	۹۱۶
۱۲۷۰: والد کے دوست کی عزت کرنا	
۱۲۷۱: خالہ کے ساتھ نیکی کرنا	۹۱۷
۱۲۷۲: والدین کی دعا کے بارے میں	
۱۲۷۳: والدین کے حق کے بارے میں	۹۱۸
۱۲۷۴: قطع رحمی کے بارے میں	
۱۲۷۵: صلہ رحمی کے بارے میں	
۱۲۷۶: اولاد کی محبت کے بارے میں	۹۱۹
۱۲۷۷: اولاد پر شفقت کرنا	
۱۲۷۸: لڑکیوں پر خرچ کرنا	۹۲۰
۱۲۷۹: یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا	۹۲۱
۱۲۸۰: بچوں پر رحم کرنا	۹۲۲
۱۲۸۱: لوگوں پر رحم کرنا	۹۲۳
۱۲۸۲: نصیحت کے بارے میں	۹۲۴
۱۲۸۳: مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے متعلق	
۱۲۸۴: مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں	۹۲۵
۱۲۸۵: مسلمان سے مصیبت دور کرنا	
۱۲۸۶: ترک ملاقات کی ممانعت کے متعلق	۹۲۶
۱۲۸۷: مسلمان بھائی کی غم خواری کے متعلق	
۱۲۸۸: غیبت کے بارے میں	۹۲۷
۱۲۸۹: حسد کے بارے میں	
۱۲۹۰: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں	۹۲۸
۱۲۹۱: آپس میں صلح کرانا	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۱۲۹۲: خیانت اور دھوکہ کے متعلق	۹۲۹	۱۳۲۶: اچھے اخلاق کے بارے میں	۹۴۹
۱۲۹۳: پڑوسی کے حقوق کے بارے میں		۱۳۲۷: احسان اور معاف کرنا	
۱۲۹۴: خادم سے اچھا سلوک کرنا	۹۳۰	۱۳۲۸: بھائیوں سے ملاقات کے متعلق	۹۵۰
۱۲۹۵: خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت کے بارے میں	۹۳۱	۱۳۲۹: حیاء کے بارے میں	
۱۲۹۶: خادم کو ادب سکھانا		۱۳۳۰: آہستگی اور عجلت کے بارے میں	۹۵۱
۱۲۹۷: خادم کو معاف کر دینا	۹۳۲	۱۳۳۱: نرمی کے بارے میں	
۱۲۹۸: اولاد کو ادب سکھانا		۱۳۳۲: مظلوم کی دعا کے بارے میں	۹۵۲
۱۲۹۹: ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا	۹۳۳	۱۳۳۳: اخلاق نبوی ﷺ کے بارے میں	
۱۳۰۰: محسن کا شکریہ ادا کرنا		۱۳۳۴: حسن وفا کے بارے میں	۹۵۳
۱۳۰۱: نیک کاموں کے متعلق	۹۳۴	۱۳۳۵: بلند اخلاق کے بارے میں	۹۵۴
۱۳۰۲: عاریت دینا		۱۳۳۶: لعن وطعن کے بارے میں	
۱۳۰۳: راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۹۳۵	۱۳۳۷: غصہ کی زیادتی کے بارے میں	۹۵۵
۱۳۰۴: مجالس امانت کے ساتھ ہیں		۱۳۳۸: بڑوں کی تعظیم کے بارے میں	۹۵۶
۱۳۰۵: سخاوت کے بارے میں		۱۳۳۹: ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق	
۱۳۰۶: بخل کے بارے میں	۹۳۶	۱۳۴۰: صبر کے بارے میں	
۱۳۰۷: اہل وعیال پر خرچ کرنا	۹۳۷	۱۳۴۱: ہر ایک کے منہ پر اس کی طرفداری کرنے والے کے متعلق	۹۵۷
۱۳۰۸: مہمان نوازی کے بارے میں		۱۳۴۲: چغل خوری کرنے والے کے متعلق	
۱۳۰۹: یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کے بارے میں	۹۳۸	۱۳۴۳: کم گوئی کے بارے میں	
۱۳۱۰: کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے سے ملنا	۹۳۹	۱۳۴۴: بعض بیان میں جادو ہے	
۱۳۱۱: سچ اور جھوٹ کے بارے میں		۱۳۴۵: تواضع کے بارے میں	۹۵۸
۱۳۱۲: بے حیائی کے بارے میں	۹۴۰	۱۳۴۶: ظلم کے بارے میں	
۱۳۱۳: لعنت بھیجنا	۹۴۱	۱۳۴۷: نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا	۹۵۹
۱۳۱۴: نسب کی تعلیم کے بارے میں		۱۳۴۸: مؤمن کی تعظیم کے بارے میں	
۱۳۱۵: اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا	۹۴۲	۱۳۴۹: تجربے کے بارے میں	۹۶۰
۱۳۱۶: گالی دینا		۱۳۵۰: جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا	
۱۳۱۷: اچھی بات کہنا	۹۴۳	۱۳۵۱: احسان کے بدلے تعریف کرنا	
۱۳۱۸: نیک غلام کی فضیلت کے بارے میں		**طب کے ابواب**	۹۶۲
۱۳۱۹: لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۹۴۴	۱۳۵۲: پرہیز کرنا	
۱۳۲۰: بدگمانی کے بارے میں		۱۳۵۳: دواء اور اس کی فضیلت کے متعلق	۹۶۳
۱۳۲۱: مزاح کے بارے میں		۱۳۵۴: مریض کو کیا کھلایا جائے	
۱۳۲۲: جھگڑے کے بارے میں	۹۴۵	۱۳۵۵: مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے	۹۶۴
۱۳۲۳: حسن سلوک کے بارے میں	۹۴۶	۱۳۵۶: کلونجی کے بارے میں	
۱۳۲۴: محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا		۱۳۵۷: اونٹوں کا پیشاب پینا	۹۶۵
۱۳۲۵: تکبر کے بارے میں	۹۴۷	۱۳۵۸: اس کے بارے میں جس نے زہر کھا کر خودکشی کی	

عنوان	صفحہ
۱۳۵۹: نشہ آور چیز سے علاج کرنا منع ہے	۹۶۶
۱۳۶۰: ناک میں دوائی ڈالنا	
۱۳۶۱: داغ لگانے کی ممانعت کے متعلق	۹۶۷
۱۳۶۲: داغ لگانے کی اجازت کے متعلق	
۱۳۶۳: پچھنے لگانا	۹۶۸
۱۳۶۴: مہندی سے علاج کرنا	۹۶۹
۱۳۶۵: تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کے بارے میں	
۱۳۶۶: تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت کے بارے میں	
۱۳۶۷: معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا	۹۷۰
۱۳۶۸: نظر بد سے جھاڑ پھونک کے متعلق	
۱۳۶۹: نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا	۹۷۱
۱۳۷۰: تعویز پر اجرت لینا	۹۷۲
۱۳۷۱: جھاڑ پھونک اور ادویات کے متعلق	
۱۳۷۲: کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے متعلق	۹۷۳
۱۳۷۳: کاہن کی اُجرت	۹۷۵
۱۳۷۴: گلے میں تعویز لٹکانا	
۱۳۷۵: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا	۹۷۶
۱۳۷۶: بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا	
۱۳۷۷: نمونیہ کے علاج کے بارے میں	۹۷۷
۱۳۷۸: باب	
۱۳۷۹: سَنا کے بارے میں	
۱۳۸۰: شہد کے بارے میں	
۱۳۸۱: باب	۹۷۸
۱۳۸۲: باب	
۱۳۸۳: راکھ سے زخم کا علاج کرنا	
۱۳۸۴: باب	۹۸۰
ابواب فرائض	۹۸۱
۱۳۸۵: جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے	
۱۳۸۶: فرائض کی تعلیم کے بارے میں	
۱۳۸۷: لڑکیوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۲
۱۳۸۸: بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بارے میں	
۱۳۸۹: سگے بھائیوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۳
۱۳۹۰: بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق	
۱۳۹۱: بہنوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۴
۱۳۹۲: عصبہ کی میراث کے بارے میں	
۱۳۹۳: دادا کی میراث کے بارے میں	۹۸۵
۱۳۹۴: دادی، نانی کی میراث کے متعلق	
۱۳۹۵: باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث کے بارے میں	۹۸۶
۱۳۹۶: ماموں کی میراث کے بارے میں	
۱۳۹۷: جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو	۹۸۷
۱۳۹۸: آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	
۱۳۹۹: مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں	۹۸۸
۱۴۰۰: قاتل کی میراث باطل ہے	۹۸۹
۱۴۰۱: شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا	
۱۴۰۲: میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے	
۱۴۰۳: اس شخص کے بارے میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۹۰
۱۴۰۴: ولاء کا کون وارث ہوگا	۹۹۱
وصیتوں کے متعلق ابواب	۹۹۲
۱۴۰۵: تہائی مال کی وصیت کے بارے میں	
۱۴۰۶: وصیت کی ترغیب کے بارے میں	۹۹۳
۱۴۰۷: رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی	
۱۴۰۸: وارث کیلئے وصیت نہیں	۹۹۴
۱۴۰۹: قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۹۹۵
۱۴۱۰: موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا	
۱۴۱۱: باب	۹۹۶
ولاء اور ھبہ کے متعلق ابواب	۹۹۷
۱۴۱۲: ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے	
۱۴۱۳: ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے کی ممانعت کے متعلق	
۱۴۱۴: باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا	۹۹۸
۱۴۱۵: باپ کا اولاد سے انکار کرنا	
۱۴۱۶: قیافہ شناسی کے بارے میں	۹۹۹
۱۴۱۷: آنحضرت ﷺ کا ھدیہ دینے پر رغبت دلانا	
۱۴۱۸: ھدیہ یا ھبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق	۱۰۰۰

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب دیت
جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۹۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْاِبِلِ

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً.

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الدِّيَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْعَصَبَةِ وَيُحَمَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبْعَ دِيْنَارٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاِنْ تَمَّتِ

۹۳۸: باب دیت میں کتنے اونٹ دیئے جائیں

۱۴۰۶: حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۴۰۷: روایت کی ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ مردوں پر ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ربع دینار ادا کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ باقی دیت

الـدِّيَةُ وَالَّا نُـظِـرَ اِلٰى اَقْرَبَ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَاَلْزِمُوْا ذٰلِکَ.

ان کے قریبی قبائل میں سے قریب ترین قبیلے پر لازم کی جائے۔

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُ وْاقَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُ وْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَلَهُمْ وَذٰلِکَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۰۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت میں انہیں تیس، تین سالہ تیس، چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں دینی پڑیں گی اور اگر صلح کر لیں تو وہی کچھ ہے جس پر صلح کر لیں اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۹۳۹: باب دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَا لطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا.

۱۴۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشْرَةَ اٰلَافٍ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَعْرِفُ الدِّيَةَ اِلَّا مِنَ الْاِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ.

۱۴۱۰: ہم سے روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زائد الفاظ ہیں۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو اونٹ ہے۔

۹۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي

۹۴۰: باب ایسے زخم کی دیت

الْمُوْضِحَةِ

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ.

جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

۱۴۱۱: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔ پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

۹۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اِصْبَعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۹۴۱: باب انگلیوں کی دیت

۱۴۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۴۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت میں برابر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَفْوِ

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ ثَنَا اَبُوالسَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنَكَ

۹۴۲: باب (دیت) معاف کر دینا

۱۴۱۴: ابوسفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیر المومنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہؓ تنگ آ گئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا ساتھی

بِصَاحِبِکَ وَاَبُوالدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ قَالَ فَاِنِّیْ اَذَرُهَا لَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَاجَرَمَ لَا اُخَيِّبُکَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِی السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِیّ.

جانے۔ابودرداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آجائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔انصاری نے کہا کیا آپؓ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کرلیا۔انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔حضرت معاویہؓ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ہمیں ابوسفر کے ابو درداءؓ سے سماع کا علم نہیں۔ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے۔انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ رُضِخَ رَاْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِیٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِیِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِیَ بِهَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَکِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْيَهُوْدِیُّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ.

۹۴۳: باب جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۴۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔انسؓ فرماتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لئے آئے۔آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے قتل کیا۔اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس عورت نے سر سے اشارہ کردیا کہ ہاں۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کرلیا۔پس نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

۹۴۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۱۴۱۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَزِيْعٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۴۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَ هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوْفًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ.

باب مؤمن کے قتل پر عذاب کی شدت

۱۴۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

۱۴۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے اسی کی مانند غیر مرفوع روایت نقل کی۔ یہ حدیث ابن عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ، اور بریدہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ سفیان ثوریؒ، یعلی بن عطاء سے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۴۵ : بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۱۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۱۴۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ.

۱۴۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۹۴۵: باب خون کے فیصلے

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت عبداللہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اعمش سے غیر موفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۹: روایت کی ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِى الدِّمَآءِ.

فیصلہ ہوگا

۱۴۲۱ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُوالْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْافِى دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۲۱: یزید رقاشی ،ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۹۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُمِنْهُ اَمْ لَا

۹۴۶: باب اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں

۱۴۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَايُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِ فُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُرَاقَةَ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنّٰى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَبَ اِذَا قَتَلَ ابْنَهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَذَفَهٗ لَا يُحَدُّ.

۱۴۲۲: حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے روایت کیا ہے اور مثنیٰ بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ حدیث ابو خالد احمر سے بھی منقول ہے۔ ابو خالد احمر حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف قائم نہ کی جائے۔

۱۴۲۳ . حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.

۱۴۲۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۴۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ

۱۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلاَ يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَنَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں (یعنی حدقذف ودیگر) اور باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اسمٰعیل بن مسلم مکی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے پر کلام کیا ہے۔

۹۴۷: بَابُ مَاجَآءَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

۹۴۷: باب مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور جماعت سے الگ ہونے والا (مرتد) اس باب میں حضرت عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً

۹۴۸: باب معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلاَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلاَ يُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی معاہد (یعنی وہ کافر جس سے حاکم کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔ اس باب میں ابوبکرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۹۴۹: بَابٌ

۹۴۹: باب

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۴۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عامر کے دو آدمیوں کی

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَی الْعَامِرِ یَّیْنِ بِدِیَةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ لَھُمَا عَھْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُہُ اِلَّامِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَاَبُوْ سَعْدِ الْبَقَّالُ اسْمُہُ سَعِیْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ.

جن کے ساتھ آپ علیہ کا عہد تھا دو مسلمانوں سے دیت دلوائی (یعنی ان کے قتل کی بنا پر) یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُکْمِ وَلِیِّ الْقَتِیْلِ فِی الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

۹۵۰: باب مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَیَحْیَی ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْھُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مَکَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَبِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّااَنْ یَعْفُوَوَاِمَّااَنْ یَقْتُلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِبْنِ عَمْرٍو.

۱۴۲۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جب اپنے رسول علیہ کو مکہ پر فتح عطا فرمائی تو آپؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔اس باب میں حضرت وائل بن حجرؓ، انسؓ، ابوشریحؓ اور خویلد بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا بْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بَاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلاَ یَسْفِکَنَّ فِیْھَا دَمًا وَلَایَعْضِدَنَّ فِیْھَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَحَلَّھَا لِیْ وَلَمْ یُحِلَّھَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَھَارٍ ثُمَّ ھِیَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اَنْکُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الرَّجُلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاِنْ عَاقِلُہٗ فَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِمَّا اَنْ یَقْتُلُوْا اَوْیَاْخُذُوا الْعَقْلَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاہُ شَیْبَانُ اَیْضًا عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ مِثْلَ ھٰذَا

۱۴۲۹: حضرت ابوشریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لئے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے۔لوگوں نے نہیں۔اور پھر میرے لئے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔اے قبیلہ بنوخزاعہ تم نے بنو ہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قریبی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل وعیال کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور حدیث ابوہریرہؓ بھی حسن صحیح ہے۔شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اس کی مثل روایت

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَلَهٗ اَنْ یَقْتُلَ اَوْیَعْفُوَ اَوْیَاْخُذَ الدِّیَةَ وَذَهَبَ اِلٰی هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

کرتے ہیں ۔ابوشریح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے ورثا کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کردیں یا معاف کردیں ۔یا دیت لے لیں ۔بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں ۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰی وَلِیِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّا عَنْهُ الرَّجُلُ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَکَانَ یُسَمّٰی ذَا النِّسْعَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۴۳۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کردیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کردیا تو تم جہنم میں جاؤ گے ۔اس پر اس نے اسے معاف کردیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا ۔اس کے بعد اس کا نام ذالنسعہ مشہور ہوگیا۔(یعنی تسمے والا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْمُثْلَةِ .

۹۵۱: باب مثلہ کی ممانعت

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَابَعَثَ اَمِیْرًاعَلٰی جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا فَقَالَ اغْزُوْابِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَسَمُرَةَ وَالْمُغِیْرَةَ وَیَعْلَی بْنِ مُرَّةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثُ بُرَیْدَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَکَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ .

۱۴۳۱: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے ۔پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو (یعنی اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس، مغیرہ رضی اللہ عنہ، یعلٰی بن مرہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا هُشَیْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

۱۴۳۲: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہٰذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے

كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَاَبُو الْاَشْعَثِ اسْمُهٗ شُرَحْبِيْلُ بْنُ اُدَةَ۔

طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے (یعنی تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرجیل بن اُدہ ہے۔

۹۵۲ بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

۹۵۲: باب (جنین) حمل ضائع کردینے کی دیت

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی میخ وغیرہ ماردی جس سے اس کا حمل ضائع ہوگیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا اور اسے (یعنی دیّت کو) قاتل عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ اَنُعْطِيْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ۔

۱۴۳۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (حمل گرانے والی) کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا کیا ہم سے اس کی دیت دلوا رہے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چیخا۔ ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ بے شک اس کی دیت ایک غرہ ہے چاہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں۔

۹۵۳: بَابُ مَاجَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۹۵۳: باب مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ

۱۴۳۵: شعبی ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو

يَا اَمِيرَالْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَ كُمْ سَوْدَآءُ فِيْ بَيْضَآءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلاً فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَ اَنْ لَّايُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو البتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ کہ مؤمن کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُبْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةٍ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۴۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہود و نصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۵۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ عَبْدَهٗ

۱۴۳۷ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ مِنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ اِلٰی هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَعَطَآءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ لَیْسَ بَیْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِی النَّفْسِ وَلَافِیْ مَادُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا قَتَلَ عَبْدَهٗ لَا یُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَاقَتَلَ عَبْدَ غَیْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ وَهُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ.

۹۵۴: باب جواپنے غلام کوقتل کردے

۱۴۳۷: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کوقتل کردیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کوقتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے لیکن اگر غلام کسی اور کا ہوتو اس کے بدلے آزاد کوبھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔

۹۵۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا

۱۴۳۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَغَیْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا شَیْئًا حَتّٰی اَخْبَرَهُ الضَّحَّاکُ بْنُ سُفْیَانَ الْکِلَابِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَیْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْیَمَ الضَّبَابِیِّ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۵۵: باب بیوی کواس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا

۱۴۳۸: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت مرد کے قبیلے پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمرؓ کوخبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کواس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۹۵۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقِصَاصِ

۱۴۳۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰی یُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ یَدَهٗ فَوَقَعَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ

۹۵۶: باب قصاص کے بارے میں

۱۴۳۹: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکے دو دانت گر گئے۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔ تمہارے

كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَكَ فَانْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

لئے کوئی دیت نہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ''وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ'' کہ زخموں کا بدلہ بھی دیا جائے۔ اس باب میں یعلیٰ بن امیہؓ اور سلمہ بن امیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصینؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۹۵۷: باب تہمت میں قید کرنا

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰى إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ.

۱۴۴۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم بھی بہز بن حکیم سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۵۸: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

۹۵۸: باب اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهِ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۴۱: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ

۱۴۴۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعید بن زیدؓ، ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔

الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُقَاتِلُ عَنْ مَالِهٖ وَلَوْ دِرْهَمَیْنِ .

۱۴۴۳ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْیَانُ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُرِیْدَ مَالُهٗ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۴۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۴۴۴: محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا وَیَعْقُوْبُ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِیِّ.

۱۴۴۵: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ اور اہل وعیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اسی کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہیں۔

۹۵۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَسَامَةِ

۹۵۹: باب قسامت کے بارے میں

۱۴۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ یَحْیٰی وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَیْدٍ وَمُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِخَیْبَرَ تَفَرَّقَا فِیْ بَعْضِ مَاهُنَاکَ ثُمَّ

۱۴۴۶: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیبر پہنچنے پر وہ دونوں الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہؓ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔۔ چنانچہ وہ خود محیصہ بن مسعودؓ اور عبدالرحمٰن بن سہل نبی اکرم ﷺ کی خدمت

اِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْقَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهُ.

میں حاضر ہوئے۔عبدالرحمٰن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ دونوں خاموش ہوگئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔تا کہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہو جاؤ۔(یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھالیں۔آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کرلیں۔جب نبی اکرم ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۴۴۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْقَسَامَةِ وَقَدْرَاٰى بَعْضُ فُقَهَآءِ الْمَدِيْنَةِ الْقَوَدَبِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوْجِبُ الْقَوَدَوَاِنَّمَاتُوْجِبُ الدِّيَةَ.

۱۴۴۷: بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔بعض فقہائے مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب حدود
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۹۶۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّآئِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

۹۶۰: باب جن پر حد واجب نہیں

۱۴۴۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہوجائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہوجائے اور پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ اسی باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے ہی منقول ہے۔ بعض راوی اس میں ''بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے'' کے الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت حسن کا حضرت علیؓ سے سماع ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے۔ عطاء بن سائب، ابوظبیان سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ اعمش بھی یہی حدیث ابوظبیان سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

۱۴۴۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ وَاَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ.

۹۶۱: باب حدود کو ساقط کرنا

۱۴۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہوسکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو امام کا غلطی سے معاف کردینا، غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ لَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وحَدِيْثُ عَآئِشَةَ لَانَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيْعٍ اَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ.

۱۴۵۰: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے، محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ، یزید بن زیاد دمشقی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابوزیاد کوفی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

۹۶۲. بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۹۶۲: باب مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَاللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَرِوَايَةِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۴۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو کئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوعوانہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۴۵۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَمُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

۹۶۳: باب حدود میں تلقین

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِبْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَابَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ مَابَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۴۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا، کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے۔ عرض کیا (یارسول اللہؐ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ اور نبی اکرمؐ نے ان کے رجم کا حکم دیا۔ اس باب میں سائب بن یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَارَجَعَ

۹۶۴: باب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَمَرَبِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ

۱۴۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپؐ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ تب انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے

لَحْیُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰی مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے انکو مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابوسلمہؓ بھی یہ حدیث جابر بن عبداللہؓ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِی الْمُصَلّٰی فَلَمَّا اِذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا اِذَا اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ مَرَّةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ زَنٰی بِامْرَاَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ

۱۴۵۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اسنے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے حکم دیا اور اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ لیکن جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو آپؐ نے اس کے حق میں کلمۂ خیر فرمایا۔ لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ کی حدیث ہے کہ دو آدمی نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ یہ حدیث طویل ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت انیسؓ کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردو۔ چنانچہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار مرتبہ اقرار کرے تو پھر سنگسار کرنا۔

۹۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُم شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْعَجْمَآءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْاَعْجَمِ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۵: باب حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۴۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہوگئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کرسکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زیدؓ کے سوا کون اس کی جرأت کرسکتا ہے۔ پس حضرت اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس باب میں مسعود بن عجماء (انہیں ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے)، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ حَمْلٌ اَوِ الْاِعْتِرَافُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۶: باب رجم کی تحقیق

۱۴۵۸: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوجائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہوجائے یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِی كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِی الْمُصْحَفِ فَاِنِّیْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَجِیْءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ.

۱۴۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا پھران کے بعد ابوبکرؓ نے رجم کیا اوران کے بعد میں نے رجم کیا اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو مصحف میں لکھوا دیتا۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آ جائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۹۶۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۹۶۷: باب رجم صرف شادی شدہ پر ہے

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰى ابْنِی الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

۱۴۶۰: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے سنا کہ یہ تینوں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ میں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس پر اس کا مخالف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔ پھر فرمایا اے انیسؓ کل صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ حضرت انیسؓ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔

۱۴۶۱ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ موسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۶۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ وَاَبِیْ بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْابِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ وَحَدِيْثُ بْنِ عُيَيْنَةَ وَهَمٌ وَهِمَ فِيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَدْخَلَ حَدِيْثًا فِيْ حَدِيْثٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَشِبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَارَوٰى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۶۱: ہم سے روایت کی اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے۔ مالک کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوہریرہؓ ابوسعید، ابن عباسؓ، جابر بن سمرہؓ، ہزالؓ، بریدہؓ، سلمہ بن محبقؓ، ابوبرزہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر باندی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ اسے فروخت کردو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی فروخت کرو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبیداللہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ......الخ۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے۔ وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کردیے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی، یونس بن زید اور زہری کے بھتیجے ان سے، وہ عبیداللہ سے وہ ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو......الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ شِبْلُ ابْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ اَيْضًا شِبْلُ ابْنُ خُلَيْدٍ.

ان سے منقول ہے کہ فرمایا شبل بن حامد نے ۔ جو غلط ہے۔ صحیح نام شبل بن خالد ہے ۔ انہیں شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّهُ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ.

۱۴۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ پس اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کردیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء صحابہؓ علی بن طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ محصن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے ۔ بعض علماء اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ محصن (شادی شدہ) کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ ۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے ۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶۸ : بَابُ مِنْهُ

۹۶۸: باب اسی سے متعلق

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ

۱۴۶۴: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک جہنی عورت نے نبی اکرمؐ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے۔ آپؐ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اسے سنگسار کیا گیا۔ پھر آپؐ

بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپؐ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

۹۶۹: باب اہل کتاب کو سنگسار کرنے

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا اخْتَصَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوْا اِلٰى حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ حَكَمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۴۶۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، براء رضی اللہ عنہ، جابر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ان کی سند سے حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہود ونصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں دائر کریں تو ان کا فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق کیا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفْيِ

۹۷۰: باب زانی کی جلاوطنی

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ قَالَاثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ

۱۴۶۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا دی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی

الصَّامِتِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ فَرَفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبیداللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (غیر شادی شدہ زانی) کو سوکوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَّبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۴۶۸: ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے۔ محمد بن اسحٰق بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ سفیان ثوریؒ مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۷۱: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

۹۷۱: باب حدود جن پر جاری کی جائیں ان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ

۱۴۶۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور جو اس میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْحُدُوْدَ يَكُوْنُ كَفَّارَةً لِاَهْلِهٖ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اَنَّهُمَا اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ.

اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارے کی طرح ہوگا اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو وہ اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کردے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جریر بن عبداللہؓ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس باب میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہیے کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے اور رب ہی کے درمیان ہو۔ ابوبکرؓ، اور عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے۔

۹۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

۹۷۲: باب لونڈیوں پر حدود قائم کرنا

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَ هَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَاهِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْقَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۷۰: حضرت ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مرجائے یا فرمایا کہیں قتل نہ کردوں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

۱۴۷۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے فروخت کردے خواہ بالوں کی ایک رسی کی عوض فروخت کرے۔ اس باب میں زید بن خالدؓ اور شبل

خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

سے بھی احادیث منقول ہیں۔شبل، عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کرتے ہیں۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے حد جاری نہ کرے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ

۹۷۳: باب نشہ والے کی حد

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۴۷۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی۔مسعر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ (حد) شراب پر تھی۔اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمٰن بن ازہر، ابوہریرہ، سائب بن عباس رضی اللہ عنہم اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُوْنَ.

۱۴۷۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔آپؐ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔کہ شرابی کی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔

۹۷۴: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

۹۷۴: باب شرابی کی سزا تین

فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ اَوْسٍ وَجَرِيْرٍ وَاَبِی الرَّمَدِ الْبَلَوِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ هٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِیُّ اَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِیْ اَوَّلِ الْاَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِیُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِیْ ذٰلِكَ فِی الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ وَمِمَّا يُقَوِّیْ هٰذَا مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ

مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے

۱۴۷۴: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو اسے قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، شریدؓ، شرجیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابورمد بلویؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابوصالح کی حضرت معاویہؓ سے روایت حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاقؒ بھی منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیصہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھالیا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ

الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِيْنِه.

زانی اور مرتد۔

۹۷۵: بَاب مَاجَآءَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ اَيْمَنَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ قَطَعَ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ اَنَّهُمَاقَطَعَافِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوُا الْقَطْعَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ لَاقَطْعَ اِلَّا فِيْ دِيْنَارٍاَوْعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْالَاقَطْعَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

۹۷۵: باب کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد اسناد سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۴۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے کے جرم میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابن عباسؓ ابو ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ کا اسی پر عمل ہے حضرت ابوبکرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے منقول ہے کہ پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ لیکن قاسم کا ابن مسعودؓ سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۹۷۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْقِ یَدِالسَّارِقِ

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ عَنْ تَعْلِیْقِ الْیَدِفِیْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَقَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ هُوَاَخُوْعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ شَامِیٌّ

۹۷۶: باب چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا

۱۴۷۷: حضرت عبدالرحمٰن بن محیریز سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حدیث سے جانتے ہیں۔ عمر بن علی، حجاج بن ارطاۃ سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی ہیں۔

۹۷۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

۱۴۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَلَامُنْتَهِبٍ وَلَامُخْتَلِسٍ قَطْعٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْرَوٰی مُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَ مُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِیٌّ اَخُوْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَاقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِیْنِيِّ.

۹۷۷: باب خائن اُچکے اور ڈاکو

۱۴۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خائن اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مغیرہ بن مسلم، ابوزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

۹۷۸ :بَاب مَاجَآءَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

۱۴۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۹۷۸: باب پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۴۷۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَرِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

جائے۔ بعض راوی یحیٰی بن سعید سے وہ محمد بن یحیٰی بن صبان سے وہ اپنے چچا واسع بن صبان سے وہ رافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس اور کئی راوی یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے وہ محمد بن یحیٰی بن صبان سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن صبان کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۷۹ : بَابُ مَاجَآءَ اَنْ لَا يُقْطَعَ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

۹۷۹: باب جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

۱۴۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيْعَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ اَبِيْ اَرْطَاةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْاَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُقَامَ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ مِنْ اَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اَقَامَ الْحَدَّ عَلٰى مَنْ اَصَابَهُ كَذٰلِكَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ.

۱۴۸۰: حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)........ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ بشر بن ارطاۃ کہتے ہیں۔ بعض اہل علم اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ جا ملے۔ البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اسی وقت مجرم پر حد قائم کرے۔

۹۸۰ :بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

۹۸۰: باب جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے

۱۴۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَ اَيُّوْبَ بْنِ مِسْكِيْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَ قْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا

۱۴۸۱: حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے یہ باندی حلال کردی تھی تو اسے سو کوڑے لگاؤں گا

لَهُ لَاَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

۱۴۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبَّقٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ فِي اِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَاَبُوْبِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ وَذَهَبَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ اِلٰى مَارَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کروں گا۔

۱۴۸۲: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی حدیث منقول ہے۔نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قتادہ اور ابو بشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔اہل علم کا اس آدمی کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔متعدد صحابہ کرامؓ جن میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ ،نعمان بن بشیر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۹۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَرْأَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

۹۸۱: باب عورتؔ جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

۱۴۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا مَعْمَرُبْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَااَدْرَكَهُ يُقَالُ اِنَّهُ وُلِدَبَعْدَ مَوْتِ اَبِيْهِ بِاَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

۱۴۸۳: عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عورت) کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں۔یہ حدیث غریب ہے۔اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد اسناد سے مروی ہے۔میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ تو اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ ثَنَا سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّبِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَهٰذَا فَاَتَوْابِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَبِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاصَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَآئِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۴۸۴: علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لئے نکلی تو راستے میں ایک آدمی نے اسے پکڑلیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔ وہ چیختی رہ گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو انہیں بھی بتایا۔ وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس (عورت) کے سامنے لائے تو اس (عورت) نے کہا ہاں یہی ہے۔ پھر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسی وقت ایک اور آدمی کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سب کے سب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ وہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

۹۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيْمَةِ

۹۸۲: باب جو شخص جانور سے بدکاری کرے

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاشَانُ الْبَهِيْمَةِ فَقَالَ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِکَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۱۴۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ جانور کو کیوں قتل کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُوْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ.

سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عاصم سے وہ ابن رزین سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۴۸۶: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

۹۸۳: باب لواطت کی سزا

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو فَقَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيْهِ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ اُحْصِنَ اَوْلَمْ يُحْصَنْ

۱۴۸۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل (یعنی لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحٰقؒ نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمرو بھی، سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو عاصم کے علاوہ کسی اور نے بھی سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوطی عمل کرنے والے کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی

وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَآءِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ وَعَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدُّ اللُّوْطِيِّ حَدُّ الزَّانِيْ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

شدہ۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء وفقہاء تابعین، حسن بصریؒ، ابراہیم نخعیؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ کہتے ہیں کہ لواطت کرنے والے پر اسی طرح حد جاری کی جائے جس طرح زانی پر حد جاری کی جاتی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

١٤٨٨: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۴۸۸: حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں (یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

٩٨٤: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۹۸۴: باب مرتد کی سزا

١٤٨٩: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۴۸۹: حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ پس میں انہیں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ابن عباسؓ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مرتد کو قتل کیا جائے لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔

٩٨٥: بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ

۹۸۵: باب جو شخص

شَهْرَ السِّلَاحَ

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُو السَّائِبِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۸۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَثِقَةٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ اَيْضًا وَالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْقُوْفٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ اِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهٖ مَايَبْلُغُ الْكُفْرَ فَاِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا.

۹۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَالِّ مَايُصْنَعُ بِهٖ

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

۱۴۹۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا۔اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۶: باب جادوگر کی سزا

۱۴۹۱: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے اس حدیث کو ہم صرف اسمٰعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع ثقہ کہتے ہیں۔یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر جادوگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

۹۸۷: باب جو شخص غنیمت کا مال چرانے والی کی سزا

۱۴۹۲: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلادو۔صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے۔انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر سالم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔اس کا سامان جلایا گیا تو

غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَبِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ زَآئِدَةَ وَهُوَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهٖ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

اس میں سے ایک قرآن مجید بھی ملا۔ حضرت سالم نے فرمایا کہ اسے فروخت کرواور اس کی قیمت صدقہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے یہ حدیث صالح بن محمد بن زائدہ (ابوواقدہ لیثی وہ نے بیان کی ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے خائن کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخَرِيَا مُخَنَّثُ

۹۸۸: باب جو شخص کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے اس کی سزا

۱۴۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَامُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا قَالُوْا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ اُمَّهٗ قُتِلَ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ

۱۴۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو ''اے یہودی'' کہہ کر پکارے تو اسے بیس دُرّے مارو اور جب کوئی ''اے ہیجڑے'' کہہ کر پکارے تو اسے بھی بیس درے مارو اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے قتل کردو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسمٰعیل کی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ براء بن عازب، قرۃ بن ایاس مزنی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کردیا جائے۔

۹۸۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعْزِيْرِ

۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں

۱۴۹۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ

۱۴۹۴: حضرت ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَاَخْطَأَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيْرِ وَاَحْسَنُ شَيْءٍ يُرْوٰى فِي التَّعْزِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔
یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرنے میں غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ یعنی عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف بکیر بن اشج کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے اور اس باب میں مروی احادیث میں سے سب سے زیادہ بہتر یہی حدیث ہے۔

اَبْوَابُ الصَّیْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شکار کے متعلق باب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۹۰: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَاخَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ.

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ

۹۹۰: باب کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز

۱۴۹۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا وہ جس شکار کو پکڑیں تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم معراض[1] سے بھی شکار کو مارتے ہیں۔ فرمایا جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھالو اور جو اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

۱۴۹۶: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے انہوں نے منصور سے اسی طرح کی حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں "وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ" یعنی آپ ﷺ سے معراض کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۴۹۷: حضرت عائذ بن عبداللہ، ابوثعلبہ خشنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری لوگ ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی اور کتے نے شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل کردے تو؟ فرمایا تب بھی کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم

[1] معراض۔ اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔

اللّٰہ علیہِ فَاَمْسَکَ عَلَیْکَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَھْلُ رَمْیٍ قَالَ مَارَدَّتْ عَلَیْکَ قَوْسُکَ فَکُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلاَ نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَ ھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَآءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْاوَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَائِذُ اللّٰہِ ھُوَاَبُوْاِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ.

تیرانداز لوگ ہیں۔فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مرجائے وہ کھا سکتے ہو۔پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور ہم یہودونصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا۔فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھوکر ان میں کھاؤ اور پیو۔اس باب میں حضرت عدی بن حاتم سے بھی حدیث منقول ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔عائذ اللہ،ابوادریس خولانی ہیں۔

۹۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِیِّ

۹۹۱: باب مجوسی کے کتے سے شکار کرنا

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الْیَشْکُرِیِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نُھِیْنَا عَنْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِیِّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَایُرَخِّصُوْنَ فِیْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّةَ ھُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَکِّیُّ.

۱۴۹۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے۔مجوسی کے کتے سے شکار کی اجازت نہیں دیتے۔قاسم بن ابوبرزہ،قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۹۹۲: بَابُ فِیْ صَیْدِ الْبُزَاۃِ

۹۹۲: باب باز کا شکار

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَھَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْبَازِیْ فَقَالَ مَااَمْسَکَ عَلَیْکَ فَکُلْ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَانَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ لَایَرَوْنَ بِصَیْدِ الْبُزَاۃِ وَالصُّقُوْرِ بَاْسًا وَقَالَ مُجَاھِدٌ الْبُزَاۃُ ھُوَالطَّیْرُ الَّذِیْ یُصَادُبِہٖ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَّرَ الْکِلَابَ وَالطَّیْرَ الَّذِیْ یُصَادُبِہٖ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ صَیْدِ الْبَازِیْ وَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ وَقَالُوْا اِنَّمَا تَعْلِیْمُہٗ اِجَابَتُہٗ وَکَرِھَہٗ بَعْضُھُمْ وَالْفُقَھَآءُ اَکْثَرُ ھُمْ قَالُوْا یَاْکُلُ

۱۴۹۹: حضرت عدی بن حاتمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھالو۔اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شعبی سے نقل کرتے ہیں۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ باز اور صقور (شکرے) کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔مجالد کہتے ہیں کہ باز،وہ پرندہ ہے جو شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:اور جن جوارح کو تم سکھاؤ۔اس مراد وہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ حکم کی تعمیل کرے۔بعض اہل علم نے اس صورت میں شکار کو مکروہ

وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ.

۹۹۳: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ.

۹۹۴: بَابُ فِيْ مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا

کہا ہے۔ اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ باز اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

۹۹۳: باب تیر لگے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابوبشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۹۴: باب جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے

۱۵۰۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اگر شکار اس سے مرجائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہوا یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ و تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر وہ خود (یعنی کتا) اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ

اَمسَکَ عَلٰی نَفسِہٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ خَالَطَتْ کِلَابَنَا کِلَابٌ اُخْرٰی قَالَ اِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہٖ قَالَ سُفْیَانُ کَرِہَ لَہٗ اَکْلَہٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ فِی الصَّیْدِ وَالذَّبِیْحَۃِ اِذَا وَقَعَا فِی الْمَآءِ اَنْ لَّا یَاْکُلَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ فِی الذَّبِیْحَۃِ اِذَا قُطِعَ الْحُلْقُوْمُ فَوَقَعَ فِی الْمَآءِ فَمَاتَ فِیْہِ فَاِنَّہٗ یُؤْکَلُ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَقَدِاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْکَلْبِ اِذَا اَکَلَ الصَّیْدَ فَقَالَ اَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَکَلَ الْکَلْبُ مِنْہُ فَلَا تَاْکُلْ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ فِی الْاَکْلِ مِنْہُ وَاِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ مِنْہُ .

کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ۔ اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔ بعض صحابہؓ اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حلقوم کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کچھ کھائے تو اب اسے نہ کھاؤ۔ سفیان ثوریؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے اگر چہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

۹۹۵ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ

۹۹۵: باب معراض[1] سے شکار

۱۵۰۳ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا زَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَآاَصَبْتَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِہٖ فَھُوَ وَقِیْذٌ.

۱۵۰۳: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر معراض کی چوٹ سے مرے تو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ.

۱۵۰۴: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۹۹۶ : بَابُ فِی الذِّبْحِ بِالْمَرْوَۃِ

۹۹۶: باب پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ

۱۵۰۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر

---

[1] معراض : اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نوک لگنے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہہ جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ (مترجم)

رَجُلًا مِنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُّذَكِّيَ بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوٰى عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ اَصَحُّ وَرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ الشَّعْبِيُّ رَوٰى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

سے ذبح کیا اور انہیں لٹکا دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ اس باب میں محمد بن صفوانؓ، رافعؓ اور عدی بن حاتمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بعض اہل علم پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں شعبی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ داؤد بن ابی ہند، شعبی سے بحوالہ محمد بن صفوان اور عاصم احول بحوالہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہیں۔ جابر جعفی بھی شعبی سے وہ جابر بن عبداللہؓ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے شعبی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شعبی کی جابرؓ سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے۔

۷۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

۷۹۷: باب بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَآءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو درداءؓ غریب ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ

۱۵۰۷: وہب بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے، ہر پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کے کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاءَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی هُوَ الْقُطَعِیُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِالشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِالسَّبُعُ یُدْرِکُهُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَهَا.

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص بھیڑیئے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّتَّخَذَ شَیْءٌ فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۸: بَابُ فِیْ زَکٰوةِ الْجَنِیْنِ

۹۹۸: باب (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنا

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبُو الْوَدَّاکِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

۱۵۰۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔
اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابو وداک کا نام جبیر بن نوف ہے۔

۹۹۹: بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ وَذِیْ مِخْلَبٍ

۹۹۹: باب ذی ناب[1] اور ذی مخلب[2] کی حرمت کے بارے میں

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ

۱۵۱۰: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے

[1] ذی ناب: سے مراد کچلی والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ مثلاً شیر بھیڑیا وغیرہ۔
[2] ذی مخلب: سے مراد پنجے سے شکار کرنے والے پرندے ہیں مثلاً باز وغیرہ۔

الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

کھانے سے منع فرمایا۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

۱۵۱۱: سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ عَنِ الطَّیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، خچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۵۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام کیا ہے۔ (مثلاً شیر اور کتا وغیرہ) یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۰: بَابُ مَا جَآءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ

۱۰۰۰: باب زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَآءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ.

۱۵۱۴: حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ نَحْوَهٗ هٰذَا

۱۵۱۵: ہم سے روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے اسی کی مثل۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْوَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔اہل علم کا اس پر عمل ہے ۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۱۰۰۱ : بَابُ فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

۱۰۰۱: باب حلق اور لبہّ میں ذبح کرنا چاہیے

۱۵۱۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْعُشَرَآءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِى الضَّرُوْرَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَانَعْرِفُ لِاَبِى الْعُشَراءِ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفُوْافِى اسْمِ اَبِى الْعُشَرَآءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ اُسَامَةُ بْنُ قِهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اِسْمُهُ عُطَارِدٌ.

۱۵۱۶: حضرت ابوالعشراء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کو صرف حلق اور لبہّ ہی سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔ احمد بن منیع ،یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف ضرورت کے وقت کا ہے۔اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں ۔ ابوعشراء کی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ابوعشراء کے نام میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ ابوعشراء کا نام اسامہ بن قہطم ہے جب کہ بعض یسار بن برزد بعض ابن بلز اور بعض عطارد کہتے ہیں۔

۱۰۰۲ : بَابُ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغِ

۱۰۰۲: باب چھپکلی کو مارنا

۱۵۱۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰى كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِى الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِى الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَعْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاُمِّ شَرِيْكٍ وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۵۱۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھپکلی کو ایک ہی ضرب میں مار دیا اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں۔اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنا اجر ہے۔اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم) اس باب میں ابن مسعودؓ، سعدؓ، عائشہؓ اور ام شریکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۳ : بَابُ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۱۰۰۳: باب سانپ کو مارنا

۱۵۱۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۱۵۱۸: حضرت سالم بن عبداللہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الْحَيَّةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ دَقِيْقَةً كَاَنَّهَا فِضَّةٌ لَاتَلْتَوِيْ فِيْ مِشْيَتِهَا .

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی قتل کردو جس کی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ، ابولبابہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوامر کہا جاتا ہے۔ بواسطہ ابن عمرؓ حضرت زید بن خطابؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں، چاندی کی طرح چمکتے ہوں اور چلنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

١٥١٩ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوْهُ هٰكَذَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّآئِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

۱۵۱۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کرو اور اگر اس کے بعد بھی نظر آئیں تو انہیں قتل کردو۔

عبیداللہ بن عمر بھی صیفی سے اور وہ ابوسعیدؓ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ بھی صیفی سے وہ ہشام بن زہرہ کے موالی ابوسائب سے اور وہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

١٥٢٠ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ وَهٰذَا اَصَحُّ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

۱۵۲۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی مالک نے۔ یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن عجلان بھی صیفی سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

١٥٢١ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا

۱۵۲۱: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابولیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آجائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا واسطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو

تُؤْذِيْنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْبُنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى.

اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۰۰۴: باب کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ رَافِعٍ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَهِيْمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيْمُ الَّذِيْ لَايَكُوْنُ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ.

۱۵۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خالص سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ اہل علم نے خالص کالے رنگ کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

۱۰۰۵: بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَايَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۰۰۵: باب کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ وَحَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ.

۱۵۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم کئے جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ، ابوہریرہؓ اور سفیان بن ابوزہیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کھیتی کی حفاظت والا کتا (یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔)

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ

۱۵۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

مَاشِيَةٍ فَقَالَ قِيلَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اَوْكَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابوہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ ابوہریرہؓ کے کھیت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْزَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۵۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کتا جانوروں یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس ایک بکری ہو۔

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا.

۱۵۲۶: یہ حدیث اسحٰق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّيْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ حَرْثٍ اَوْكَلْبَ غَنَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ لہٰذا تم کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔ کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ وہ کتا باندھ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو۔ لیکن کھیتی اور جانوروں کی حفاظت یا شکاری کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن سے ہی منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفلؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

۱۰۰۶: باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۵۲۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور اس پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْامَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ اَوْظُفرٌ وَسَاُحَدِّ ثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو جب تک دانت یا ناخن نہ ہوں۔ عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں بیان کروں گا، دانت (اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

۱۵۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ اَنْ يُّذَكّٰى بِسِنٍّ وَلَابِعَظْمٍ.

۱۵۲۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس حدیث میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عبایہ کو رافع سے سماع نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

۱۰۰۷ :بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَعِيْرِ اِذَا نَدَّ

۱۰۰۷: باب جب اونٹ بھاگ جائے

۱۵۳۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَ حْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا.

۱۵۳۰: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے پاس گھوڑے بھی نہیں تھے کہ اسے پکڑ سکیں۔ پس ایک شخص نے تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان چوپایوں میں سے بعض وحشی جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی جانور اس طرح کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (یعنی اسے تیر مارو یا جس طرح قابو پایا جاسکے۔)

۱۵۳۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ .

۱۵۳۱: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے وکیع سے سفیان سے وہ اپنے والد سے، وہ عبایہ بن رفاعہ سے وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن اس میں عبایہ کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث سعید بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَضَاحِيّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب قربانی
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْاُضْحِيَةِ

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهُ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُثَنّٰى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيْدَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاُضْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوٰى بِقُرُوْنِهَا.

۱۰۰۸: باب قربانی کی فضیلت

۱۵۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں (یعنی قربانی سے) قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کر لو۔
اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے ان سے ابوفدیک روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنیوالے جانور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

۱۰۰۹: بَابُ فِي الْاُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا

۱۰۰۹: باب دو مینڈھوں کی قربانی

۱۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگ تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ذبح کرتے وقت تکبیر (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہی اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ،

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ الْمُحَارِبِیُّ الْکُوْفِیُّ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْحَسْنَآءِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ کَانَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ اَحَدُ هُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِیْ بِهٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُضَحّٰی عَنِ الْمَیِّتِ وَلَمْ یَرَبَعْضُهُمْ اَنْ یُضَحّٰی عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا یُضَحّٰی عَنْهُ وَاِنْ ضَحّٰی فَلَا یَأْکُلُ مِنْهَا شَیْئًا وَیَتَصَدَّقُ بِهَا کُلِّهَا.

ابوایوبؓ، ابودرداءؓ، ابورافعؓ، ابن عمرؓ اور ابوبکرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک نبی علیہ السلام کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپؓ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم علیہ السلام نے مجھے اس کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم میّت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک میّت کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ افضل ہے اور میت کی طرف سے قربانی نہ کی جائے۔ اور اگر میّت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

۱۰۱۰ : بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۰: باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے

۱۵۳۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ.

۱۵۳۵: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی جو نر تھا، اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۱۱ : بَابُ مَالَا یَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۱: باب جانور جس کی قربانی درست نہیں

۱۵۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَایُضَحّٰی بِالْعَرْجَآءِ بَیِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَیِّنٌ عَوَرُهَا وَ بِالْمَرِیْضَةِ بَیِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَآءِ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ.

۱۵۳۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لنگڑے جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو قربانی نہ کی جائے۔ اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا مرض ظاہر ہو یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

۱۵۳۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۵۳۷: ہناد، ابو زائدہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن

سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

عبدالرحمٰن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنٰی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۱۲ : بَابُ مَایُکْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۲: باب جانور، جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۳۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَامُدَابَرَةٍ وَلَاشَرْقَاءَ وَلَاخَرْقَآءَ.

۱۵۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تا کہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَاقُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَ الْمُدَابَرَةُ مَاقُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَآءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَآءُ الْمَثْقُوْبَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَشُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِیُّ کُوْفِیٌّ وَشُرَیْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْکِنْدِیُّ الْکُوْفِیُّ الْقَاضِیْ یُکْنٰی اَبَا اُمَیَّةَ وَشُرَیْحُ بْنُ هَانِئٍ کُوْفِیٌّ وَهَانِئٌ لَهٗ صُحْبَةٌ وَکُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ فِیْ عَصْرٍ وَاحِدٍ.

۱۵۳۹: حضرت علی نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ اضافہ ہے (کہ راوی نے کہا) مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔ مدابرہ وہ ہے جس کے کان کو پچھلی طرف سے کاٹا گیا ہو۔ شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء وہ ہے جس کے کان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی ہیں اور قاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامیہ ہے۔ شریح بن ھانی کوفی ہیں اور ہانی کو شرف صحبت حاصل ہے (یعنی صحابی ہیں) یہ تینوں حضرات حضرت علیؓ کے اصحاب ہیں۔

۱۰۱۳ : بَابُ فِی الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِی الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۳: باب چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ کِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ کِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَکَسَدَتْ عَلَیَّ فَلَقِیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِعْمَ اَوْنِعْمَتِ الْاُضْحِیَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْهَا

۱۵۴۰: حضرت ابوکباشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ چھ ماہ کے دنبے مدینہ منورہ قربانی کے موقع پر فروخت کرنے کے لئے لے گیا لیکن وہ نہ بک سکے۔ پھر اچانک میری ملاقات حضرت ابوہریرہؓ سے ہوگئی تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ ابوکباش کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ راوی کو شک ہے کہ "نعم" فرمایا

وَجَابِرٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ يُجْزِئ فِي الْاُضْحِيَةِ.

یا ''نعمت'' دونوں کے معنیٰ ایک ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ام بلال بنت ہلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابرؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے کہ چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

۱۵۴۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ اَوْجَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ يَكُوْنُ ابْنَ سَبْعَةٍ اَوْسِتَّةِ اَشْهُرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا اَنْتَ.

۱۵۴۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں کہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لئے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتود یا جدی تھی (یعنی ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ تھا) میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا چھ یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ سے نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

۱۵۴۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْدَاوٗدَ قَالَاثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۵۴۲: ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴ : بَابُ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَةِ

۱۰۱۴: باب قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْاَشَدِّ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِي اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى.

۱۵۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی۔ پس ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں ابو اشد اسلمی بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں اور ابو ایوبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

۱۵۴۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اور اونٹ، دونوں میں سات، سات آدمی شریک ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں۔ کہ اونٹ دس آدمیوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

۱۵۴۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ راوی نے عرض کیا اگر وہ خرید نے کے بعد بچہ جنے فرمایا اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر قربانی گاہ تک پہنچ جائے (تو جائز ہے)۔ میں نے عرض کیا اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا فرمایا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوریؒ اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سینگ اگر نصف یا نصف سے زائد ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۱۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

۱۰۱۵: باب ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۵۴۷: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوایوب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَاتَرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَمَدَنِيٌّ وَقَدْرَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَاحْتَجَّابِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ وَقَالَ بَعْضٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَاتُجْزِئُ الشَّاةُ اِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہوگیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ (یعنی ایک گھر میں کئی قربانیاں کی جاتی ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمارہ بن عبداللہ مدینی ہیں۔ مالک بن انسؓ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

۱۰۱۶ : بَابٌ

۱۰۱۶: باب

۱۵۴۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِيَةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ.

۱۵۴۸: جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۴۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۱۷ : بَابٌ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا

۱۵۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ

۱۵۵۰: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر (قربانی) کے دن خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَايَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْجِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذَبْحَكَ بِاٰخَرَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَاتُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَاَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَايُضَحِّيَ بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْاِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ لَايُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ.

نماز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اس کے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لئے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، جندبؓ، انسؓ، عویمر بن اشقرؓ، ابن عمرؓ اور ابوزید انصاری سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف دنبہ ہی قربانی میں ذبح کیا جا سکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

۱۰۱۸: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

۱۰۱۸: باب تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَاْكُلْ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۱۵۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۱۰۱۹: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

۱۰۱۹: باب تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُوْ الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَا طَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَنَسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۱۵۵۲: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ استطاعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشادگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کھلا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، نبیشہؓ، ابوسعیدؓ، قتادہ بن نعمانؓ، انسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۵۵۳: حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہؓ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۰۲۰: بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

۱۰۲۰: باب فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَتِيْرَةُ ذَبِيْحَةٌ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهَا فِيْ رَجَبٍ يُعَظِّمُوْنَ شَهْرَ رَجَبٍ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

۱۵۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع۔ جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ

وَ اَشْهُرِ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِی الْحَجَّةِ كَذٰلِکَ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ.

اورمحرم ہیں۔حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں میں اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَقِيْقَةِ

۱۰۲۱: باب عقیقہ

۱۵۵۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَکَ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَاَخْبَرَ تْهُمْ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَ تْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ حَفْصَةُ هِیَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ.

۱۵۵۵: حضرت یوسف بن ماہکؒ سے روایت ہے کہ ہم حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عقیقے میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ام کرزؓ، بریدہؓ، سمرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ، سلمان بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ كُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّ كُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَا ثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۱۵۵۶: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے خواہ وہ بکری ہوں یا بکریاں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى.

۱۵۵۷: حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکے کے لئے عقیقہ ہے۔ لہٰذا جانور ذبح کر کے خون بہاؤ اور اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کر دو (یعنی بال وغیرہ منڈا دو)

۱۵۵۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ

۱۵۵۸: سلمان بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۲ :بَابُ الْاَذَانِ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيْقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۰۲۲: باب بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹: حضرت عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۲۳ : بَابٌ

۱۵۶۰ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ .

۱۰۲۳: باب

۱۵۶۰: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفن حلّہ ہے (یعنی ایک تہبند اور ایک چادر قمیص کے علاوہ) یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۰۲۴ :بَابٌ

۱۵۶۱ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عَوْنٍ.

۱۰۲۴: باب

۱۵۶۱: حضرت مخنف بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ[1] کہتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

---

[1] یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔

۱۰۲۵: بَابُ

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَاْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْبَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ.

۱۰۲۵: باب

۱۵۶۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہؓ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے تولا تو وہ (یعنی حضرت حسنؓ) ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابوجعفر محمد بن علی نے علیؓ سے ملاقات نہیں کی۔

۱۰۲۶: بَابُ

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۶: باب

۱۵۶۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

۱۵۶۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں تھا۔ جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔ پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ''بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ'' پڑھا (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھا جائے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابرؓ سے سماع حاصل نہیں۔

۱۰۲۷: بَابُ

۱۰۲۷: باب

۱۵۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ.

۱۵۶۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ مرتبط ہے (یعنی رہن ہے) لہٰذا چاہیے کہ ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوایا جائے۔

۱۵۶۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا سَعِيْدُبْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيْقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعِ عَشَرَ فَاِنْ لَمْ يَتَهَيَّاْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيْقَةِ مِنَ الشَّاةِ اِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ.

۱۵۶۶: حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے اگر ساتویں دن جانور میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کیا جائے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ عقیقے میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

۱۰۲۸ : بَابٌ

۱۰۲۸: باب

۱۵۶۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو اَوْعُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَمْرُوبْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ كَانَ يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ.

۱۵۶۷: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی تک نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح نام اس سند میں عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سعید بن میبؓ، ام سلمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ سعید بن میبؓ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیجا کرتے تھے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَیْمَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نذروں اور قسموں کے متعلق
رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۰۲۹ : بَاب مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَانَذْرَ فِی مَعْصِيَةٍ

۱۵۶۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِی مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَايَصِحُّ لِاَنَّ الزُّهْرِیَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَهٰذَا.

۱۵۶۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِیُّ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَانَذْرَ فِی مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَانَذْرَ فِی مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَهُوَ

۱۰۲۹: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ ابن ابی عتیق، زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان مکی ہیں اور ان کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۵۷۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

۱۵۷۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوْا لَا يَعْصِي اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ اِذَا كَانَ النَّذْرُ فِيْ مَعْصِيَةٍ.

۱۵۷۱: حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبدالملک ایلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۰۳۰ : بَابُ لَا نَذْرَ فِيْ مَالَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ

۱۰۳۰: باب جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۷۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۲: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱ : بَابُ فِيْ كَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ

۱۰۳۱: باب نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق

۱۵۷۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

۱۵۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ ثَنِی مُحَمَّدٌ مَوْلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ ثَنِی کَعْبُ بْنُ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّارَۃُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ یُسَمَّ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیر معین نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۳۲: بَابُ فِیْمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا

۱۰۳۲: باب اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ یُوْنُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اَتَتْکَ عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنَّکَ اِنْ اَتَتْکَ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَلْتُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَعَائِشَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۷۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن امارت مت مانگو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے مانگنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے طلب کیے بغیر ملے گی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھالو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کو توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، ابودرداءؓ، انسؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۳: بَابُ فِی الْکَفَّارَۃِ قَبْلَ الْحِنْثِ

۱۰۳۳: باب کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ اَنَّ الْکَفَّارَۃَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ

۱۵۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر آجائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کرلے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قسم توڑنے سے

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكَفِّرُ اِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ اَجْزَاَهُ.

پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں کفارہ دے تو میرے نزدیک مستحب ہے لیکن قسم توڑنے سے پہلے دینا بھی جائز ہے۔

۱۰۳۴ : بَابُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

۱۰۳۴: باب قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا

۱۵۷۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَهٰكَذَا رَوٰى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اَيُّوْبُ اَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَاَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ اِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُوْلًا بِالْيَمِيْنِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۵۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ہوتی لہٰذا اس کے خلاف عمل کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوب کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۷۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ

۱۵۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوئی)۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطاء ہے۔ اور وہ خطاء عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن طاؤس وہ اپنے والد وہ ابو ہریرہؓ اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤدؑ نے کہا آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ پھر وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کے

اِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَأَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ.

ہاں بیٹا پیدا نہ ہوا اور وہ بھی نصف۔ پس نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام "ان شاء اللہ" کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی معمر وہ ابن طاؤس اور وہ اپنے والد سے یہی طویل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ستر عورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ میں آج کی رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

۱۰۳۵ : بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

۱۰۳۵: باب غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا اٰثِرًا يَقُوْلُ لَمْ اٰثُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ يَقُوْلُ لَمْ اَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ.

۱۵۷۸: حضرت سالم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں نے اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔ اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، قتیلہؓ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ "لا اثرا" کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۵۷۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَآئِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶ : بَابٌ

۱۰۳۶: باب

۱۵۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۸۰: سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک

وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ کَفَرَ اَوْ اَشْرَکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِیْرُ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ فَقَدْ کَفَرَ وَاَشْرَکَ عَلَی التَّغْلِیْظِ وَالْحُجَّةُ فِیْ ذٰلِکَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ حَلِفِهٖ وَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهٰذَا مِثْلُ مَارُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرِّیَاءُ شِرْکٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْاٰیَةَ مَنْ کَانَ یَرْجُوْلِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْاٰیَةَ قَالَ لَایُرَاءِیْ.

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک تغلیظاً ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ریا کاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے اس آیت '' مَنْ کَانَ یَرْجُوْالِقَآءِ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا '' کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد ریا کاری ہے۔ یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا۔

۱۰۳۷: بَابُ فِیْ مَنْ یَحْلِفُ بِالْمَشْیِ وَلَایَسْتَطِیْعُ

۱۰۳۷: باب جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْکَبْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۵۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے۔ اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْخٍ کَبِیْرٍ یَتَهَادٰی بَیْنَ ابْنَیْهِ فَقَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ یَمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَرْکَبَ.

۱۵۸۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (کمزوری کے سبب) اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ

۱۵۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلاً فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا نَذَرَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً.

سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو جائے۔

۱۰۳۸: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

۱۰۳۸: باب نذر کی کراہیت

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَاِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفّٰى بِهٖ فَلَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

۱۵۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہوسکتی البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی کی نذر مانے پھر اسے پوری کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اگرچہ اس کے لئے نذر مکروہ ہے۔

۱۰۳۹: بَاب فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ

۱۰۳۹: باب نذر کو پورا کرنا

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالُوْا اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهٖ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَااعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ اِلَّا اَنْ يُوْجِبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَوْمًا وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَآءِ

۱۵۸۵: حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرے۔ انہوں نے حدیث عمرؓ سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دورِ جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۴۰ : بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۰۴۰: باب نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَثِيْرًا مَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِيْنِ لَاوَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۶: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے: ''لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ''۔ ''دلوں کو پھیرنے والے کی قسم''۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۱ : بَابُ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۰۴۱: باب غلام آزاد کرنے کے ثواب

۱۵۸۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِه وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۵۸۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مؤمن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ) کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عمرو بن عبسہؓ، ابن عباسؓ، واثلہ بن اسقعؓ، ابوامامہؓ، کعب بن مرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان سے مالک بن انس اور کئی علماء احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۲ : بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطُمُ خَادِمَهُ

۱۰۴۲: باب جو شخص اپنے غلام کو تمانچہ مارے

۱۵۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا

۱۵۸۸: حضرت سوید بن مقرن مزنی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی حدیث کئی راوی حصین بن عبداللہ سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں

الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلٰى وَجْهِهَا.

باندی کوطمانچہ مارنے کا ذکر ہے۔

۱۰۴۳ : بَابُ

۱۵۸۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ قَالَ هُوَ يَهُوْدِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ اِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ اَتٰى عَظِيْمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَاِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۴۳: باب

۱۵۸۹: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فلاں کام کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہوجائے گا اور بعد میں وہی کام کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے۔ ابوعبیدہ اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۴۴ : بَابُ

۱۵۹۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۴۴: باب

۱۵۹۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ ننگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کی اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹۱ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ.

''لا الہ الا اللہ'' کہے اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومغیرہ خولانی حمصی ہیں ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

۱۰۴۵ : بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۰۴۵: باب میّت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۹۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت

۱۵۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ اَخُوْسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اسی آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

اَبْوَابُ السِّيَرِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوابِ جہاد
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ اَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرَ هُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَااَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِم قَالَ دَعُوْنِىْ اَدْعُوْهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَارَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنِىْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِىْ لَنَاوَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ وَقَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالُوْا مَانَحْنُ بِالَّذِىْ نُعْطِى الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَااَبَاعَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانَ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِيُّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِاَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ

۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا

۱۵۹۴: ابوبختری کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ ان پر دھاوانہ بول دیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا مجھے انکو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمانؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ پس اگر تم اسلام قبول کرلو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ نے یہ تقریر فارسی زبان میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے، ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے۔ لشکر والوں (یعنی مسلمانوں) نے کہا اے ابوعبداللہ۔ کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپؓ نے فرمایا ''نہیں'' راوی کہتے ہیں آپؓ نے وہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لئے بڑھو۔ پس ہم

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْ تَقَدَّمَ اِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَادَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُدْعٰى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰى يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ.

ان کی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کرلیا۔اس باب میں حضرت بریدہؓ نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔(امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے حضرت سلمانؓ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سماع ثابت نہیں اور حضرت سلمانؓ، حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہوگئے تھے۔صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اسحٰق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔امام احمدؒ فرماتے ہیں مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت اسلام کی ضرورت ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہلے ہی دعوت اسلام پہنچ چکی ہے۔

۱۰۴۸ : بَابٌ

۱۰۴۸: باب

۱۵۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنٰى بِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْسَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ بْنِ عُيَيْنَةَ.

۱۵۹۵: حضرت ابن عصام مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی رسول ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ کہیں مسجد دیکھ لو، یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

۱۰۴۹ : بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۰۴۹: باب شب خون مارنے اور حملہ کرنا

۱۵۹۶ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ

۱۵۹۶: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔آپ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے ۔چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے وغیرہ لے کر آپؐ کی آمد سے بے خبر کھیتی باڑی کے لئے نکل کھڑے

قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُبَيِّتُوْا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُبَيِّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسَ يَعْنِیْ بِهِ الْجَيْشَ.

ہوئے۔لیکن جب نبی اکرمؐ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ آ گئے۔خدا کی قسم محمدؐ لشکر لے کر آ گئے۔پس رسول اللہؐ نے فرمایا ''اللہ اکبر'' خیبر برباد ہوگیا۔ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی گئی قوم کی صبح بڑی بری ہوتی ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔بعض علماء رات کو حملہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔'' وَافَقَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسَ'' کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

۱۰۵۰: بَابُ فِی التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِیَ الْفَاسِقِيْنَ قَائِمَةً وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَنَهٰى اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا اَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِیْ مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وَقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ

۱۵۹۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنونضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کٹوا دیے۔جو بویرا کے مقام پر تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''مَا قَطَعْتُمْ ......'' (جو کھجور کے درخت آپ نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا تاکہ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کرے۔) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔علماء کی ایک جماعت قلعوں کو برباد کرنے اور درختوں کو کاٹنے کی اجازت دیتی ہے جب کہ بعض کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔امام اوزاعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے پھل دار درخت کو کاٹنے اور گھروں کو برباد کرنے سے منع فرمایا۔چنانچہ ان کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کے علاقے میں درخت و پھل کاٹنے اور آگ لگا دینے میں کوئی

سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ.

حرج نہیں۔امام احمدؒ کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلاضرورت نہیں۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر کافر اس سے ذلیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

١٠٥١ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں

١٥٩٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا اَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ اَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْقَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ اَمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

۱۵۹۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کیا۔ اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ یہ سیار بنو معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی دوسرے حضرات ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

١٦٠٠ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا اَوْطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۰۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جامع کلام عطا کی گئی۔ دوسری یہ کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ تیسری یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لئے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنادی گئی۔ پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کردیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٥٢ : بَابُ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے

١٦٠١ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

۱۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

١٦٠٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۱۶۰۲: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس باب میں مجمع بن جاریہؓ، ابن

وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

عباسؓ اور ابن ابی عمرہؓ (سے ان کے والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّرَايَا

۱۰۵۳: باب لشکر کے متعلق

۱۶۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا يُسْنِدُهٗ كَبِيْرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيِّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۶۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صحابہ چار ہیں، بہترین لشکر چار سو اور بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خبردار بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہری یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔ حبان بن عنزی بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کی ہے۔

۱۰۵۴ : بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۰۵۴: باب مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ

۱۶۰۴: یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے

يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَاَسْهَمَتْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَفِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ.

لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اوزاعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

۱۶۰۵ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يَقُوْلُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا.

۱۶۰۵: ہم سے اوزاعی کا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور اس قول "يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۱۰۵۵ : بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

۱۰۵۵: باب کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا

۱۶۰۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْفِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ نِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِي الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُسْهَمَ لِلْمَمْلُوْكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهٗ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۶۰۶: ابو لحم کے مولیٰ عمیر سے روایت ہے کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے (مجھے لڑائی میں شریک ہونے کا) حکم دیا اور میرے بدن پر ایک تلوار لٹکا دی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے میرے لیے مال غنیمت میں سے کچھ گھریلو اشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر پھونکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جائے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَھْلِ الذِّمَّةِ یَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ ھَلْ یُسْھَمُ لَھُمْ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِیَارٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی بَدْرٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِحَرَّةِ الْوَبْرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یُذْکَرُمِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَاقَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِکٍ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَایُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الْعَدُوَّ وَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیُرْوٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْیَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَاعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ثَنَا بُرَیْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍمِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ خَیْبَرَفَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِیْنَ افْتَتَحُوْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِیْنَ قَبْلَ اَنْ یُسْهَمَ لِلْخَیْلِ اُسْهِمَ لَهٗ.

۱۰۵۶: باب جہاد میں شریک ذمی کے لئے حصہ

۱۶۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کیلئے نکلے اور حرۃ الوبر (پتھریلی زمین) کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو دلیری میں مشہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں شریک بھی ہو تب بھی اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسے حصہ دیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو حصہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک تھی۔ یہ حدیث قتیبہ، عبدالوارث بن سعید سے وہ عروہ سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے ملے اسے بھی حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِیَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَیْبَةَ

۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۶۰۹: حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَذِىْ نَابٍ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ.

اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں دھو کر صاف کرلو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابوادریس خولانی بھی ابوثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوقلابہ کو ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ وہ اسے ابواسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۱۰: حضرت ابوادریس خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کی زمین پر رہتے ہیں اور انہیں کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: بَابُ فِى النَّفَلِ

۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِى الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِى الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کردیا کرتے تھے اور تہائی حصہ واپس لوٹتے وقت تقسیم کرتے۔ اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو سلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ

۱۶۱۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اپنی تلوار ذوالفقار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے احد کے موقع پر خواب دیکھا۔ یہ

بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْهِ الرُّءُ وِیَا یَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ لَمْ یَبْلُغْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِیْ مَغَازِیْهِ کُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ نَفَّلَ فِیْ بَعْضِهَا وَاِنَّمَا ذٰلِکَ عَلٰی وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِیْ اَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَاٰخِرِهٖ قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَاِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ یُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ یُنَفِّلُ مِمَّا بَقِیَ وَلَا یُجَاوِزُ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ اِسْحٰقُ کَمَا قَالَ.

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابوزناد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر جہاد میں نفل (زائد مال) تقسیم کیا ہو۔ البتہ بعض غزوات میں ایسا ہوا۔ لہٰذا یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں تقسیم کرے یا آخر میں۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جہاد میں نکلنے کے وقت خمس کے بعد چوتھائی تقسیم کیا اور واپس لوٹتے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے تہائی حصہ تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

۱۰۵۹: باب جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ.

۱۶۱۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں تو مقتول کا سامان اسی کا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِکٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَاَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ

۱۶۱۴: اسی کی مثل۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، خالد بن ولیدؓ، انسؓ اور سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومحمد کا نام نافع ہے اور وہ ابوقتادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ امام سلب (یعنی اس کے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے کہ جسے جو چیز مل جائے وہ اس کی

الثَّوْرِيِّ النَّفَلُ اَنْ يَقُوْلَ الْاِمَامُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا فَهُوَلَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيْهِ الْخُمُسُ وَقَالَ اِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا يَكُوْنَ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

ہے اور جو کسی (کافر کو) قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لئے ہے تو یہ جائز ہے۔ اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحٰق فرماتے ہیں کہ سامان قاتل کا ہوگا لیکن اگر وہ مال بہت زیادہ ہو تو امام اس میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) لے سکتا ہے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔

۱۰۶۰: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

۱۰۶۰: باب تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ وَطْيِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

۱۰۶۱: باب قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنْ وَهْبٍ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ اَبَاهَا اَخْبَرَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِيْ بُطُوْنِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثُ عِرْبَاضٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْهِنَّ بِاَنْ اُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ كُلُّ هٰذَا حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ.

۱۶۱۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی حدیث منقول ہے۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) کہ یہ حدیث علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ

۱۰۶۲: باب مشرکین کا کھانے

الْمُشْرِكِيْنَ

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ.

کے حکم

۱۶۱۷: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہوتمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبیداللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔

۱۰۶۳: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حُيَيٌّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ.

۱۰۶۳: باب قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۸: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے، باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفریق کو مکروہ جانتے ہیں۔

۱۰۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَتْلِ الْاُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ

۱۰۶۴: باب قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

۱۶۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیے کے متعلق

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْ هُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اَسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِالْفِدَآءَ عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَرَوٰى اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَبُوْدَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ.

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُوالْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو يُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْاُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُفْدِيْ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِيْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اُسِرَ الْاَسِيْرُ يُقْتَلُ اَوْيُفَادٰى اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اِنْ

اختیار دے دیجئے ۔اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے ۔ اس باب میں ابن مسعود ، انس ، ابو برزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں ۔ ابواسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ابوالمہلب اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں ۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے اور جس کو چاہے فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ بعض اہل علم نے قتل کو فدیہ پر ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ''فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ''یعنی اس کی ناسخ قتال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ'' فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ '' ھناد نے بواسطہ ابن مبارک ،اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ جب کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا۔ انہوں نے فرمایا اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی حرج

قَدَرُوْااَنْ يُفَادُوْا فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَاِنْ قُتِلَ فَمَااَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا قَالَ اِسْحٰقُ الْاِثْخَانُ اَحَبُّ اِلَيَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَاَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ.

نہیں اور اگر قتل کر دیے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ خون بہانا میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ عام دستور کی مخالفت نہ ہو۔ مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

١٠٦٥ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ

۱۰۶۵: باب عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

١٦٢١ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرِبَاحٍ وَيُقَالُ رِبَاحُ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَالْاَسْوَدِبْنِ سَرِيْعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوْا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيْهِمْ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَافِي الْبَيَاتِ.

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں بریدہؓ، رباحؓ (انہیں رباح بن ربیعہ بھی کہا گیا ہے)۔ اسود بن سریع، ابن عباسؓ اور صعب بن جثامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے شب خون مارنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

١٦٢٢ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ خَيْلَنَا اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا ہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٦٦ : بَابٌ

۱۰۶۶: باب

١٦٢٣ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاحْرِ قُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا

۱۶۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں جلا دینا پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا

الْخُرُوْجَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلاَنًا وَفُلاَنًا بِالنَّارِ وَ اِنَّ النَّارَ لَایُعَذِّبُ بِهَا اِلاَّ اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْ تُمُوْهَا فَاقْتُلُوْهُمَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَکَرَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بَیْنَ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَبَیْنَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَجُلًا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَایَةِ اللَّیْثِ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ.

۱۰۶۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغُلُوْلِ

۱۶۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیٌٔ مِنَ الْکِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ.

۱۶۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ الْکَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰکَذَا قَالَ سَعِیْدٌ الْکَنْزِ وَقَالَ اَبُوْعَوَانَةَ فِیْ حَدِیْثِهِ الْکِبْرِوَلَمْ یَذْکُرْفِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَایَةُ سَعِیْدٍ اَصَحُّ .

۱۶۲۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاکٌ اَبُوْزُمَیْلِ الْحَنَفِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ ثَنِیْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلاَنًا قَدِ اسْتُشْهِدَقَالَ کَلَّا قَدْرَاَیْتُهُ فِی النَّارِ بِعَبَاءَ ةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ یَاعُمَرُ فَنَادِ اَنَّهُ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلاَثًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

تھا لیکن آگ کے ساتھ عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لہٰذا تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔
اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ محمد بن اسحٰقؒ اپنی حدیث میں سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں ۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

۱۰۶۷: باب مالِ غنیمت میں خیانت

۱۶۲۴: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (یعنی خیانت) سے بری ہو کر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں کنز (خزانہ) خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔
سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابوعوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْحَرْبِ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی وَفِی الْبَابِ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۰۶۸: باب عورتوں کی جنگ میں شرکت

۱۶۲۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تاکہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔ اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَبُوْلِ هَدَایَا الْمُشْرِکِیْنَ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدِ الْکِنْدِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ کِسْرٰی اَهْدٰی لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْکَ اَهْدَوْا اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَثُوَیْرٌ هُوَابْنُ اَبِیْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَیْرٌ یُکْنٰی اَبَا جَهْمٍ۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً لَهٗ اَوْنَاقَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ فَقَالَ لَاقَالَ فَاِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ یَعْنِیْ هَدَایَا هُمْ وَقَدْرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یَعْنِیْ هَدَایَاهُمْ وَذُکِرَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْکَرَاهِیَةُ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا بَعْدَ مَاکَانَ یَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهٰی عَنْ هَدَایَا هُمْ۔

۱۰۶۹: باب مشرکین کے تحائف قبول کرنا

۱۶۲۸: حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسریٰ نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ ﷺ نے قبول فرمائے اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے پاس تحائف بھیجے آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثویر، ابو فاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوجہم ہے۔

۱۶۲۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کو شک ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسلام لائے ہو۔ کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

۱۰۷۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُبْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسُرَّبِهٖ فَخَرَّسَاجِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْاسَجْدَةَ الشُّكْرِ.

۱۰۷۰: باب سجدہ شکر

۱۶۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور سجدے میں گر گئے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

۱۰۷۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَاخُذُلِلْقَوْمِ يَعْنِىْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِىُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَجَازُوْا اَمَانَ الْمَرْأَةِ وَ هُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اَجَازَا اَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اَجَازَ اَمَانَ الْعَبْدِ وَاَبُوْمُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهٗ اَيْضًا مَوْلٰى اُمِّ هَانِىءٍ وَاسْمُهٗ يَزِيْدُ وَرُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَعْطَى الْاَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰى كُلِّهِمْ.

۱۰۷۱: باب عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے (یعنی مسلمانوں سے پناہ دلوا سکتی ہے)
اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲: حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو اشخاص کو پناہ دلوائی ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے عورت کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے ۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں ۔ انہیں ام ہانیؓ کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے ۔ ان کا نام یزید ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے ۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس شخص کو امان دینا ضروری ہے۔

۱۰۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغَدْرِ

۱۶۳۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْفَیْضِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ فِیْ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰی دَابَّةٍ اَوْعَلٰی فَرَسٍ وَ هُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا اَوْلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْیَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۷۲: باب عہد شکنی

۱۶۳۳: سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل رومؔ کے درمیان معاہدۂ صلح تھا اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک سوار یا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتا ہوا آیا کہ ''اللہ اکبر'' تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں۔ دیکھا گیا کہ وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ کو نہ توڑے جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے اور نہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تا کہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ لشکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

۱۶۳۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنِیْ صَخْرُبْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَیُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَنَسٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۷۳: باب قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا

۱۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِی النُّزُوْلِ عَلَی الْحُکْمِ

۱۶۳۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ رُمِیَ یَوْمَ الْاَ حْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَکْحَلَهٗ اَوْاَبْجَلَهٗ فَحَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ یَدُهٗ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِیْ حَتّٰی تُقِرَّ عَیْنِیْ

۱۰۷۴: باب کسی کے حکم پر پورا اترنا

۱۶۳۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکحل یا ابجل کی رگ کٹ گئی۔ پس رسول اللہؐ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ پھر چھوڑا تو خون پھر بہنے لگا اس مرتبہ دوبارہ داغا لیکن اس مرتبہ بھی ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا

مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَحَكَمَ اَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيٰى نِسَاءُ هُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو بنی قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچا دے۔ (ان کا فیصلہ دیکھ لوں)۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہو گیا اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں (یہودیوں) نے سعد بن معاذؓ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل جبکہ عورتیں زندہ رکھی جائیں تا کہ مسلمان ان سے مدد حاصل کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرم ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اس باب میں ابو سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٣٦: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

١٦٣٦: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاۃ بھی قتادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٦٣٧: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْاِنْبَاتَ بُلُوْغًا اِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

١٦٣٧: حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قریظہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال ابھی نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے لہٰذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو زیر ناف بالوں کا اُگنا بالغ ہونے کی علامت ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

١٠٧٥: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْحِلْفِ

١٠٧٥: باب حلف (یعنی قسم)

١٦٣٨: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ

١٦٣٨: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو

خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِى الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِى الْاِسْلَامِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶: بَابُ فِىْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ

۱۰۷۶: باب مجوسیوں سے جزیہ لینا

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مُنَاذِرَ فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۳۹: حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا مناذر کے مقام پر کاتب مقرر تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر (ایک جگہ کا نام) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بُجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِى الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۴۰: حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۷: بَابُ مَاجَآءَ مَايَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۰۷۷: باب ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَيْضًا وَاِنَّمَا

۱۶۴۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ایسی قوم پر گذر ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا جوان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے (یعنی میزبانی نہیں کرتے) اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔ فرمایا اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لئے

مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَخْرُجُوْنَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّوْنَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ مَايَشْتَرُوْنَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اَنْ يَبِيْعُوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ نَحْوَ هٰذَا.

نکلتے تو ان کا ایسے لوگوں سے گزر ہوتا جو کھانا بیچنے سے انکار کردیتے تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ اسی طرح کا حکم دیتے تھے (کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کردے تو مجاہدین ان سے زبردستی لے لیں)

۱۰۷۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

۱۶۴۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَهٗ هٰذَا.

۱۰۷۸: باب ہجرت کے بارے میں

۱۶۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں (یعنی ہجرت کا حکم ختم ہوگیا) لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔ جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۷۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۴۳ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ.

۱۰۷۹: باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۴۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ، اللہ تعالیٰ کے قول ”لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ......“ (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ، ابن عمرؓ، عبادہؓ، اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس بھی اوزاعی سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے بلاواسطہ نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

۱۶۴۴: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ

اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

سے پوچھا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا ''موت پر'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَیَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۴۵۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَایِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَوْتِ اِنَّمَا بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَا نَفِرَّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمَعْنٰی کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ قَدْ بَایَعَهٗ قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَلَی الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَیْنَ یَدَیْکَ مَالَمْ نُقْتَلْ وَبَایَعَهٗ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ.

۱۶۴۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دونوں حدیثوں کے معنی صحیح ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ مرتے دم تک لڑیں گے اور دوسروں نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

۱۰۸۰: بَابُ فِیْ نَکْثِ الْبَیْعَةِ

۱۰۸۰: باب بیعت توڑنا

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰی لَهٗ وَاِنْ لَمْ یُعْطِهٖ لَمْ یَفِ لَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۴۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَیْعَةِ الْعَبْدِ

۱۰۸۱: باب غلام کی بیعت

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِی الْبَابِ عَنْ

۱۶۴۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کرلی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا۔ جب اس کا مالک آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ

ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِی الزُّبَيْرِ.

آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث جابرؓ حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِیْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوٰی سُفْيٰنُ الثَّوْرِیُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهٗ.

۱۰۸۲: باب عورتوں کی بیعت

۱۶۴۹: حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ عبداللہ بن عمروؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انس اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْكُوْفِیُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّانَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحٰبِ طَالُوْتَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَوَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ.

۱۰۸۳: باب اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ وغیرہ نے بھی یہی حدیث ابو اسحاق وغیرہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخُمُسِ

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْاخُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ فِیْ

۱۰۸۴: باب خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ.

ہے۔قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابو جمرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

۱۰۸۵: باب اس بارے میں کہ تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے

۱۶۵۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ.

۱۶۵۲: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چلنے والے آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لیکر پکانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ پچھلے لوگوں میں تھے۔جب آپؐ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا۔پھر آپؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔سفیان ثوریؒ بھی اپنے والد وہ عبایہ اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۵۳ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ رَيْحَانَةَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ.

۱۶۵۳: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمود بن غیلان نے وہ وکیع سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔عبایہ بن رفاعہ کا اپنے دادا رافع بن خدیج سے سماع ثابت ہے۔اس باب میں ثعلبہ بن حکمؓ، انسؓ، ابوریحانہؓ، ابودرداءؓ، عبدالرحمٰن بن سمرہؓ، زید بن خالدؓ، ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۶۵۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِى التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ

۱۰۸۶: باب اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ

۱۶۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔اس باب میں

فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْيَقِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ اَنَسٍ وَاَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا مَعْنَی الْكَرَاهِيَةِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وَاِنَّمَا اُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِيْلِهِمْ وَكَذٰلِكَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُهُمْ فِی الطَّرِيْقِ فَلَا يُتْرَكُ الطَّرِيْقُ عَلَيْهِ لِاَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، ابوبصرہ رضی اللہ عنہ غفاری (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ راستے میں ملیں تو ان کے لئے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''اَلسَّامُ عَلَیْکُم'' (تم پر موت ہو) لہٰذا تم جواب میں ''علیک'' (تجھ پر ہو) کہا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۰۸۷: باب مشرکین میں رہنے کی کراہت

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰی خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءٰی نَارَاهُمَا.

۱۶۵۷: حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا میں ایسے ہر مسلمان سے بریٔ الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں بیزار ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ اِسْمٰعِيْلَ قَالُوْا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۶۵۸: روایت کی اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے ابومعاویہ کی حدیث کی مثل اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سمرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسمٰعیل کے اکثر اصحاب اسمٰعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوٰى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْجَامَعَهُمْ فَهُوَمِثْلُهُمْ.

میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا۔ حماد، حجاج بن ارطاہ سے وہ اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابومعاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سمرہ بن جندبؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہوا یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہوجائے گا۔

۱۰۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

۱۰۸۸: باب یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا نَا جُرَيْجٍ ثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

۱۶۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ''ان شاء اللہ'' یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

۱۰۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کا ترکہ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ اَهْلِىْ وَوَلَدِىْ قَالَتْ فَمَالِىْ لَا

۱۶۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپؓ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی

اَرِثُ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَآءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُبْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَأَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

وارث نہیں ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا اور جس پر آپ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعدؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو اس سند سے صرف حماد بن سلمہؓ اور عبدالوہاب بن عطاءؒ مرفوعاً بیان کیا ہے یہ دونوں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت کئی سندوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲: حضرت مالک بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عثمانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعدؓ بھی تشریف لائے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (یعنی انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ان سب نے فرمایا' ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپ اور یہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپ (عباسؓ) اپنے بھتیجے اور یہ (علیؓ) اپنی بیوی کی میراث طلب کرنے لگے۔ اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ہمارا (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے'' اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور نیکی کی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن انسؒ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٠٩٠ : بَابُ مَاجَآءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

١٦٦٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيْعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ.

۱۰۹۰: باب فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا

۱۶۶۳: حضرت حارث بن مالک بن برصاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی یعنی یہ کبھی دار الحرب اور دار کفار نہیں ہوگا۔ اس باب میں ابن عباسؓ، سفیان بن صردؓ اور مطیع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

١٠٩١ : بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا الْقِتَالُ

١٦٦٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِاِسْنَادٍ اَوْصَلَ مِنْ هٰذَا وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۱۰۹۱: باب قتال کے مستحب اوقات

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع ہوتی تو آپ ﷺ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے پھر جب سورج نکل جاتا تو لڑائی شروع کرتے اور دوپہر کے وقت پھر لڑائی روک دیتے۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔ پھر زوال آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لئے ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے اور (اس وقت کے متعلق) کہا جاتا تھا کہ مدد الٰہی کی ہوا چلتی ہے۔ اور مؤمنین نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث نعمان بن مقرن سے بھی منقول ہے۔ اور یہ سند زیادہ متصل ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں پایا۔ نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

١٦٦٥ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُوْ

۱۶۶۵: حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا

عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ اِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَالَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَحَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَاَخُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ.

اور پھر طویل حدیث نقل کی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے، مدد کے نزول اور نصرتِ الٰہی کی ہواؤں کی انتظار کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۰۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِى الطِّيَرَةِ

۱۰۹۲: باب طیرہ کے بارے میں

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍوَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۶۶۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی شرک ہے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو بدفالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیلؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ " وَمَامِنَّاوَلٰكِنَّ اللّٰهَ ...الخ"۔ میرے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابوہریرہؓ، حابس تمیمیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سلمہؓ یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۶۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدویٰ (یعنی متعدی بیماریاں) اور بدفالی (اسلام میں) نہیں اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔ پوچھا گیا "یارسول اللہ ﷺ" فال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ يَسْمَعَ

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی کام کے لئے تو یہ الفاظ سننا پسند فرماتے " یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے)

يَارَاشِدُ يَا نَجِيحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

١٠٩٣ : بَابُ مَاجَآءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

١٦٦٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوْابِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُ رُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًافَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ اَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْاَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَ قَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلُوْ هُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْ هُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِ لْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا اَوْنَحْوَهٰذَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

یانجیح (اے کامیاب)'' یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۳: باب جنگ کے متعلق نبی اکرم علیہ کی وصیت

۱۶۶۹: حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کیساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے منکر ہیں، مال غنیمت میں چوری نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مہاجروں کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور انہیں بتادو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین کے لئے ہے (مال غنیمت) اور ان پر بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین پر ہے۔ (دین کی نصرت وتائید) لیکن اگر وہ لوگ وہاں جانے سے انکار کردیں تو انہیں بتادو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول علیہ کی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ مت دو۔ البتہ اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کرو تو اپنے عہد و پیمان کو توڑنا اللہ اور رسول علیہ کے عہد و پناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم

اسکے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یا نہیں۔ یا اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرنؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بریدہؓ حسن صحیح ہے۔

١٦٧٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيْهِ فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ هٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيْهِ اَمْرَ الْجِزْيَةِ.

۱۶۷۰: سفیان نے علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے (یعنی جزیہ سے) بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کرو۔ وکیع وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

١٦٧١ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيْدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا تو فرمایا فطرت اسلام پر ہے۔ پھر جب اس نے کہا ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔ حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اس حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابواب فضائل جہاد
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۰۹۴: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِيْ مَرْزُوْقٌ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ

۱۰۹۴: باب جہاد کی فضیلت

۱۶۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے برابر کونسا عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اس طرح پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز اور روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے واپس آجائے۔ اس باب میں شفاءؓ، عبداللہ بن حبشیؓ، ابوموسیٰؓ، ابوسعیدؓ، ام مالک بہزیہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابوہریرہؓ کئی سندوں کے منقول ہے۔

۱۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو مال غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۰۹۵: باب مجاہد کی موت کی فضیلت

۱۶۷۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِکٍ الْجَنْبِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ یُنْمٰی لَهُ عَمَلُهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ہر مرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث فضالہ بن عبیدؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۰۹۶: باب جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَحَدُهُمَا یَقُوْلُ سَبْعِیْنَ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ اَرْبَعِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْاَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِیُّ الْمَدَنِیُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ.

۱۶۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرنے والے دو راویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس برس کا قول نقل کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ابو اسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابو امامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ الْعَدَنِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

۱۶۷۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد کے دوران

اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ.

ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۰۹۷: باب جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ ثَنَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَیْنِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یُسَیْرِ بْنِ عَمِیْلَةَ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ الرُّكَیْنِ بْنِ الرَّبِیْعِ.

۱۶۷۸: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکے لئے سات سوگنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف رکین بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۰۹۸: باب جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُرْسَلًا وَخُوْلِفَ زَیْدٌ فِیْ بَعْضِ اِسْنَادِهٖ وَرَوَی الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۹: حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا۔ معاویہ بن ابی صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابو عبدالرحمٰن سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ

۱۶۸۰: یہ حدیث ہم سے زیاد بن ایوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبدالرحمٰن سے وہ ابو امامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا خدمت کے غلام

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

دینا یا اونٹنی دینا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۱۰۹۹: باب غازی کو سامان جنگ دینا

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۸۱: حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کو سامان مہیا کرے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہے۔ (یعنی مجاہد ہے) اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل وعیال کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۸۲: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد (یعنی اسلحہ وغیرہ) فراہم کیا یا اس کے اہل وعیال کی نگرانی کی پس اس نے جہاد کیا۔ (یعنی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامانِ جہاد فراہم کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۶۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۱۱۰۰ : بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَ

۱۱۰۰: باب فضیلت' جس کے

مَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ لَحِقَنِیْ عَبَایَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَی الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاکَ ھٰذِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ عَبْسٍ اسْمُہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ ھُوَ رَجُلٌ شَامِیٌّ رَوٰی عَنْہُ الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَیَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ وَغَیْرُوَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ وَبُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ کُوْفِیٌّ اَبُوْہُ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْمُہٗ مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَةَ.

قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں

۱۶۸۵: حضرت یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ملے تو انہوں نے فرمایا خوشخبری سن لو۔ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعبس کا نام عبد الرحمٰن بن جبیر ہے۔ اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ اور برید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شامی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحیٰی بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور بُرید بن ابومریم کوفی کے والد صحابی ہیں، ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۱۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھُوَ مَوْلٰی اٰلِ طَلْحَةَ مَدَنِیٌّ.

۱۱۰۱: باب جہاد کے غبار کی فضیلت

۱۶۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد وغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ مدنی کے مولیٰ ہیں۔

۱۱۰۲: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِیْلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ یَا کَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

۱۱۰۲: باب جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے

۱۶۸۷: سالم بن ابو جعد سے روایت ہے کہ شرجیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم واضافہ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَاَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ فِي الْاِسْنَادِ رَجُلًا وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثُ.

احتیاط کریں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص سے بھی نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ.

۱۶۸۸: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا بوڑھا ہو گیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حیوہ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۰۳: بَابُ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۱۰۳: باب جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيمَةِ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَا يُغَيِّبُ فِي بُطُوْنِهَا شَيْءٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۶۸۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوتی ہے اور گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر کا باعث، ایک کے لئے باعث پردہ، اور ایک کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو گھوڑے کو جہاد کے لئے رکھتا ہے اور اسی کے لئے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا باعث ہے اور جب بھی وہ اس کے پیٹ میں کوئی چیز (یعنی چارہ وغیرہ) ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس (آدمی) کے لئے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الرَّمِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۱۰۴: باب اللہ کے راستے میں تیراندازی کی فضیلت کے بارے میں

۱۶۹۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃً الْجَنَّۃَ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِہٖ وَالْمُمِدَّبِہٖ قَالَ ارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا کُلُّ مَایَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسٍ وَتَاْدِیْبَہٗ فَرَسَہٗ وَمُلَاعَبَتَہٗ اَھْلَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ .

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ کاریگر (یعنی تیر بنانے والا) جو اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے، تیرانداز (تیر چلانے والا) اور اسی کے لئے تیروں کو اٹھا کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا تیراندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل (بے کار) ہیں۔ سوائے تیراندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا یہ تینوں صحیح ہیں۔

۱۶۹۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ثَنَا ھِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ اس باب میں کعب بن مرۃؓ، عمرو بن عبسہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَامُعَاذُبْنُ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ عَدْلٌ مُحَرَّرٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ نَجِیْحٍ ھُوَعَمْرُ وبْنُ عَبَسَۃَ السُّلَمِیُّ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْاَزْرَقِ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ.

۱۶۹۲: ابونجیح سلمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔ عبد اللہ بن ارزق، عبداللہ بن زید ہیں۔

۱۱۰۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَرَسِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۱۰۵: باب جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت

۱۶۹۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِیِّ الْجَھْضَمِیُّ ثَنَا بِشْرُبْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ زُرَیْقٍ ثَنَا عَطَآءُ الْخُرَاسَانِیُّ عَنْ

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ

عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَاَبِیْ رَیْحَانَةَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شُعَیْبِ بْنِ رُزَیْقٍ.

انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دی۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شعیب بن رزیق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الشَّهِیْدِ

۱۱۰۶: باب شہید کا ثواب

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ اَوْشَجَرِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۶۹۴: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ''درخت فرمایا'' یا ''پھل'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِیْدٌ عَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ طَلْحَةَ الْکُوْفِیُّ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِلَّا الدَّیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّیْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَحَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هٰذَا الشَّیْخِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ اُرٰی اَنَّهٗ اَرَادَ حَدِیْثَ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَسُرُّهٗ اَنْ یَّرْ

۱۶۹۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) ہو جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا قرض کے علاوہ۔ پس آپ ﷺ نے بھی فرمایا قرض کے علاوہ۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو بکرؓ کی روایت سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوفی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید، انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

جِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا شَهِيْدٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا نہیں پسند کرے گا سوائے شہید کے۔

۱۶۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۱۶۹۷ : حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگر چہ اس سے بھلائی (جنت کے عوض دنیا و مافیھا عطا کر دی جائے) البتہ شہید شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضرور یہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۰۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

۱۱۰۷ : باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

۱۶۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَآءِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ رَوٰى سَعِيْدُ

۱۶۹۸ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور فرمایا ''اس طرح'' اس کے ساتھ سر اٹھایا یہاں تک آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا حضرت عمرؓ کی۔ دوسرا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک تیر اسے آ کر لگے اور اسے قتل کر دے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو گئے ہوں اور دشمن سے ملاقات (یعنی مقابلے) کے وقت اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔ چوتھا وہ مؤمن جو گناہ گار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلے کے وقت اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ هٰذَا حَدِیْثٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَشْیَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ یَزِیْدَ وَ قَالَ عَطَآءُ بْنُ دِیْنَارٍ لَیْسَ بِهٖ بَاْسٌ.

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابوایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ کَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ حَبَسَتْهُ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکٌ عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَکَتْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِیَ اُخْتُ اُمِّ سُلَیْمٍ وَهِیَ خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ.

۱۰۰۸: باب سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۶۹۹: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامتؓ کی بیوی ام حرام بنت ملحانؓ کے ہاں نبی اکرم ﷺ جایا کرتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے کے لئے آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سوار ہیں گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ بادشاہ کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ اس پر آپ ﷺ نے ام حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ سر مبارک رکھا اور سو گئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اُٹھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اب کس چیز پر ہنس رہے ہیں۔ فرمایا میرے کچھ مجاہد پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں پھر اس طرح فرمایا جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرامؓ نے دوبارہ دعا کے لئے درخواست کی۔ فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرامؓ، حضرت معاویہؓ کے زمانہ (خلافت) میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت ملحانؓ، ام سلیم کی بہن اور انس بن مالکؓ کی خالہ ہیں۔

۱۱۰۹: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَآءً وَلِلدُّنْيَا

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَآءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۱۱۱۰: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَآءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى

۱۱۰۹: باب جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے

۱۷۰۰: حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ریا کاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سر بلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے لئے (ہجرت) کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انسؓ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱۰: باب جہاد میں صبح وشام چلنے کی فضیلت

۱۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح وشام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آ جائے تو آسمان وزمین کے درمیان پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اوڑھنی بھی دنیا وما فیہا (یعنی جو

رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۳: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هُوَالْكُوْفِيُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۱۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حازم، عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوفی ہیں۔

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھاٹی پر گزر ہوا اس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کرونگا۔ پس جب تک آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہٰذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فَوَاقَ نَاقَةٍ (یعنی اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: بَابُ مَاجَاءَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ

۱۱۱۱: باب بہترین لوگ کون ہیں

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ

۱۷۰۶: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

الاشجّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۱۱۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ

آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسکے بعد کونسا آدمی افضل ہے۔ وہ شخص جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہو گیا لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں۔ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور اسے نہیں دیا جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۱۱۲: باب شہادت کی دعا مانگنا

۱۷۰۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کیساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر و ثواب عطاء فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۸: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔ اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۱۳: باب مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت

۱۷۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِىْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۰: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اونٹنی کے دومرتبہ دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کیا اس کے لئے قیمت واجب ہے اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی چوٹ بھی لگ گئی وہ آدمی قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۱۱۴: باب جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو خوب جانتا ہے اور کئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کیساتھ حاضر نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۱۱۵: بَابُ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

۱۱۱۵: باب کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَىُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَىُّ شَىْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَىُّ

۱۷۱۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے (یعنی افضل ترین ہے) عرض کیا گیا اس

شَیْءٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مقبول۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

۱۱۱۶: بَابٌ

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ اٰاَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ وَکَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَبِیْبٍ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ھُوَ اسْمُہٗ.

۱۱۱۶: باب

۱۷۱۳: حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو مفلوک الحال تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا "ہاں"۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔
یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے۔

۱۱۱۷: بَابُ مَاجَآءَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِیْ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۱۷: باب کون سا آدمی افضل ہے

۱۷۱۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ عرض کیا گیا پھر کون۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۸: بَابٌ

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بَقِیَّۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

۱۱۱۸: باب

۱۷۱۵: حضرت مقدام بن معد یکربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَ كْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّ نْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہیں۔خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے مامون کر دیا جاتا ہے۔اس کے سر پر ایسے یاقوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اوراس کی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کردی جاتی ہے اور ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّ نْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَمَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اوراس کی وجہ وہ انعام واکرام ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ.

۱۷۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنیٰ بیان کیا۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ ثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اوراس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے پھر ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں چلنا بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا اوراس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِيْ مُرَابَطٍ لَهٗ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى

۱۷۱۹: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ شرحبیل کے پاس سے گزرے وہ اپنے مرابط میں تھے جس میں رہنا اُن پر اور اُن کے ساتھیوں پر شاق گزر رہا تھا۔سلمانؓ نے فرمایا اے ابن سمط کیا

اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلا اُحَدِّثُکَ یَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَیْرٌ مِنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَقِیَامِهٖ وَمَنْ مَاتَ فِیْهِ وُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِیَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف : مرابط سے مراد ہے کہ وہ چوکی پر پہرہ دے رہتے تھے۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْهِ ثُلْمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ رَافِعٍ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَحَدِیْثُ سَلْمَانَ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ لَمْ یُدْرِکْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیَّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاقات کرے گا تو گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ یہ حدیث مسلم کی اسمٰعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے۔ کیونکہ اسمٰعیل کو بعض محدثین ضعیف کہتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔ (یعنی اسمٰعیل بن رافع)۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسیؓ سے ملاقات نہیں کی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث مکحول سے وہ شرجیل بن سمط سے وہ سلمان سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِیْ اَبُوْ عَقِیْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنِّیْ کَتَمْتُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَرَاهِیَةَ تَفَرُّقِکُمْ عَنِّیْ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُحَدِّثَکُمُوْهُ لِیَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهٖ مَا بَدَا لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْ مَاسِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ

۱۷۲۱: حضرت عثمان کے مولیٰ ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تا کہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تا کہ ہر آدمی اپنے لئے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔ یہ حدیث اس

اَبُوْصَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ اسْمُهٗ بُرْکَانُ.

سند سے حسن غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوصالح کا نام بُرکان ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۲۳: حضرت ابوامامہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے۔ جہاں تک دو نشانوں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ اثر (یعنی نشان) جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجِهَادِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جہاد کے باب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۱۹: بَابُ فِيْ اَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۱۱۹: باب اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت

۱۷۲۴: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ۔ آپ ﷺ نے اس پر آیت لکھی "لَا يَسْتَوِي ......" یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کیا میرے لئے (عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ" یعنی اہل عذر وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو" اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث سلیمان تیمی کی ابواسحٰق سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابواسحٰقؒ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۱۲۰: باب جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا "جی ہاں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لئے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ

وَاَبُوالْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَ عْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ.

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالعباسؓ نابینا شاعر ہیں اور مکی ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۱۱۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدَةٍ

۱۱۲۱: باب ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَ مْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

۱۷۲۶: حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؒ نے ارشاد ربانی ''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَ مْرِ مِنْكُمْ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے)۔ یہ حدیث یعلی بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۱۱۲۲: باب اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ.

۱۷۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہائی کے نقصان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَ نْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَحْسَنُ.

۱۷۲۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں (یعنی لشکر ہیں) حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند یعنی عاصم کی روایت سے جانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

۱۱۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

۱۱۲۳: باب جنگ میں جھوٹ اور فریب

الْكَذِبِ وَ الْخَدِيْعَةِ فِى الْحَرْبِ

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَنَصْرُبْنُ عَلِيٍّ قَالاَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کی اجازت

۱۷۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزٰى

۱۱۲۴: باب غزوات نبوی کی تعداد

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَاَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِ الْعُسَيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۰: حضرت ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی۔ انہوں نے فرمایا ''انیس غزوات'' میں نے عرض کیا آپؓ کتنے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ فرمایا ''سترہ غزوات میں'' میں نے پوچھا پہلی جنگ کونسی تھی۔ فرمایا: ''ذات العشیراء'' یا فرمایا ''ذات العسیراء''۔

۱۱۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۲۵: باب جنگ میں صف بندی اور ترتیب

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلاً وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِيْنَ رَاَيْتُهٗ كَانَ حَسَنَ الرَّاْىِ فِىْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهٗ بَعْدُ.

۱۷۳۱: حضرت عبدالرحمٰن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔ اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) امام بخاریؒ سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

۱۱۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۲۶: باب لڑائی کے وقت دعا کرنا

۱۷۳۲: حضرت ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللّٰھُمَّ .. الخ'' اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَلْوِیَةِ

۱۷۳۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْکِنْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوْا ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْیَضُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِیْثُ هُوَ هٰذَا وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِنْ بَجِیْلَةَ وَعَمَّارُ الدُّهْنِیُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الدُّهْنِیُّ وَیُکْنٰی اَبَا مُعَاوِیَةَ وَهُوَ کُوْفِیٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ.

۱۱۲۷: باب لشکر کے چھوٹے جھنڈے

۱۷۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطہ سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا۔ متعدد راویوں نے شریک سے وہ عمار سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر کالے رنگ کی پگڑی تھی۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اصل حدیث یہی ہے۔ ''دھن'' قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار دہنی سے عمار بن معاویہ مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں ار محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۱۲۸ : بَابُ فِی الرَّایَاتِ

۱۷۳۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ زَائِدَةَ ثَنَا اَبُوْ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۱۱۲۸: باب بڑے جھنڈے

۱۷۳۴: حضرت یونس بن عبید جو محمد بن قاسم کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے

اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوٰى عَنْهُ اَيْضًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى.

کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوزائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ هُوَ السَّالَحَانِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِى الشِّعَارِ

۱۱۲۹: باب شعار[1]

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ اَبِىْ صُفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِىَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِىْ صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۷۳۶: حضرت مہلب بن ابوصفرہ کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا اشعار یہ ہے "حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ" اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ بعض حضرات نے ابواسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۱۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۰: باب رسول اللہ ﷺ کی تلوار

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ

۱۷۳۷: حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی ہے اور انہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ

[1] شعار سے مراد وہ الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کو جاننے کے لئے آپس میں بولے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ یعنی خفیہ الفاظ کا استعمال۔ (مترجم)

اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ فِىْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

وسلم کی تلوار بنو حنیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن سعد کاتب کو حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۱۱۳۱: بَابُ فِى الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۳۱: باب جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانَ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام مرظہران کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی اور روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم سب نے افطار کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۱۳۲: باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِىُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِىْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَاكَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔ پھر فرمایا اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔اس باب میں عمرو بن عاصؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ فَزِعَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کچھ خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مندوب نامی عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِى الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۳۳: باب لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۱: حضرت براء عازبؓ سے کسی شخص نے کہا اے ابو عمارہ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فرار ہو گئے تھے۔انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم صرف چند جلد باز لوگوں نے فرار کی

يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لاَ وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

راہ اختیار کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیراندزوں نے مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے تھے، میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سو (۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔ یہ حدیث عبید اللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ ایک آواز سن کر خوف زدہ ہوئے۔ تحقیق کے لئے نکلے تو نبی اکرمؐ انہیں حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔ فرمایا مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا ہے۔ (یعنی تیز رفتار)۔

۱۱۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

۱۱۳۴: باب تلوار اور اس کی زینت

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۷۴۴: حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ھود کے دادا کا نام،

غَرِيْبٌ وَجَدُّ هُوْدٍ اسْمُهُ مَزِيْدَةُ الْعَصَرِيُّ.

۱۷۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِیَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

مزیدہ عصری تھا۔

۱۷۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

۱۱۳۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الدِّرْعِ

۱۷۴۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ نَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ.

۱۱۳۵: باب زِرّہ

۱۷۴۶: حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زرہیں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۳۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمِغْفَرِ

۱۷۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

۱۱۳۶: باب خود پہننا

۱۷۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کردو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

۱۱۳۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الْخَيْلِ

۱۷۴۸ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَجَرِيْرٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ اِمَامٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

۱۱۳۷: باب گھوڑوں کی فضیلت

۱۷۴۸: حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (یعنی بھلائی) بندھی ہوئی ہے اور وہ اجر اور قیمت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جریرؓ، ابو ہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابو جعد بارقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر ایک (امام عادل ہو یا غیر عادل) کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

۱۱۳۸ : بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۴۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

۱۱۳۸: باب پسندیدہ گھوڑے

۱۷۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۵۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ.

۱۷۵۰: حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہوا ور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں وھب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں یزید بن حبیب سے اسی روایت کی مثل اور اسی روایت کے ہم معنیٰ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۳۹ : بَابُ مَایُکْرَہُ مِنَ الْخَیْلِ

۱۷۵۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا سُفْیٰنُ ثَنَا سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ اسْمُهٗ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ الرَّازِیُّ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ اِذَا حَدَّثْتَنِیْ فَحَدِّثْنِیْ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ مَرَّةً بِحَدِیْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

۱۱۳۹: باب ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر سفیدی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبداللہ بن یزید خثعمی سے وہ ابوزرعہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابوزرعہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں اور ان کا نام ھرم ہے۔ محمد بن حمید رازی، جریر سے اور وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا کہ جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابوزرعہ کی حدیث بیان کیا کرو۔ کیونکہ ان کا حافظہ اتنا قوی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی اور پھر کئی برس کے بعد دوبارہ پوچھی تو انہوں نے حرف بہ حرف سنادی اور اس میں ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

۱۱۴۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّهَانِ

۱۷۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِیْرِ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَی الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَآءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَبَیْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْیَالٍ وَمَالَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الْخَیْلِ مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَهُمَا مِیْلٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی فَوَثَبَ بِیْ فَرَسِیْ جِدَارًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ.

۱۷۵۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ فَضْلٍ اَوْخُفٍّ اَوْحَافِرٍ .

۱۱۴۰: باب گھڑ دوڑ

۱۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر[1] گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھڑ دوڑ کروائی جو تقریباً چھ میل کا فاصلہ تھا اور غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لیکر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، جابرؓ، انسؓ، اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں، اونٹوں کی دوڑ اور گھوڑ دوڑ کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں۔

---

[1] ''مضمر'' سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خاص طور پر گھڑ دوڑ کے لئے تیار کئے گئے ہوں اور ''لم یضمر'' سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو گھڑ دوڑ کے لئے تیار نہ کئے گئے ہوں

۱۱۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ تُنْزِی الْحُمُرُ عَلَی الْخَیْلِ

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ سَالِمٍ اَبُوْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّامُوْرًا مَا اخْتَصَّنَادُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْکُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی سُفْیٰنُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَهِمَ فِیْهِ الثَّوْرِیُّ وَالصَّحِیْحُ مَارَوٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۴۱: باب گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت

۱۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندۂ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ ہاں تین چیزوں کا ضرور حکم دیا۔ ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں دوسرا یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرا یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جہضم سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حدیث ثوری غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے وہم کیا ہے۔ صحیح حدیث وہی ہے جو اسمٰعیل بن علیہ عبدالوارث بن سعید، ابوجہضم سے وہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِیْکِ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۴۲: باب فقراء مساکین سے دعائے خیر کرانا

۱۷۵۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد کمزوروں ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَجْرَاسِ عَلَی الْخَیْلِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ وَلَاجَرَسٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ

۱۱۴۳: باب گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

۱۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان رفقاء کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۴: بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ اَبُوالْجَوَّابِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَعَلٰى اَحَدِهِمَاعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَاتَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَارَسُوْلٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ يَشِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّمِيْمَةَ.

۱۱۴۴: باب جنگ کا امیر مقرر کرنا

۱۷۵۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالبؓ اور دوسرے کا خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ سب پر امیر ہونگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آنحضرت ﷺ کو خط بھیجا، جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا ذکر تھا۔ جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خط پڑھ کر متغیر ہوگیا پھر فرمایا! تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف احوص بن جواب کی روایت سے جانتے ہیں اور ''یشیءِ بہ'' کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

۱۱۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِمَامِ

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُرَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ

۱۱۴۵: باب امام کے بارے میں

۱۷۵۹: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو؛ تم سب ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَیْرُوَاحِدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَهٰذَا اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوٰی اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ هٰذَا غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا الصَّحِیْحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً۔

موسیٰ ؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے جب کہ ابوموسیٰ ؓ اور انسؓ کی احادیث غیر محفوظ ہیں۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشار رادی، سفیان سے وہ بریدہ سے وہ ابو بردہ سے ابوموسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشار نے سنائی۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ بریدہ بن ابوبردہؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ طَاعَةِ الْاِمَامِ

۱۱۴۶: باب امام کی اطاعت

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَیْزَارِبْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَیْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی عَضَلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا مَا اَقَامَ لَکُمْ کِتَابَ اللّٰہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اُمِّ حُصَیْنٍ۔

۱۷۶۰: حضرت ام حصین احمسیہ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم کا خطبہ سنا۔ آپ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگر چہ کن کٹا ہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حصین سے منقول ہے۔

۱۱۴۷: بَابُ مَاجَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

۱۱۴۷: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

۱۷۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نا

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ عَلَيْهِ وَلاَ طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

پسند کرے۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا واجب ہے۔ اور نہ ہی اطاعت کرنا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عمران بن حصینؓ اور حکم بن عمرو غفاریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۱۱۴۸: باب جانوروں کو لڑانا اور چہرہ داغنا

۱۷۶۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

۱۷۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْبَةَ وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِي يَحْيٰى وَرَوٰى اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَ جَابِرٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ.

۱۷۶۳: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۶۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

۱۱۴۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

۱۱۴۹: باب بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا

۱۷۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۷۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَاابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

پھر آئندہ سال بھی اس طرح ایک لشکر میں پیش کیا گیا۔ اسو قت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے اپنے عمّال کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں حصہ دیا جائے۔

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ حَدِيْثُ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۷۶۶: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے اسی کے مثل اسی کے ہم معنی لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور اسحٰق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۱۵۰: باب شہید کا قرض

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَهٰذَا عَنْ سَعِيْدٍ

۱۷۶۷: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جہاد اور ایمان باللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں قتل ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر تم جہاد میں شہید ہو جاؤ اور تم صابر، ثواب کے طلبگار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہنے والے ہو تو۔ پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں البتہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرائیلؑ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ محمد بن جحشؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے

الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۱۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِی الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُکِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ احْفُرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِیْ فَقُدِّمَ بَیْنَ یَدَیْ رَجُلَیْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَّجَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ وَغَیْرُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهٗ قِرْفَةُ بْنُ بُهَیْسٍ.

۱۱۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَشُوْرَةِ

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَجِیْئَ بِالْاُسَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰی وَذَکَرَ قِصَّةً طَوِیْلَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْهِ وَیُرْوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشُوْرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۱۱۵۳: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُفَادٰی جِیْفَةُ الْاَسِیْرِ

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ

وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۵۱: باب شہداء کی تدفین

۱۷۶۸: حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو۔ پھر دو، دو تین، تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو اسے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد بھی فوت ہو گئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔ اس باب میں حضرت خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے وہ ابود ہماء سے نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام قرفہ بن بہیس ہے۔

۱۱۵۲: باب مشورے کے بارے میں

۱۷۶۹: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو اور پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوایوبؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے زیادہ کسی کو مشورہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳: باب کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

۱۷۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَلٰكِنْ لَا يُعْرَفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِى الْاِسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاۃ بھی یہ حدیث حکم سے ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہوسکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی الیلیٰ فقیہ اور سچے ہیں لیکن اسناد میں وہم کر جاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

۱۱۵۴: باب جہاد سے فرار

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِىْ هُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَالْعَكَّارُ الَّذِىْ يَفِرُّ اِلٰى اِمَامِهٖ لِيَنْصُرَهٗ لَيْسَ يُرِيْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ.

۱۷۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے چھپتے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہوگئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ''فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوں۔ اور ''بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ'' عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لئے اپنے امام کیطرف بھاگ کھڑا ہو اس سے مراد لڑائی سے بھاگنا نہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ

۱۷۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن میری پھوپی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائیں۔ پس ایک شخص نے

جَاءَ تْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهُ فِیْ مَقَابِرِ نَافَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ

۱۱۵۵: باب سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا

۱۷۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْکَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۷۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع تک آئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

۱۱۵۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَیْءِ

۱۱۵۶: باب مال فئی

۱۷۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۷۴: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنونضیر کے اموال ان چیزوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خالص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ نکال لیا اور باقی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب لباس
جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۱۱۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاُمِّ هَانِيءٍ وَاَنَسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۵۸ : بَابُ مَاجَآءَ الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا

۱۱۵۷: باب مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے

۱۷۷۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کردیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۸: باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننا

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ سے جوئیں پڑنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی

فَرَخَّصَ لَهُمَا فِی قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

اجازت دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کو یہ کُرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۹ : بَابٌ

۱۷۷۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِیْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِبْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّکَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاَنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاَنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَارَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۱۵۹ : باب

۱۷۷۸ : حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں واقد بن عمرو ہوں حضرت انسؓ رونے لگے اور فرمایا تمہاری شکل سعدؓ سے ملتی ہے اور وہ بہت بڑے لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بھیجا جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر تشریف لائے، تو لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو۔ حضرت سعدؓ کے جنتی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِیْ رِمْثَةَ وَاَبِیْ جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۱۶۰ : باب مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

۱۷۷۹ : حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک شانوں تک تھے اور شانے چوڑے تھے اور آپ ﷺ کا قد نہ چھوٹا تھا اور نہ لمبا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابورمثہ اور ابوحجیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۷۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

۱۱۶۱ : باب مردوں کیلئے کُسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے

۱۷۸۰ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وحَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ﷺ نے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الْفِرَآءِ

۱۱۶۲: باب پوستین پہننا

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى سُفْيٰنُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَانَ الْحَدِيْثُ الْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ.

۱۷۸۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ سفیان وغیرہ بھی سلیمان تیمی سے وہ ابوعثمان سے اور وہ سلمان سے موقوفاً نقل کرتے ہیں یعنی انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: اسلام میں یہ بات نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے کہ مسلمان اللہ کی پیدا کردہ زینت پوشاک اور نفیس لباس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی وضع قطع اور شکل وصورت میں حسن پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے مرد وعورت کے لئے کچھ دائرے بیان کئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ (۱) مردوں پر سونا اور ریشم حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورت کے لئے سونا پہننا حلال ہے۔ استثنائی صورت میں اگر کوئی بیمار آدمی کو لاحق ہو تو ریشم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً خارش اور جوؤں کا ہونا وغیرہ اور بغیر عذر کے دو تین انگلیوں کے برابر پہننا جائز ہے جبکہ اس سے زائد حرام ہے۔ (۲) نبی کریم ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا استعمال کیا ہے۔ (۳) کسم اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۱۱۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

۱۱۶۳: باب دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بکری مرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑا اتار کر دباغت کیوں نہیں

وَسَلَّمَ لِاَ هْلِهَا اَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بواسطہ میمونہؓ اور سودہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بلا واسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہؓ دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے حضرت ابن عباسؓ نے بواسطہ میمونہؓ روایت کیا ہو اور ہوسکتا ہے۔ بلاواسطہ روایت کیا ہو۔ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ جُلُوْدِالْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا الْكَلْبَ وَ الْخِنْزِيْرَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَشَدَّدُوْا فِيْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِلْدَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ وَقَالَ اِنَّمَا يُقَالُ الْاِهَابُ لِجِلْدِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْحُمَيْدِيُّ الصَّلٰوةَ فِيْ جُلُوْدِالسِّبَاعِ.

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہوجاتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر اہل علم نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پہننے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور فرمایا ''اھاب'' سے مراد ان جانوروں کے چمڑے ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارکؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور حمیدیؒ نے بھی درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَ عْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُلَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لاَ تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَلاَ عَصَبٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَیُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ لَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَیْسَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِشَھْرَیْنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ کَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ یَذْھَبُ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ لِمَا ذُکِرَ فِیْہِ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِشَھْرَیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ ھٰذَا اٰخِرُ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ تَرَکَ اَحْمَدُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لِمَا اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ حَیْثُ رَوٰی بَعْضُھُمْ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ مِّنْ جُھَیْنَۃَ۔

اس کے پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا......الخ۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام احمد بن حسنؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبلؒ اس حدیث کے قائل تھے یعنی مردار کی کھال کے استعمال سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا پھر امام احمدؒ نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیوخ کے واسطہ سے جہینہ سے روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الابواب: مردار کی کھال، سینگ اور ہڈی اور بال سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ مطلوب ہے کیونکہ قابل استفادہ چیز کو ضائع کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کی کھال کو پاک کرنے کا طریقہ بتلایا ہے یعنی دباغت کرنا۔

۱۱۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ جَرِّ الْاِزَارِ

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ کُلُّھُمْ یُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلاَءَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسَمُرَۃَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَعَائِشَۃَ وَوُھَیْبِ بْنِ مُغْفِلٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۶۴: باب کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں

۱۷۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو تکبر سے اپنا کپڑا (یعنی شلوار یا تہبند کو) ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ، ابو سعیدؓ، ابو ہریرہؓ، سمرہؓ، ابوذرؓ، عائشہؓ، اور وہیب بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَآءِ

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلاَّلُ ثَنَا عَبْدُ

۱۱۶۵: باب عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۷۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَآءِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ لِاَنَّهُ يَكُوْنُ اَسْتَرَ لَهُنَّ.

فرمایا جوشخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی (یعنی ٹخنوں کے نیچے رکھنے کی) اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۷۸۷ . حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

۱۷۸۷: حضرت ام الحسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

۱۱۶۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الصُّوْفِ

۱۱۶۶: باب اون کا لباس پہننا

۱۷۸۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۸۸: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صوف کی موٹی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْاَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَعْرَجُ الْمَكِّيُّ

۱۷۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونیکا شرف بخشا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ علی اعرج کے بیٹے ہیں اور منکر الحدیث ہیں جبکہ حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے

صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ اَلْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ.

ساتھی ہیں ثقہ ہیں۔ ''الکمۃ'' چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

١١٦٧ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَآءِ

۱۱۶۷: باب سیاہ عمامہ

١٧٩٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریثؓ، ابن عباسؓ اور رکانہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

١٧٩١ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ عَلِيٍّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ.

۱۷۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

خلاصۃ الابواب: مردوں کے لئے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے لٹکانا حرام ہے جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنا دامن مبالغہ کے ساتھ نیچے لٹکائیں۔ (۲) آپ ﷺ نے ہر قسم کی پگڑی باندھی عموماً آپ ﷺ سفید اور سیاہ عمامہ استعمال کرتے تھے۔

١١٦٨ بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۱۱۶۸: باب سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

١٧٩٢ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٩٣ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصٌ

۱۷۹۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع

اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ ثَنَا اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

١١٦٩ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

١١٦٩: باب چاندی کی انگوٹھی

١٧٩٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٧٩٤: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اسکا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

١١٧٠ : بَابُ مَاجَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

١١٧٠: باب چاندی کے نگینے

١٧٩٥ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٧٩٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

١١٧١ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِى الْيَمِيْنِ

١١٧١: باب دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

١٧٩٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِىْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِىْ يَمِيْنِىْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَنَّهٗ تَخَتَّمَ فِىْ يَمِيْنِهٖ.

١٧٩٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر دائیں ہاتھ میں پہنی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی اپنے، داہنے ہاتھ میں پہنی تھی پھر آپ صلی علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔ لہٰذا لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ، عائشہ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح منقول ہے لیکن میں داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا ذکر نہیں۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۷: حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحٰق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۸: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ.

۱۷۹۹: حضرت حماد بن سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفرؓ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا درست ہے (۱) انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں سے پہننا درست ہے خواہ دائیں ہاتھ میں ہو یا بائیں میں۔ البتہ آپ ﷺ نے نقش کروانا پسند فرمایا ہے۔

۱۱۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۱۱۷۲: باب انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ''محمد'' (ﷺ) دوسری میں ''رسول'' اور تیسری میں ''اللہ'' لکھا ہوا تھا۔ محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

۱۸۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَاتَنْقُشُوْا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر ''محمد رسول اللہ'' نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

۱۱۷۳: باب تصویر کے بارے میں

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُصْنَعَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَاكَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ نَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰۴: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابوطلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابوطلحہؓ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا کیوں آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کپڑے میں نقش ہوں ان کی اجازت ہے۔ ابوطلحہ نے فرمایا ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

۱۱۷۴: باب تصویر بنانے والوں کے بارے میں

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِى الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِى اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اسے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابوجحیفہؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْخِضَابِ

۱۱۷۵: باب خضاب کے بارے میں

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِى الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِى الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی ختم کردو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ سے، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابوذرؓ، انسؓ، ابورمثہؓ، جہدمہؓ، ابوطفیلؓ، جابرؓ بن سمرہؓ، ابوجحیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَاغُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِىُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

۱۸۰۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۱۱۷۶: باب لمبے بال رکھنا

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَابِا لْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَاسَبِطٍ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ

۱۸۰۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے نہ زیادہ لمبے اور نہ پستہ قد۔ جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپؐ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور جب آپؐ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرح اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرح جھکاؤ ہوتا)۔ اس باب میں حضرت عائشہ، براءؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ،

حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَاُمِّ هَانِیءٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ۔

وائل حجر، جابرؓ اور ام ھانیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ اس سند یعنی حمید کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَاِنَّمَا ذَكَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

۱۸۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تک تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان احادیث میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں۔ یہ الفاظ صرف عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے نقل کئے ہیں اور یہ ثقہ حافظ ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جاندار اشیاء کی تصویر سازی کی ممانعت اور قیامت والے دن اس پر شدید وعید بیان فرمائی ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر کو گھروں میں رکھنے کی ممانعت جبکہ درخت، شجر، پہاڑ، دریا وغیرہ کی تصاویر وغیرہ بنائی جا سکتی ہیں مگر ان کو ایسے راستے پر نہ لگایا جائے جہاں یہ نمازی کو نماز میں خلل پیدا کریں (۲) بالوں کو ہر قسم کا رنگ دینا جائز ہے سوائے سیاہ رنگ کے اور بال کانوں کی لو تک یا اس سے نیچے تک رکھنا جائز ہے۔

۱۱۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

۱۱۷۷: باب روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۱۸۱۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ۔

۱۸۱۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِكْتِحَالِ

۱۱۷۸: باب سرمہ لگانا

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا

۱۸۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد[1] کا سرمہ لگایا کرو یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

---

[1] اثمد ایک سرمہ کا نام ہے جو صرف مکہ مکرمہ میں پایا جاتا ہے (مترجم)

بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۱۸۱۳: علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عباد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو اس لفظ سے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ضرور اثمد کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اُگتے ہیں۔

خلاصة الابواب: بالوں میں کنگھی کرنے میں اعتدال اختیار کیا جائے۔ (۲) سرمہ لگانے کی ترغیب دی گئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین تین مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ سرمے کے فوائد کہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

۱۱۷۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَآءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۱۷۹: باب صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء اور دوسرے یہ کہ کوئی آدمی دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے اس طرح باندھے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

(یعنی ایک چادر لے کر اسے کندھوں پر ڈالا جائے اور پھر دائیں کونے کو بائیں کندھے اور بائیں کو دائیں کندھے پر ڈال دیا جائے اور دونوں ہاتھ بھی اس میں لپٹے ہوئے ہوں)

۱۱۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

۱۸۱۵ : حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِیَةَ .

۱۱۸۰: باب مصنوعی بال جوڑنے کے بارے میں

۱۸۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے یا گدوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، معقل بن یسارؓ، ابن عباسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ

۱۸۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاوِیَةَ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ نَحْوَهٗ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ.

۱۱۸۱: باب ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۸۱۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوشی[1] پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعثاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

خلاصة الابواب: اسلام کی نظر میں لباس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک ستر عورت اور دوسرا زینت۔ اسلام نے مسلمان پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ اعضاء کو جنہیں ایک مہذب انسان فطری طور پر کھولنے میں شرم محسوس کرتا ہے چھپائے۔ اس باب میں ایسے ہی دو لباس مذکور ہیں ایک صماء۔ دوسرا احتباء۔ چونکہ یہ لباس مکمل ستر پوشی نہیں کرتے لہٰذا ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۲) عورت کا دوسرے بالوں کو جوڑ کر زینت کرنا بھی حرام ہے خواہ بال اصلی ہوں یا نقلی۔ ہمارے معاشرے میں آج کل عورت اور مرد کثرت سے یہ فعل انجام دیتے ہیں اور بیوٹی پارلر اس معاملے میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ مرد حضرات وگ استعمال کرتے ہیں جبکہ عورتوں کو گویا اس معاملے میں خاص تنبیہ ہے کہ وہ فیشن کے معاملے میں مردوں سے زیادہ حریص ہوتی ہیں۔ (۳) ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۱۱۸۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

۱۱۸۲: باب نبی اکرم ﷺ کا بستر مبارک

۱۸۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

[1] زین پوشی اس کپڑے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈالا جاتا ہے (مترجم)

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهُ لِيفٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ.

اللہ ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۸۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقُمُصِ

۱۱۸۳: باب قمیص کے بارے میں

۱۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا يُذْكَرُ فِيهِ اَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ اُمِّهِ.

۱۸۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباسوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد المؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ مروزی ہیں۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوتمیلہ سے وہ عبدالمؤمن خالد سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابوتمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

۱۸۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

۱۸۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔

۱۸۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهِ

۱۸۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبدالصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

وَقَدْرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَرْفَعْ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۸۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِیُّ نَامُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیُّ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُدَیْلٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ ابْنِ السَّکَنِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ کَانَ کُمُّ یَدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۲۲: حضرت اسماء بنت یزید السکنی انصاری رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو کلائی تک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۴ : بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

۱۱۸۴: باب نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۸۲۳ : حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ سَعِیْدِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عَمَامَةً اَوْقَمِیْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُکَ خَیْرَهٗ وَ خَیْرَمَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْنُسَ الْکُوْفِیُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِکٍ الْمُزَنِیُّ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ نَحْوَهٗ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر فرماتے "اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے لہٰذا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی کیلئے یہ بنایا گیا ہے اس کا طلبگار رہوں اور اس کے شر اور جس شر کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مزنی سے اور وہ جریر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۱۸۵: باب جبہ پہننا

۱۸۲۴ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِیَّةً ضَیِّقَةَ الْکُمَّیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۴: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ هُوَ الشَّیْبَانِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَهْدٰی دِحْیَةُ الْکَلْبِیُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَاحَتّٰی تَخَرَّقَا لَایَدْرِیْ

۱۸۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپؐ نے انہیں پہنا۔ اسرائیل جابر سے اور وہ عامر سے نقل کرتے ہیں کہ موزوں کے ساتھ جبہ بھی تھا۔ آپؐ نے یہ دونوں چیزیں پہنیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَاهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْاِسْحَاقَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَاَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهٗ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَاَخُوْاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

کسی ذبح کیے ہوئے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسحٰق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابواسحٰق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

۱۱۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ شَدِّالْاَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۱۸۶: باب دانتوں پر سونا چڑھانا

۱۸۲۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ وَاَبُوْسَعْدِ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًامِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيَّ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَاَنْفًامِّنْ ذَهَبٍ.

۱۸۲۶: حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔ میں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن اس میں بدبو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم دیا۔

۱۸۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ بْنُ بَدْرٍوَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَدْ رَوٰى سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زَرِيْنٍ وَهُوَ وَهَمٌ وَزَرِيْرٌ اَصَحُّ وَ قَدْرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ شَدُّوْااَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

۱۸۲۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے اس روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سلمہ بن زریر بھی عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوالاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن مہدی انہیں سلم بن زرین کہتے ہیں۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریر ہی ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کیلئے دلیل ہے۔

خلاصۃ الابواب : حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قمیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کرتہ کو بھی پسند فرماتے اور اس کو پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر ٹوٹ جائیں تو دوسرے بنوائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

۱۱۸۷: باب درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ

۱۸۲۸: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال

عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ.

بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ غَیْرَسَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ.

۱۸۲۹: حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کونہیں جانتے جس نے ابو الملیح کے والد کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَزِیْدَ الرِّشْکِ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۸۳۰: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی نَعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۸: باب نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَاقِبَالَانِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۸۳۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ کَیْفَ کَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا قِبَالَانِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۳۲: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو، دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمَشْیِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۱۸۹: باب ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْلِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِیُّ اَخْبَرَنَا

۱۸۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْحَارِثُ ابْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَ هُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَصْلًا.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبید اللہ بن عمرو الرقی نے یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدثین صحیح نہیں۔ کیونکہ حارث بن نبھان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جبکہ قتادہ کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

۱۱۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۱۹۰: باب ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ كُوْفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

۱۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَوْقُوْفًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۸۳۷: حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ بِاَیِّ رِجْلٍ

۱۱۹۱: باب پہلے

يَبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَ اْبِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَ اْبِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرُهُمَا تُنْزَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کس پاؤں میں جوتا پہنے

۱۸۳۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے ۔پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصة الابواب: درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت ۔(۲) آپ ﷺ کے نعلین کی کیفیت کہ آپ ﷺ تسمے والے نعلین استعمال فرماتے تھے ۔(۳) ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے جبکہ آپ ﷺ ہی سے ایک چپل پہن کر چلنا بھی ثابت ہے (۴) جوتا پہننے کے آداب کہ دائیں طرف سے ابتداء کرتے اور اتارتے وقت بائیں پاؤں سے جوتا پہلے اتارتے۔

۱۱۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَرْقِيْعِ الثَّوْبِ

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ اَبُوْيَحْيَی الْحِمَّانِیُّ قَالَا ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ هُوَ نَحْوُ مَارُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يَزْدَرِیَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَيُرْوٰی عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْاَغْنِيَآءَ فَلَمْ اَرَاَحَدًا اَكْثَرَ هَمًّا مِنِّیْ اَرٰی دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِیْ

۱۱۹۲: باب کپڑوں میں پیوند لگانا

۱۸۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا توشۂ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ صالح ابن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب احادیث نقل کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔ ''اِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ'' کا مطلب حضرت ابوہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دیکھنا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اسکی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔عون بن عبداللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اوران کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے ۔ پھر جب میں فقراء کی

وَصَحِبْتُ الْفُقَرَآءَ فَاسْتَرَحْتُ.

۱۱۹۳ :بَابُ

۱۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَآئِرَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ مَكِّیٌّ وَاَبُوْ نَجِیْحٍ اسْمُهٗ یَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ اُمِّ هَانِیْ.

۱۱۹۴ :بَابُ

۱۸۴۲ : حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیَّ یَقُوْلُ كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِیٌّ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَغَیْرُهٗ بُطْحٌ یَعْنِیْ وَاسِعَةً.

۱۱۹۵ :بَابُ

۱۸۴۳ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْسَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ.

۱۸۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْ

صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔

۱۱۹۳: باب

۱۸۴۰: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے۔

۱۸۴۱: حضرت امام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن ابو نجیح مکی ہیں۔ ابو نجیح کا نام یسار ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

۱۱۹۴: باب

۱۸۴۲: حضرت ابو کبشہ انماریؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ''بطح'' کے معنی کشادہ کے ہیں۔

۱۱۹۵: باب

۱۸۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑ کر فرمایا تہبند کی یہ جگہ ہے۔ اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے، یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴۴: حضرت ابو جعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل

الْحَسَنِ الْعَسْقَلانِيّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فَرْقَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلانِسِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَآئِمِ وَلاَ نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلاَنِيَّ وَلاَ ابْنَ رُكَانَةَ.

۱۱۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيْدِ وَالصُّفْرِ

۱۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآءَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلاَ تُتِمَّهُ مِثْقَالاً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنٰى اَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ.

۱۱۹۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

۱۸۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَاَشَارَاِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى وَاسْمُهٗ عَامِرٌ.

کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صرف ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا فرق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند قوی نہیں۔ ابوحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

۱۱۹۶: باب لوہے اور پیتل کی انگوٹھی

۱۸۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بُو پا رہا ہوں۔ پس جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا تو کسی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی اور وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔ یہ حدیث غریب ہے عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

۱۱۹۷: باب ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۴۶: حضرت ابن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی موسیٰ سے ابو بردہ بن موسیٰ مراد ہیں اور ان کا نام عامر ہے۔

۱۱۹۸: بَابٌ

۱۸۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۱۱۹۸: باب

۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضوراکرم ﷺ نے دنیا کی ناپائیداری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے صرف اس قدر مدد حاصل کرو جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ صحبت انسان پر اثر کرتی ہے۔ امراء سے صحبت دنیا سے حجت کا ذریعہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے دنیا میں خوش رہنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ اپنے سے نیچے دیکھا جائے تاکہ اللہ کی شکر گذاری کا جذبہ بیدار ہو اور دنیا کی ناپائیداری پر دل کو اشتھامت ہو۔ (۲) تہبند کو ٹخنے سے اوپر باندھنے کی ہدایت (۳) مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صرف عمامہ باندھتے تھے جبکہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھیں (۴) لوہے، پیتل اور سونے کی انگوٹھی پر حضوراکرم ﷺ کی ناراضگی اور سخت وعید ہے جبکہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوانے کی ہدایت مائی۔ (۵) حضوراکرم ﷺ کو دھاری دار چادر پسند تھی۔

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوابِ طعام
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۹۹: بَابُ مَاجَآءَ عَلٰى مَاكَانَ يَأْكُلُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِىْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهُ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُوْنُسُ هٰذَا هُوَيُوْنُسُ الْاِسْكَافُ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ.

۱۱۹۹: باب نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۴۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی (عمدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پلیٹوں میں اور نہ ہی آپ ﷺ کیلئے پتلی چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ کھانا کسی چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان معمولی دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہؓ حضرت انسؓ سے اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّالظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِىَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهٗ قَالَ فَقُلْتُ اَكَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِىٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَقَدْ كَرِهَ

۱۲۰۰: باب خرگوش کھانا

۱۸۴۹: حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرظہران میں خرگوش کو بھگایا۔ چنانچہ جب صحابہ کرامؓ اس کے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابوطلحہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کولہے کا گوشت دے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ نے اسے کھالیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپؐ نے اسے کھایا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپؐ نے اسے قبول کرلیا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، عمارؓ، محمد بن صفوانؓ (انہیں محمد بن صیفیؓ بھی کہا جاتا ہے) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ خرگوش

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَ قَالُوا اِنَّهَا تُدْمِيُ.

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

١٢٠١: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

١٨٥٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَ لَا اُحَرِّمُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا.

١٢٠١: باب گوہ کھانا

١٨٥٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن ودیعہؓ، جابرؓ اور عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اسکی اجازت دی ہے۔ جبکہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

١٢٠٢: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ

١٨٥١: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ اَلضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا اَوَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِاَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ.

١٢٠٢: باب بجّو کھانا

١٨٥١: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بجّو شکار کئے جانے والے جانوروں میں سے ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ کیا میں اسے کھالوں۔ فرمایا؛ ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ بجو کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بجّو کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت مذکور ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے وہ ابن ابی عمار سے وہ جابرؓ سے اور وہ عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِیْ اِسْمَاعِيْلَ وَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِیُّ ثِقَةٌ.

۱۲۰۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

۱۸۵۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُبْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَارَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ.

۱۲۰۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۸۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

۱۸۵۲: حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بھی ہے جو بجو کھاتا ہو۔ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا: تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسمٰعیل بن مسلم کی عبدالکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین اسمٰعیل اور عبدالکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبدالکریم وہ عبدالکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں لیکن عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

۱۲۰۳: باب گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۸۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حماد بن زید بھی عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زیاد سے زیادہ حافظ ہیں۔

۱۲۰۴: باب پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق

۱۸۵۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ اَرْضَا هُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۱۸۵۵: سعید بن عبدالرحمٰن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبدالرحمٰن اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کی نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبداللہ بن محمد ہیں۔

۱۸۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِیَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى وَاَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِیْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ذَكَرُوْا حَرْفًا وَاحِدًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ہر کچلی والے درندے، وہ جانور جسے باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ انسؓ، عرباض بن ساریہؓ، ابوثعلبہؓ، ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالعزیز بن محمد وغیرہ اسے محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور صرف ایک حصہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کو حرام قرار دیا۔

خلاصۃ الابواب: حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کھانا سادگی سے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے (۲) خرگوش کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کا فعل مبارک۔ اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض اہل علم اسے مکروہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔ گوہ، بجّو کھانے کے بارے میں بیان کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ انہیں کھایا اور نہ ممانعت فرمائی۔ اس لئے اہل علم اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں (۳) گھوڑے کا گوشت حلال ہے جبکہ پالتو گدھے کا گوشت کھانا منع ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کچلی والے جانور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

۱۲۰۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَكْلِ فِیْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

۱۲۰۵: باب کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِیْ نَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ وَرُوِیَ عَنْهُ مِنْ

۱۸۵۷: حضرت ابوثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور ابوثعلبہ سے کئی سندوں سے

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُومٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْذَكَرَهٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ.

منقول ہے۔ ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انہیں جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابوقلابہ بھی ابی اسماء سے اور وہ ابو ثعلبہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبُغْدَادِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِیْ قُدُوْرِهِمْ وَ نَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَارَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۵۸: حضرت ابوقلابہ، ابواسماء رحبی سے اور وہ ابوثعلبہ خشنیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کرلیا کرو۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مارڈالا تو کھالو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھالو اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَأْرَةِ تَمُوْتُ فِی السَّمْنِ

۱۲۰۶: باب اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو؟

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰی مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى

۱۸۵۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا یعنی اس میں حضرت میمونہؓ کا ذکر نہیں۔ ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر بھی زہری سے وہ سعید بن میتب سے وہ ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ معمر، زہری اور سعید میتب حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں خطاء

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

ہے۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ کی روایت صحیح ہے۔

۱۲۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَ كْلِ وَ الشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

۱۲۰۷: باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ.

۱۸۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جبکہ معمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَكْلِ

۱۲۰۸: باب انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

۱۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ نہیں وہ جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، کعب بن مالکؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند یعنی سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۲۰۹: باب گر جانے والا لقمہ

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ

۱۸۶۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھا لے اور

مَارَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لُيُطْعَمْهَا وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلاَّلُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لاَ تَدْرُوْنَ فِیْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پلیٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرُ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِیْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْرَوٰى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۸۶۴: حضرت ام عاصمؒ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ نبیشہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔یہ حدیث غریب ہے۔اسے ہم صرف معلّٰی بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معلّٰی بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۲۱۰: باب کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلاَ تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔لہٰذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

۱۲۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ

۱۲۱۱: باب لہسن اور پیاز کھانے کی

اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ فَلَا يَقْرَبُنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

کراہت

۱۸۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن کھایا (پہلی مرتبہ راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز، اور گندنے کا ذکر کیا) وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوایوبؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، جابر بن سمرہؓ، قرۃؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيَةَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا قَوْلَهٗ.

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَرِهَ اَكْلَ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

۱۲۱۲: باب پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

۱۸۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ابوایوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بچ جاتا اسے ابوایوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے انہیں کھانا بھیجا جس میں سے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔پس جب ابوایوبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں لہسن ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کچا لہسن کھانے سے منع کیا گیا۔مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ لہسن کا کھانا منع ہے۔مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔آپؓ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۱۸۶۹: ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریک بن حنبلؓ سے انہوں نے علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا پکے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.

شریک بن حنبل اسے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَعَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَ صْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاُمُّ اَيُّوْبَ هِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَ نْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وابوخلدة اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَاَبُوالْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ اَبُوْ خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا.

۱۸۷۰: حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں شریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ ﷺ کے لئے بعض سبزیوں سے کھانا تیار کیا۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے میرے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوبؓ حضرت ابوایوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، یزید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابوعالیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کی انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابوعالیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

۱۲۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَخْمِيْرِ الْاِ نَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۱۳: باب سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونا

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَآءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ وَ خَمِّرُوا الْاِ نَآءَ وَاَطْفِئُوْا لِمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۷۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو، برتن اوندھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَفِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

۱۸۷۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَااَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰی يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۱۴: باب دودو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت

۱۸۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵ :بَابُ مَاجَآءَ فِی اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

۱۸۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا يَحْيَی بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَی امْرَاَةِ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۲۱۵: باب کھجور کی فضیلت

۱۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمٰی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فَرِغَ مِنْهُ

۱۸۷۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاَبِیْ اَيُّوْبَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا ابْنِ زَائِدَةَ.

۱۲۱۶: باب کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

۱۸۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوجاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، ابوایوبؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَكْلِ

۱۲۱۷: باب کوڑھی کے ساتھ کھانا

مَعَ الْمَجْذُوْمِ

کھانا

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَ شْقَرُ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَشْهَرُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عُمَرَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ وَحَدِيْثُ شُعْبَةَ اَشْبَهُ عِنْدِيْ وَاَصَحُّ.

۱۸۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کرلیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یونس بن محمد کی فضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ مفضل بن فضالہ بصری ہیں جب کہ مفضل بن فضالہ دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا۔ میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشبہ اور زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۱۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

۱۲۱۸: باب مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو.

۱۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابونضرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، جھجاہ غفاری، میمونہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۷۸: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کیلئے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ پس دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کیلئے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس

بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

۱۲۱۹: باب ایک شخص کا کھانا دو کیلئے کافی ہے

۱۸۷۹ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

۱۸۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

۱۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۱۸۸۰: محمد بن بشار یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) کفار کے برتن دھو کر پاک صاف ہو جائیں تو ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۲) بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کہ اس ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے (۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا بھی برکت کے حصول کا باعث ہے۔ (۴) لقمہ گر جانے پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اسے اٹھا کر کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (۵) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ پیالے کے درمیان سے نہ کھایا جائے بلکہ اپنی طرف سے کھائے۔ (۶) لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان کو پکایا نہ جائے۔ پکانے کی صورت میں ان سے بُو ختم ہو جاتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۷) آپ ﷺ کی ہدایت کہ سوتے وقت دروازوں کو بند کیا جائے کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، برتن کو ڈھک دیا جائے اور لائٹس کو بند کر دیا جائے (۸) کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب اپنے ساتھی کے ساتھ کھائے تو اعتدال کے ساتھ کھائے یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں نہ اٹھائے اس عمل کو دوسرے پھلوں پر بھی قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً خوبانی، لوکاٹ اور آلو بخارے وغیرہ وغیرہ۔ کھجور کی فضیلت کے بارے میں کہ یہ پھل اس قدر خصوصیات اور بے پناہ خواص کا حامل ہے کہ اس کا استعمال فوائد سے خالی نہیں۔ (۹) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ (۱۰) کسی مریض کے ساتھ کھانا ہو تو اللہ کا نام لے کر کھانے میں شریک ہو جائے اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔ (۱۱) مؤمن کی یہ خوبی ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کھاتا ہے جبکہ کافر اس کے مقابلے میں کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے (۱۲) دو آدمیوں کے کھانے میں برکت کا ہونا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۲۲۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْجَرَادِ

۱۸۸۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرِ الْعَبْدِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ هٰکَذَا رَوٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ یَعْفُوْرٍ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَیُقَالُ وَقْدَانُ اَیْضًا وَ اَبُوْ یَعْفُوْرٍ الْاٰخَرُ اسْمُهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۸۸۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا.

۱۲۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَ اَلْبَانِهَا

۱۸۸۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۱۲۲۰: باب ٹڈی کھانا

۱۸۸۱: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی اس دوران ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان بن عیینہ، ابو یعفور سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری ابو یعفور سے ہی نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقد ہے انہیں وقدان بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۱: باب جلالہ[1] کے دودھ اور گوشت کا حکم

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حسن غریب ہے۔ ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کی خوراک کا اکثر حصہ نجاسات ہوں (مترجم)

ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّافِی السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

۱۲۲۲: باب مرغی کھانا

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَيَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَلاَ نَعْرِفُهٗ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ وَاَبُو الْعَوَّامِ هُوَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

۱۸۸۵: حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے زہدم سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلاَبَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِی الْحَدِيْثِ كَلاَمٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰی اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ قِلاَبَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ.

۱۸۸۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب سختیانی قاسم سے وہ ابو قلابہ سے اور وہ زہدم جرمی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْحُبَارٰی

۱۲۲۳: باب سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِيْنَةَ رَوٰی عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ وَيَقُوْلُ بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ.

۱۸۸۷: حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی فدیک سے روایت کرتے ہیں انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

۱۲۲۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَاءِ

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِیْرَةِ وَاَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ.

۱۲۲۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَ کْلِ مُتَّکِئًا

۱۸۸۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ الْاَ قْمَرِ وَرَوٰی زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ وَغَیْرُوَاحِدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَ قْمَرِ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَ قْمَرِ.

۱۲۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۱۸۹۰ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْرَوَاهُ عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا.

۱۲۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِکْثَارِ الْمَرَقَةِ

۱۸۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ

۱۲۲۴: باب بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۲۵: باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت

۱۸۸۹: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن اقمر کی روایت سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علی بن اقمر ہی سے نقل کرتے ہیں شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی بن اقمر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۶: باب نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد پسند کرنا

۱۸۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں زیادہ تفصیل ہے۔

۱۲۲۷: باب شوربا زیادہ کرنا

۱۸۹۱: حضرت عبداللہ مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَآءٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهٗ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَآءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةَ وَهُوَ اَخُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ.

فرمایا جب تم سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شوربہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا۔ تو شوربہ تو مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے؛ ہم اسے صرف محمد بن فضاء کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضاء تعبیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَزِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ اَبِیْ عَامِرِ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَاِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۹۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابوعمران جونی سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۲۸: باب ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳: حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اسطرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔
اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِنْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

۱۲۲۹: باب گوشت نوچ کر کھانا

۱۸۹۴: حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں

قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَ عَاانَا سَافِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهْشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُوَاَمْرَءُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِیُّ.

صفوان بن امیہ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زُود ہضم ہوتا ہے۔اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ایوب سختیانی بھی شامل ہیں۔

۱۲۳۰ : بَابُ مَاجَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِی اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

۱۲۳۰: باب چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت

۱۸۵۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۸۹۵: حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ چھری کے ساتھ کاٹا اور پھر اس کھایا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۳۱ : بَابُ مَاجَآءَ اَیُّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۱: باب نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا

۱۸۹۶ : حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِیْ عُبَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَيَّانَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ حَيَّانَ التَّيْمِیِّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهٗ هَرِمٌ.

۱۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔آپ ﷺ کو وہ پسند تھا۔لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جرید کا نام ہرم ہے۔

۱۸۹۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَهَّابِ بْنِ

۱۸۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات

يَحْيٰى مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهُ اَعْجَلُهَا نُضْجًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

یہ تھی کہ گوشت ایک دن کے ناغے کے ساتھ ملا کرتا تھا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہی حصہ جلدی پک جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخَلِّ

۱۲۳۲: باب سرکہ کے بارے میں

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ اُمِّ هَانِيءٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ.

۱۸۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۱۹۰۱: عبداللہ بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن حسان سے اور وہ سلیمان بن بلال سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں (یہ فرق ہے) کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا

۱۹۰۲: حضرت ام ہانی بنت ابی طالبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ

كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ.

وہ گھر جس میں سرکہ ہو سالن کا محتاج نہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ام ھانیؓ کی نقل کردہ حدیث سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ام ھانیؓ کا انتقال حضرت علیؓ کے بعد ہوا۔

خلاصۃ الابواب: سمندر کے مردار کی طرح ٹڈیوں کا حکم ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ ٹڈیاں کھانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ان کو ذبح کرنا ممکن نہیں۔ بنی ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ کے سوا سب نے روایت کیا ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے کھانے کے آداب میں یہ بیان فرمایا ہے کہ تکیہ لگا کر نہ کھایا جائے۔ یہ چیز میڈیکل سائنس کی رو سے بھی نقصان دہ ہے۔ (۳) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں کثرت سے احادیث آئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی کھانا پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ رکھے تاکہ اپنے ہمسائے کو بھی شریک کر سکے۔ (۴) گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانا چاہئے اس سے وہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہو جاتا ہے مغرب زدہ لوگ جو چھری کانٹے استعمال کرتے ہیں وہ گوشت کو فائدہ مند نہیں رہنے دیتے اگرچہ اس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْبِطِّيْخِ بِالرُّطَبِ

۱۲۳۳: باب تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا

۱۹۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۹۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں یعنی حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یزید بن رومان بھی یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

۱۲۳۴: باب ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ.

۱۹۰۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

١٢٣٥ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبْلِ

١٩٠٥ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَ انِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًامِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْامِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَابِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهُ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ.

١٢٣٥: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

١٩٠٥: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب وہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا (یعنی اونٹوں کا) دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انسؓ سے ابو قلابہ نقل کرتے ہیں۔ سعد بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

١٢٣٦ : بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

١٩٠٦ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُوْهَاشِمِ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيٰى بْنُ دِيْنَارٍ.

١٢٣٦: باب کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا

١٩٠٦: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

١٢٣٧ : بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

١٩٠٧ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْااَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَااُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ

١٢٣٧: باب کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

١٩٠٧: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار اسے

عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوْضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ.

سعید بن حویرث سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے اور پیالے کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۲۳۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

۱۲۳۸: باب کدو کھانا

۱۹۰۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَالَكِ شَجَرَةً مَااَحُبُّكِ اِلَّا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۰۸: حضرت ابوطالوت سے روایت ہے کہ میں حضرت انسؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند فرماتے تھے۔اس باب میں حکیم بن جابرؓ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۹۰۹ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلیٹ میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۲۳۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الزَّيْتِ

۱۲۳۹: باب زیتون کا تیل کھانا

۱۹۱۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَ كَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَفِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسِبُهٗ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَاقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۱۰: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زیتون کا تیل لگاؤ اور کھاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی معمر سے روایت سے جانتے ہیں اور عبدالرزاق اسے بیان کرنے میں مضطرب تھے۔کبھی وہ حضرت عمرؓ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی زید بن اسلم سے بحوالہ ان کے والد مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبْدُ

۱۹۱۱: ہم سے روایت کی ابوداؤد نے انہوں نے عبدالرزاق

الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ.

سے انہوں نے معمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَآءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِيْسٰى.

۱۹۱۲: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

۱۲۴۰: باب باندی یا غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَ دُخَانَهُ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ خَالِدٍ وَالِدُ اِسْمَاعِيْلَ اسْمُهُ سَعْدٌ.

۱۹۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کیلئے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالے اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوخالد کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

۱۲۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۲۴۱: باب کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۹۱۴: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو۔ (یعنی جہاد کرو) اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمر، انسؓ، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن عائشؓ اور شریح بن ہانیؓ بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ

۱۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

داخل ہو جاؤ گے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْعَشَآءِ

۱۹۱۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْلَى الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَآءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ عَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُوْلٌ.

۱۲۴۲: باب رات کے کھانے کی فضیلت

۱۹۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا کھانا ضرور کھایا کرو اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن علاق مجہول ہے۔

۱۲۴۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۹۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۲۴۳: باب کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

۱۹۱۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے یہ حدیث منقول ہے۔ ہشام بن عروہ کے ساتھیوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابووجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۹۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي السَّوِيَّةِ اَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ

۱۹۱۸: حضرت عکراش بن ذویبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بنومرہ بن عبید نے اپنی زکوٰۃ کا مال دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے ہاں لے گئے اور فرمایا کھانے کیلئے کچھ ہے۔ پس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں، ہم نے کھانا شروع کر دیا اور میں اپنا ہاتھ کناروں میں مارنے لگا۔ جبکہ آپ ﷺ اپنے سامنے

فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِىْ فِىْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِالرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَ رَاْسَهُ وَقَالَ يَاعِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

سے کھا رہے تھے۔آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ مبارک تھال میں گھومنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پر مل لیے اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔علاء اس حدیث میں متفرد ہیں۔اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِىَ فِىْ اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِىْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَجَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّهُ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھالیا۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تمہیں بھی کافی ہوتا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَ فِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

۱۲۴۴: باب چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِىُّ عَنْ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ

۱۹۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادارک کرنے والا ہے۔ پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز

بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کی ملامت کرے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔

١٩٢١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اعمش سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب پلایا گیا یہ بطور دوا تھا (۲) کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے گویا نبی کریم ﷺ نے تورات کی اس تعلیم کی تائید فرمائی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے کھانے سے پہلے وضو نہیں بھی کیا۔ (۳) حضور ﷺ کو زیتون اور کدو پسند تھا (۴) نوکر کو اپنے ساتھ کھانا کھلانا چاہئے۔ (۵) سلام کو پھیلانے کی ترغیب، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرو خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب۔ قرآن کریم میں لوگوں کے جنت میں نہ جانے کا سبب یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ جنت کا وارث بننے کے لئے جہاد بالکفار کرنا چاہئے۔ (۶) رات کا کھانا کھانا چاہیے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کھانا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو ترک کرنا گویا جلد بڑھاپے کو دعوت دینا ہے (۷) کھانے کے بعد ہاتھ لازماً دھونا چاہئے کیونکہ ہاتھوں پر لگی ہوئی چکنائی کیڑوں کو دعوت دیتی ہے اور اس فعل کو نہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ صرف خود کو ملامت کرے۔

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پینے کی اشیاء کے ابواب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۴۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ اَبُوْزَكَرِيَّا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَافَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۹۲۳ : اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَااَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَانَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ نَحْوَهُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۲۴۵: باب شراب پینے والے

۱۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ پس جو شخص دنیا میں شراب پینے اور اس کا عادی ہونے کی حالت میں مرجائے تو وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا (یعنی جنت کی)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہؓ ابو مالک اشعریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس اسے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۱۹۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شراب پی اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو کیچڑ کی نہر سے پلائے گا لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمرؓ) کیچڑ کی نہر کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ

عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دونوں نبی اکرمؐ سے اسی کے مثل احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۲۴۶: باب ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ حرام ہے۔

۱۹۲۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ مُوْسَى وَالْاَشَجِّ الْعَصْرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰؓ اشج عصریؓ، دیلمؓ، عائشہؓ، میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابوہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور قرۃ مزنیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلمہؓ سے بھی بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث مرفوعاً منقول ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ کئی افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابوسلمہؓ اور ابوہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہؓ اور ابن عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۲۴۷ : بَابُ مَاجَاءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

۱۲۴۷: باب جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے

۱۹۲۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی

جُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ.

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ اَحَدُ هُمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ.

روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۹۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے۔ اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔ عبداللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں ''حسوہ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابوعثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ انہیں عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

۱۲۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

۱۲۴۸: باب مٹکوں میں نبیذ بنانا

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاؤُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۲۸: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ابن عمرؓ سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ، ابوسعیدؓ سویدؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۲۴۹: باب کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ

۱۹۲۹: حضرت عمرو بن مرہ، زاذان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ''حنتمہ'' یعنی

وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْيُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۵۱: مَاجَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَاءُ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ

مٹکے'' دبّاء'' یعنی کدو کے خول اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے اور'' مزفت'' یعنی رال کے روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ علیؓ ،ابن عباسؓ ، ابوسعید،ابوہریرہؓ ،عبدالرحمٰن بن یعمرؓ ،سمرہؓ ،انسؓ ،عائشہؓ ،عمران بن حصینؓ ،عائذ بن عمروؓ ،حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: باب برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

۱۹۳۰: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ بے شک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ پس انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود،ابوہریرہؓ ،ابوسعیدؓ ،عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: باب مشک میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جبکہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم اگر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو نبیذ

غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَآءً وَنَنْبِذُهُ عِشَآءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا.

بناتے تو آپ ﷺ صبح پیا کرتے تھے۔اس باب میں حضرت جابرؓ،ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے یونس بن عبیدؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۵۲ :بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۲۵۲: باب دانے جن سے شراب بنتی ہے

۱۹۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۹۳۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے۔کھجور سے شراب ہے۔انگور سے شراب اور شہد سے شراب ہے۔(یعنی ان سب سے شراب بنتی ہے)۔اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ نَحْوَهُ وَرَوٰى اَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۹۳۴: روایت کی یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اسی حدیث کی مثل۔اور روایت کی یہ حدیث ابی حیان تیمی نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمرؓ سے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک گندم سے شراب بنتی ہے۔پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۱۹۳۵ : اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ.

۱۹۳۵: ہم کو خبر دی اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے کہ شراب گندم سے بھی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر، یحییٰ بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۹۳۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۹۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابوکثیر سحیمی، غبری ہیں اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

صَحِيْحٌ اَبُو كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ.

۱۲۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَ التَّمْرِ

۱۲۵۳: باب کچی پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانا

۱۹۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۳۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَ التَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۸: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نیز انگور اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے اور مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔
اس باب میں حضرت انسؓ ، جابرؓ ، ابوقتادہؓ ، ابن عباسؓ ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ (بواسطہ والدہ) سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۲۵۴: باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

۱۹۳۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَآءِ وَعَآئِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۹: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس سے منع کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور دیباج کا لباس پہننے سے بھی۔ یہ تم لوگوں کے لیے آخرت میں ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کیلئے دنیا میں۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۲۵۵: باب کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

۱۹۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

۱۹۴۰: حضرت انسؓ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاکَ اَشَدُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی کھڑے ہوکر کھانا بھی منع ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۱ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمِ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ جَارُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ وَالْجَارُوْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعَلّٰى يُقَالُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَالصَّحِيْحُ ابْنُ الْمُعَلّٰى.

۱۹۴۱: حضرت جارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابومسلم سے وہ جارود سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھالینا دوزخ میں جلنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ) اسے پہنچانے کی نیت نہ ہو)۔ جارود بن معلّی کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ لیکن صحیح ابن معلّی ہے۔

۱۲۵۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۲۵۶: باب کھڑے ہوکر پینے کی اجازت

۱۹۴۲ : حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِی الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ.

۱۹۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نافع سے اور ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت سے۔ عمران بن مدیر بھی یہ حدیث ابو بزری سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو بزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۹۴۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ وَمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پیا اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۴۴: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْاِ نَاءِ

۱۲۵۷: باب برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلاَثًا وَيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا.

۱۹۴۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور خوشگوار ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابوعصام سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ عزرہ بن ثابت، ثمامہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۴۶: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ.

۱۹۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد وثنا بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفروہ رہاوی ہے۔

۱۲۵۸: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

۱۲۵۸: باب دو بار سانس لیکر پانی پینا

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا

۱۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن

مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ اَقْوٰى اَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ وَاَكْبَرُ وَقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَآهُ وَهُمَا اِخْوَانٌ وَعِنْدَ هُمَا مَنَاكِيْرُ.

سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب۔ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے (یعنی امام ترمذیؒ نے) امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ محمد بن کریب، رشدین بن کریب کی بنسبت ارجح ہیں۔ میری (یعنی امام ترمذیؒ کی) رائے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ رشدین بن کریب نے حضرت ابن عباسؓ کو پایا اوران کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اوران کی منکر احادیث بھی ہیں۔

۱۲۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۱۲۵۹: باب پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے

۱۹۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے گرادو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سانس لوتو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَآءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اوراس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

۱۲۶۰: باب برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۹۵۱: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَايَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

۱۹۵۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۱۹۵۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلٰى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عِيسٰى أَمْ لَا.

۱۹۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

۱۲۶۳ : بَابُ مَاجَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشُّرْبِ

۱۹۵۵ : حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱: باب مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۲: باب اس کی اجازت

۱۹۵۳: حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسے جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔ اس باب میں حضرت ام سلیمؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۹۵۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی کبشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا (یعنی تبرکاً)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبدالرحمٰن سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۲۶۳: باب داہنے ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

۱۹۵۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَّسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

داہنی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ پس آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن بسرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۴ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

۱۲۶۴: باب پلانے والا آخر میں پیئے

۱۹۵۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۵۶: حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفٰی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۵ :بَابُ مَاجَاءَ اَیُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۵: باب مشروبات میں سے کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا

۱۹۵۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ هٰكَذَا رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَالصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی بواسطہ معمر زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہی ہے جو زہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۹۵۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ وَهٰكَذَا رَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ .

۱۹۵۸: حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر، زہری سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور دین اور دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان اور معاشرے کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے۔ ایک محقق کہتا ہے کہ شراب سے بڑھ کر انسانیت کو کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ نبی کریم ﷺ نے اُمتِ مسلمہ کو اس سے بچانے کے لئے جامع تعلیم دی ہے اور اس کا ہر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ لہٰذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر ہے خواہ اس کا کوئی سا بھی نام رکھ لیا جائے۔ اس کی قلیل مقدار ہو یا کثیر خواہ کسی برتن میں بنائی جائے اس کے پینے پلانے والے، بنانے والے، اسے پہنچانے والے سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (۲) سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۳) کھڑے ہو کر پانی پینے کی اگر چہ اجازت ہے مگر اہل علم کے نزدیک بیٹھ کر پینا زیادہ افضل ہے۔ پانی پینے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ برتن میں سانس نہ لیا جائے اور تین سانس میں پانی پیا جائے۔ (٦) پلانے والا خود آخر میں پئے اور اس کا آغاز محفل میں دائیں جانب سے کیا جائے۔

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا بَهْزُ ابْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَبَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ الْقُشَیْرِیُّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ بَهْزِبْنِ حَکِیْمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَرَوٰی عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

۱۲۶۶: باب ماں باپ سے حسن سلوک

۱۹۵۹: حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون بھلائی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمہاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمہارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ اور ابو درداءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

۱۲۶۷: بَابُ مِنْهُ

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِیْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَکَتَ

۱۲۶۷: باب

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر

عَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِاسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ الشَّیْبَانِیُّ وَشُعْبَۃُ وَغَیْرُوَاحِدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِوَجْہٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْعَمْرٍو الشَّیْبَانِیُّ اسْمُہٗ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ.

نبی اکرم ﷺ خاموش ہوگئے۔اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔شیبانی ،شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اس حدیث کو ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔بواسطہ ابوعمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۱۲۶۸ : بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ

۱۲۶۸: باب والدین کی رضامندی کی فضیلت

۱۹۶۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ اِمْرَاَۃً وَ اِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلاَقِھَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُاَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ اِنَّ اُمِّیْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَبِیْبٍ.

۱۹۶۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہٰذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔سفیان (راوی) کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۹۶۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ (یعنی ناراضگی) والد کی ناراضگی میں ہے۔

۱۹۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَھٰذَا اَصَحُّ وَھٰکَذَا رَوٰی اَصْحَابُ شُعْبَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا وَلاَ نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَہٗ غَیْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَۃَ وَ خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَۃٌ مَاْمُوْنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ مَارَاَیْتُ بِالْبَصْرَۃِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلاَ بِالْکُوْفَۃِ مِثْلَ

۱۹۶۳: یعلی بن عطاءؒ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلیٰ بن عطاء وہ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو اور یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔میں (امام ترمذیؒ) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی نہیں دیکھا۔اس باب میں حضرت

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۶۹ :بَابُ مَاجَآءَ فِىْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۹: باب والدین کی نافرمانی

۱۹۶۴ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرِيْرِىُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْابَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِاَوْقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْبَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ.

۱۹۶۴: حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہوجائیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

۱۹۶۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِاَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهُ فَيَشْتُمُ اُمَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

۱۲۷۰: باب والد کے دوست کی عزت کرنا

۱۹۶۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّالْبِرِّاَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۹۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اس باب میں ابواسید سے بھی حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۲۷۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بِرِّ الْخَالَةِ

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَیْه ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۷۱: باب خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

۱۹۶۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے۔اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا فَهَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَالْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ.

۱۹۶۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہؐ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے ،کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔عرض کیا نہیں۔آپؐ نے فرمایا خالہ۔عرض کیا ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔اس باب میں حضرت علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ حَفْصٍ هُوَابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ.

۱۹۶۹: ابن ابی عمر،سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقہ سے وہ ابوبکر بن حفص سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔یہ حدیث ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ابو بکر بن حفص،ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۲۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دُعَاءِ الْوَالِدَیْنِ

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَکَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ نَحْوَ حَدِیْثِ هِشَامٍ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْرَوٰی عَنْهُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ غَیْرَ حَدِیْثٍ.

۱۲۷۲: باب والدین کی دعا

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ایک مظلوم کی بددعا،دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کیلئے بددعا۔حجاج صواف یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے ہشام ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور ابوجعفر،ابو جعفر موذن ہیں۔ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۲۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ

۱۹۷۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَجْزِیْ وَلَدٌوَالِدًااِلَّااَنْ یَجِدَهٗ مَمْلُوْکًافَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَقَدْرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَیْلٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ.

۱۲۷۳: باب والدین کا حق

۱۹۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی راوی بھی یہ حدیث سہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَطِیْعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَاثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَکٰی اَبُو الدَّدَّادِ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَیْرُهُمْ وَ اَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَامِنَ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجُبَیْرِبْنِ مُطْعِمٍ حَدِیْثُ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادِ اللَّیْثِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ کَذَاقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ مَعْمَرٍ خَطَاٌ.

۱۲۷۴: باب قطع رحمی

۱۹۷۲: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو شخص اسے ملائے گا یعنی صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا یعنی قطع رحمی کرے گا میں اسے کاٹوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسلمہ سے وہ ردّاد لیثی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث میں غلطی ہے۔

۱۲۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی صِلَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا بَشِیْرٌ اَبُوْاِسْمَاعِیْلَ وَفِطْرُبْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیءِ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِیْ اِذَا

۱۲۷۵: باب صلہ رحمی

۱۹۷۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی کرنیوالا وہ نہیں جو کسی قرابت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحم وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔ یہ

انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ.

حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَوَ نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۷۴: حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

۱۲۷۶: باب اولاد کی محبت

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي سُوَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَي ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ الْاَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

۱۹۷۵: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے پھلوں سے ہو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں اور عمر بن عبدالعزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۱۲۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۲۷۷: باب اولاد پر شفقت کرنا

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَوَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ اَوِالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَاقَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

۱۲۷۸: باب لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ الْاَعْشَى عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوْبِنْتَانِ اَوْاُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

۱۹۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

۱۹۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَكُونُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوسَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُبْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ وَقَدْزَادُوافِي هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا.

۱۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹ : حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَعَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًامِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِبْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَابَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت

وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے دن یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَ اَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ حَدِيْثٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَنَسٍ.

۱۹۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جبکہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔

۱۲۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الْيَتِيْمِ وَكَفَالَتِهٖ

۱۲۷۹: باب یتیم پر رحم اور اس کی کفالت کرنا

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۱۹۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بلاشک وشبہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل (یعنی گناہ) کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ابوعلی رجبی ہے۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ اَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۸۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں یتیم کی اس طرح کفالت کرنے والا ہوں اور پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ یعنی شہادت اور بیچ والی انگلی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور ماں کو اس معاملے میں باپ پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں ہے مگر یہ کہ وہ شرک یا معصیت کا حکم نہ دیں۔ حتیٰ کہ اپنے والد

کے دوست کی بھی عزت واحترام کرنا چاہئے اسی طرح فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہے۔(۳) انسان کو والدین کی بددعاء سے بچنا چاہئے کیونکہ فرمانِ نبویؐ کے مطابق ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۴) انسان اپنے والدین کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اسے آزاد کرا دے۔(۵) قطع رحمی کی سخت ممانعت اور صلہ رحمی کرنے والوں کو چاہئے کہ نیکی کرنے والوں سے ہی صلہ رحمی نہ کرے بلکہ جو ان سے قطع رحمی کرے ان سے بھی صلہ رحمی سے پیش آئے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔(۶) اولاد کی محبت انسان کو بزدل، بخیل بنادیتی ہے اس کا اشارہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ایک نواسے کو لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمھارا کام بخیل بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اولاد کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔(۷) والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد پر بے قدرے شفقت، عدل اور محبت سے پیش آئے۔ تاہم اس معالے میں لڑکیوں کو کسی قدر فضیلت حاصل ہے کہ ان سے محبت وشفقت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا کہ جو بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اس نے اس پر صبر کیا اس کے لئے جنت ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ پہلو قدرے انجان ہے لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک نہیں کرتے اس لئے مغرب زدہ این جی اوز ہمارے اس پہلو پر زیادہ وار کرتے ہیں۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے خطبات میں اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ عوام کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

۱۲۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الصِّبْیَانِ

۱۹۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ جَآءَ شَیْخٌ یُرِیْدُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ یُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَزَرْبِیٌّ لَهٗ اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَغَیْرِهٖ.

۱۹۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ شَرَفَ کَبِیْرِنَا.

۱۹۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ

۱۲۸۰: باب بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی کی حضرت انس بن مالکؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔

۱۹۸۵: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔

۱۹۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد

الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ اَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِثْلِنَا.

بن اسحٰق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ وہ ہم میں سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ ''ہم میں سے نہیں'' یعنی ہماری مانند نہیں۔

۱۲۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۲۸۱: باب لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَايَرْحَمُ النَّاسَ لَايَرْحَمُهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۹۸۷: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهٖ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهٗ عَلَيْهِ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ حَدِيْثٍ.

۱۹۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد راوی ہیں۔ ابوزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمٰن کی شاخ ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۹۹۰ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَثَوْبَانَ.

۱۹۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۲: باب نصیحت کے بارے میں

۱۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دین نصیحت ہے تین مرتبہ فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس کیلئے ۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کیلئے ۔یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابو یزید بواسطہ والد ثوبان سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۹۱: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے ،زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کی بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۹۹۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ.

۱۲۸۳: باب مسلمان کی مسلمان پر شفقت

۱۹۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے ۔لہٰذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے، ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے ۔تقویٰ یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے بُرے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے ۔یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۹۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْآةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

۱۹۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے دور کر دے یعنی اسے بتائے۔ یحییٰ بن عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

۱۲۸۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

۱۲۸۴: باب مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِی الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِی الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ.

۱۹۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کر دیں گے۔ اور جو کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی وسہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کریں گے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے وہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

۱۲۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۲۸۵: باب مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ النَّهْشَلِیِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ اَبِیْ بَكْرٍ التَّيْمِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۹۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کر دے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٨٦ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

١٩٩٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَ يَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ هِنْدِ الدَّارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۶: باب ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بات نہ کرنا حلال نہیں۔ اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھران دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ اور ابوہند داریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٨٧ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُوَاسَاةِ الْاَخِ

١٩٩٨ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّاقَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْقَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَقَالَ اِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ.

۱۲۸۷: باب مسلمان بھائی کی غم خواری

۱۹۹۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعد بن ربیع کا بھائی بنادیا۔ سعدؓ نے کہا آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کردوں اور میری دو بیویاں ہیں لہٰذا میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتادو۔ انہیں بازار کا راستہ بتایا گیا۔ جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے انہوں نے منافع کے طور پر کمایا تھا۔ اس کے بعد (ایک دن) نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے۔ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے۔ عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ گٹھلی بھر سونا: تین اور ثلث درہم یعنی 3.1/3 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔ مجھے (یعنی امام ترمذیؒ کو) امام احمد بن حنبل کا یہ قول اسحٰق بن منصور نے اسحٰق

کے حوالے سے بتایا ہے۔

۱۲۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغِيْبَةِ

۱۹۹۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْغِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَايَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَااَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِاغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۸: باب غیبت

۱۹۹۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے: فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو جو واقعی اس میں ہے تو غیبت ہے ورنہ تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہؓ ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۸۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَسَدِ

۲۰۰۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۲۸۹: باب حسد

۲۰۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ قطع تعلق کرو اور کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو، اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ زبیر بن عوامؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۲۰۰۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا اور وہ اس کے حق کو ادا کرتا ہے (یعنی پڑھتا ہے) رات میں اور دن کے وقتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی اس کے ہم معنیٰ حدیث مروی ہے۔

۱۲۹۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۰۰۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۱۲۹۰: باب آپس میں بغض رکھنے کی برائی

۲۰۰۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۱۲۹۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۲۰۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۲۹۱: باب آپس میں صلح کرانا

۲۰۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ محمود نے اپنی روایت میں (لَا يَحِلُّ) کی جگہ ''لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ'' کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور اس میں حضرت اسماء کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوکریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۰۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَا خَيْرًا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۰۴: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ اچھی بات کہنے والا اور اچھائی کو فروغ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: یتیم کی کفالت اور اس پر رحم کرنا جنت میں داخلے کا سبب اور اس پر ظلم اور اس کا مال کھانا جہنم جانے کا باعث بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ان الذین یاکلون اموال الیتمی ...) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ (۲) بچوں پر شفقت ومحبت سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) لوگوں پر رحم کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ یہ انسان کی بدبختی ہے کہ اس سے رحم کا جذبہ چھین لیا جائے۔ (۴) دین تو ایک نصیحت ہے تمام مسلمانوں کے لئے خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا عام مسلمان۔ بہترین مسلمان اس کو گردانا گیا ہے جس سے دوسرے مسلمان ان کا جان و مال عزت وحرمت محفوظ ہو۔ (۵) ایک مسلمان کو دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ جو دنیا میں کسی مسلمان کی تنگی وتکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائیں گے (۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ اعراض کرے اور ان دونوں میں سے سلام میں ابتدا کرنے والا بہتر ہے۔ جبکہ بدتر انسان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت اور چغل خوری کرے اور اس سے حسد کرے۔ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ لڑنے والوں میں صلح کرانے والا کی فضیلت ہے حتی کہ وہ اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ تین باتوں کے علاوہ جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ ایک خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے درمیان جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكَلِيُّ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَكَرَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۹۲: باب خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵: حضرت ابوصرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے اور جو کوئی کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ الْجِوَارِ

۲۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ وَبَشِيْرٍ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِيْ اَهْلِهٖ فَمَاجَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۲۹۳: باب پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو گوشت (ہدیہ) بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھا)۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِحَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِوَاَبِىْ شُرَيْحٍ وَاَبِىْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اور احسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، مقداد بن اسودؓ، ابوشریحؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ مجاہد سے بھی ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِحَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.

۲۰۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُ هُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُ هُمْ لِجَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ.

۲۰۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کیلئے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۲۹۴: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ

۱۲۹۴: باب خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِبْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَايُكَلِّفْهُ مَايَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۱۰: حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ام سلمہؓ، ابن عمرؓ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْتَكَلَّمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ فِىْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۰۱۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوایوب سختیانی اور کئی راوی فرقد سبخی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

۱۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

۱۲۹۵: باب خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّاقَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَاقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ.

۲۰۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے مگر یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرنؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی نعم، عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْكًالِىْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِىْ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍفَالْتَفَتُّ فَاِذَااَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِىْ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ.

۲۰۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جان لو ابومسعود، جان لو، ابومسعود میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

۱۲۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ اَدَبِ الْخَادِمِ

۱۲۹۶: باب خادم کو ادب سکھانا

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ

۲۰۱۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لینا چاہیے۔ ابو ہارون

اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهٗ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَازَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ حَتّٰى مَاتَ.

عبدی، عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابو ہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

۱۲۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعَفْوِعَنِ الْخَادِمِ

۱۲۹۷: باب خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا.

۲۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں: آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہر روز ستر مرتبہ'' یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب اسے ابو ہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَوَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۰۱۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی سند سے اسی کے ہم معنیٰ اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی اور خیانت کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ خیانت کو منافق کی ایک علامت خیال کیا گیا ہے دھوکہ دینے کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں'' ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔ (۲) پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک ایمان کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے'' (۳) خادم سے حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے اس کا کھانا لباس اور اس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اگر خود انسان پر آجائے تو اسے ناگوار گذرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص پر حد جاری فرمائیں گے جو اپنے خادم یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا۔ خادم کو معاف کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق ہر روز ستر مرتبہ بھی خواہ معاف کرنا پڑے تو کرو۔

۱۲۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَدَبِ الْوَلَدِ

۱۲۹۸: باب اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِنْ اَنْ

۲۰۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ

يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوْفِيُّ لَيْسَ عِنْدَاَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَايُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُبَصْرِيٌّ يَرْوِىْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهٖ وَهُوَاَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے معروف ہے۔ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابو عمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ اثبت ہیں۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ اَبِىْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌوَلَدًامِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عَمْرِوبْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِىْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۱۸: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر انعام نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عامر بن ابو عامر خزار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۲۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

۱۲۹۹: باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ.

۲۰۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِى الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

۱۳۰۰: باب محسن کا شکریہ ادا کرنا

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَايَشْكُرِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى ح

۲۰۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کا شکرادانہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکرادانہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

۱۳۰۱: باب نیک کام

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

۲۰۲۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک بن ولید حنفی اور نصر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

۱۳۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِنْحَةِ

۱۳۰۲: باب عاریت دینا

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى

۲۰۲۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا ورق کا منیحہ دیا (یعنی رعاریت دی) یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابواسحق کی روایت سے۔ ابواسحق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی

مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ اَوْهَدٰى زُقَاقًا اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ وَهُوَ اِرْشَادُ السَّبِيْلِ.

حدیث منقول ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ''هدٰی زقاقا'' کا مطلب راستہ دکھانا ہے۔

۱۳۰۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

۱۳۰۳: باب راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

۲۰۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دے گا۔ اور اس کو بخش دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو برزہؓ، ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۴ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

۱۳۰۴: باب مجالس امانت کے ساتھ ہیں

۲۰۲۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ.

۲۰۲۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

۱۳۰۵: باب سخاوت کے بارے میں

۲۰۲۶ : حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَااَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِيْ قَالَ نَعَمْ لَاتُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَاتُحْصِيْ فَيُحْصٰى

۲۰۲۶: حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ زبیرؓ ہی کی کمائی سے ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دے سکتی ہو بلکہ مال کو روک کے نہ رکھو۔ ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت

عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اسے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبداللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبداللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُوْلِفَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت سے اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبُخْلِ

۱۳۰۶: باب بخل کے بارے میں

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَاتَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسٰى.

۲۰۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن میں یہ دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بداخلاقی ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۲۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فریب کرنیوالا، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِبْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن بھولا اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر (بدکار) دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ

۱۳۰۷: باب اہل وعیال پر خرچ کرنا

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۱: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَبِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کیلئے اپنی سواری پر یا اپنے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس شخص سے زیادہ ثواب کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت ومشقت کرنے سے بچالیتا ہے اور انہیں اس کے ذریعے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۱۳۰۸: باب مہمان نوازی کے بارے میں

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

نے پوچھا پرتکلف مہمانی کب تک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک پرتکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِىَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ لَا يَثْوِىْ عِنْدَهُ يَعْنِى الضَّيْفُ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهُ يُحْرِجَهُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۲۰۳۴: حضرت ابوشریح کعبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن تک اور پرتکلف ضیافت ایک دن و رات تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ حرج کے معنی یہ ہیں کہ مہمان میزبان کے پاس اتنا طویل نہ ٹھہرے کہ اس پر شاق گزرنے لگے۔ اور حرج میں ڈالنے سے مراد یہی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ مالک بن انسؒ اور لیث بن سعدؒ بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کعبی عدوی ہیں ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

۱۳۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِى السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

۱۳۰۹: باب یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

۲۰۳۵: حضرت صفوان بن سلیم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۰۳۶: ہم سے روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اسی کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوغیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع

مُطِيعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

کے مولیٰ ہیں۔ پھر ثور بن یزید شامی اور ثور بن یزید مدنی ہیں۔

۱۳۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبِشْرِ

۱۳۱۰: باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے سے ملنا

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي اِنَاءِ اَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہوکر) ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۱۳۱۱: باب سچ اور جھوٹ

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّ الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو۔ بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَاَقَرَّ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا

۲۰۳۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون اس میں

الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ۔

منفرد ہیں۔

خلاصۃ الابواب: باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ صدقہ خیرات میں لگا رہے۔(۲) ہدیہ وتحائف کا تبادلہ کرنا چاہئے اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔(۳) اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ رب کا شکر گذار بندہ بن جاتا ہے۔(۴) معمولی نیکیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے مثلاً اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا، لڑائی سے روکنا، بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا، راستے سے پتھر، کانٹے وغیرہ ہٹا دینا، حتی کہ پانی پلانا بھی نیکی ہے(۵) سخاوت کی فضیلت اور مال کو روکنے کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ سخی کو پسند کرتا اور بخیل کو ناپسند فرماتا ہے۔ حتی کہ بخیل کے لئے ہے کہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اصل میں سخاوت اور بخیل یہ دو اوصاف ہیں جو معاشرے میں بھلائی اور بُرائی کے گویا مرکز ہیں۔ بخیلی معاشرے میں مفاد پرستی اور خود غرضی کو ترجیح دیتی ہے جبکہ سخاوت ایثار اور محبت واخوت کو جنم دیتی ہے۔(۶) اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہترین دینار ہے جو کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔(۷) مہمان کی تکریم ایمان کی علامت ہے مہمانی کے آداب میں یہ بھی ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگی محسوس نہ کرے۔ مہمان اور میزبان کو اس معاملے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔(۱ یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والے کو گویا مجاہد قرار دیا گیا ہے یتیم اور بیوہ معاشرے کے دو ستم زدہ افراد ہوتے ہیں معاشرہ نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں طبقات کسمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں یا لوگوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے ان طبقات سے حسن وسلوک کو نیکی کا اعلیٰ درجہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس معاملے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے معاشروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں یہ دونوں طبقات بری حالت میں گذر بسر کرتے ہیں۔(۹) سچ کو لازم پکڑنا چاہئے کیونکہ یہ انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے جبکہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفُحْشِ

۱۳۱۲: باب بے حیائی کے بارے میں

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَاكَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۲۰۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا

۲۰۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں

وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

۱۳۱۳: باب لعنت بھیجنا

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۴۲: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت ،غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۴۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعن کرنے والا، کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْرَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

۲۰۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو پابند حکم ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۱۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۱۳۱۴: باب نسب کی تعلیم

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس لیے کہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا اپنے گھر والوں میں محبت کا موجب، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر (یعنی

مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ يَعْنِيْ بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ.

عمر بڑھنے) کا موجب ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔اور ''منسأۃ'' کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

۱۳۱۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۱۳۱۵: باب اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَادَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْاِفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ.

۲۰۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور ان کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۱۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الشَّتْمِ

۱۳۱۶: باب گالی دینا

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَامَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَآءَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۲۰۴۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حفری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ

۲۰۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی

اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِىْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دینا فسق (یعنی گناہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ حدیث عبداللہؓ سے سنی تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

۱۳۱۷: باب اچھی بات کہنا

۲۰۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِىَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: یہ کس کیلئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۱۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

۱۳۱۸: باب نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّىَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِى الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۵۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (یعنی غلام یا باندی) کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ وَ رَجُلٌ يُنَادِىْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَاَبُوْ الْيَقْظَانِ اِسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

۲۰۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ''قیامت کے دن'' بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔ دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

۱۳۱۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنَ ابْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَاکُنْتَ وَاتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنَ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ.

۱۳۱۹: باب لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفیان سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں وکیع بھی سفیان سے وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۳۲۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ

۲۰۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَیْدٍ یَذْکُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْیَانَ قَالَ قَالَ سُفْیَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَظَنٌّ لَیْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِیْ یَظُنُّ ظَنًّا وَیَتَکَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ لَیْسَ بِاِثْمٍ فَالَّذِیْ یَظُنُّ وَلَا یَتَکَلَّمُ بِهٖ.

۱۳۲۰: باب بدگمانی کے بارے میں

۲۰۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمِزَاحِ

۲۰۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْوَضَّاحِ الْکُوْفِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اَنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَااَبَا عُمَیْرٍ مَافَعَلَ النُّغَیْرُ.

۱۳۲۱: باب مزاح کے بارے میں

۲۰۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُبْنُ حُمَيْدِ الضُّبَيْعِيُّ.

۲۰۵۷: ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے شعبہ انہوں نے ابی تیاح اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّي لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا اِنَّمَا يَعْنُوْنَ اَنَّكَ تُمَازِحُنَا.

۲۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ " تُدَاعِبُنَا " کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح کرتے ہیں۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ.

۲۰۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دو کانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِالنَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۰: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۳۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِرَاءِ

۱۳۲۲: باب جھگڑے کے بارے میں

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ

۲۰۶۱: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور جو شخص خوش اخلاق ہوگا اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے

وَرْدَانَ عَنْ اَنَسٍ.

جانتے ہیں اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کرو۔ جسے تم پورا نہ کرسکو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

۱۳۲۳: باب حسن سلوک

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَاقُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّالنَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْوَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ کا یہ بیٹا (یا فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ بدترین شخص وہ ہے جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

۱۳۲۴: باب محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَاوَاَبْغِضْ

۲۰۶۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں

بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّاعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهُ.

بھی میانہ روی ہی رکھو کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہی تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ایوب سے بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔ حسن بن ابی جعفر بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی ضعیف ہے۔ حسن بھی اپنی سند حضرت علیؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ پر موقوف ہے۔

۱۳۲۵ :بَابُ مَاجَآءَ فِى الْكِبْرِ

۱۳۲۵: باب تکبر کے بارے میں

۲۰۶۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهُ يُعْجِبُنِىْ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِىْ حَسَنًا وَنَعْلِىْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۷: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے جبکہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِى الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَااَصَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۸: حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچا لے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن

غریب ہے۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنُ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِيَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ الْكِبْرِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۹: حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے راویت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا۔ موٹی چادر لباس کے طور پر استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جس نے یہ کام کئے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ حیاء انسان کی بہترین خصلت ہے جس سے مؤمن کو لازماً متصف ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامت ہے جس سے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں تو یہ ممکن ہے کہ انسان کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچ جائے مگر بالآخر انسان اس سے بھلائی ہی پائے گا۔ یہ معاشرے میں خیر کی ضامن ہے جبکہ فحش گوئی و بے حیائی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (۲) ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک برائی ہے کہ ایک دوسرے پر معمولی باتوں پر لعنت و ملامت کرنا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اس رویے کو معاشرے میں پنپنے نہ دیا جائے، حتی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! طعن، لعنت، بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔ یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ایسے رویوں کو جنم دے رہے ہیں ان کی سخت مذمت کرنا چاہئے۔ (۳) اپنے رشتہ داروں اہل عیال سے حسن سلوک عمر، مال اور محبت کے بڑھنے کا مؤجب ہے۔ (۴) اپنے بھائی کے لئے پس پشت خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور اس کے لئے دعا گو رہنا بندہ کو ربّ کی نظر میں صاحب فضیلت بنا دیتا ہے۔ اس کی یہ دعاء جتنی جلدی قبول ہوتی ہے گویا کہ دوسری دعاء اس کے مقابل نہیں۔ (۵) گالی دینا فسق کی علامت اور لڑائی جھگڑے میں اس کی ابتداء کرنے والے پر اس کا تمام تر الزام ڈالا جائے گا۔ (۶) مالک کے ساتھ ساتھ رب کے حقوق بھی ادا کرنے والا قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر ہوگا۔ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور پانچوں نمازوں کے لئے اذان دینے والا صاحب فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ (۷) لوگوں سے اچھا گمان رکھنا چاہئے بدگمانی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اس کو زبان پر لانا تو گویا گناہ ہے۔ (۸) سچا مزاح جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث اس پر ہیں۔ (۹) معاشرے میں تنزل کا سبب باہمی جھگڑے ہوتے ہیں لہٰذا اسلامی تعلیمات میں ایک مؤمن کے لئے یہ خاص تعلیم ہے کہ وہ جھگڑے سے پرہیز کرے ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ مؤمن کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ جھوٹا، مزاح جھوٹا وعدہ اور جھگڑا نہیں کرتا۔ انسان کو باہمی تعلقات میں اعتدال اور میانہ روی رکھنا چاہئے کیونکہ انسان کبھی ایک دوسرے کے دشمن اور کبھی دوست ہوتے ہیں اس لئے دوستی و دشمنی میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۱۰) تکبر کی مذمت۔ تکبر صرف اللہ کو.........ہے انسان کے لئے تکبر اس کی تباہی کا سامان اور دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔

۱۳۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ الْمَمْلَکِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلَ فِی الْمِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِی هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِیْکٍ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ ثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَایُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِمَایُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْدِیِّ. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا اَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی.

۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گو شخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

۱۳۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

الرَّجُلُ اَمُرُّبِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ فَیَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِیْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِی اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْیُرَ عَلَیْکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِکِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِیُّ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اَقْرِهٖ یَقُوْلُ اَضِفْهُ وَالْقِرٰی الضِّیَافَةُ.

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپؐ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ ''اقرہ'' کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ''قریٰ'' ضیافت کے معنیٰ میں ہے۔

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَیْعٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُ وْا فَلَا تَظْلِمُوْا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۴: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ زِیَارَةِ الْاِخْوَانِ

۱۳۲۸: باب بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَیْنُ بْنُ اَبِیْ کَبْشَةَ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ السَّدُوْسِیُّ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْزَارَ اَخًا لَهٗ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ عِیْسَی بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا مِّنْ هٰذَا.

۲۰۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسنام کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَیَاءِ

۱۳۲۹: باب حیاء کے بارے میں

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَعَبْدُ

۲۰۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الرَّحِيْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍونَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِى النَّارِ وَفِى الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِى التَّأَنِّىْ وَالْعَجَلَةِ

۱۳۳۰: باب آہستگی اور عجلت

۲۰۷۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ نَانُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۷۷: حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَانُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ نَصْرِبْنِ عَلِيٍّ.

۲۰۷۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے۔

۲۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْاَشَجِّ الْعَصَرِيِّ.

۲۰۷۹: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدقیس کے قاصد اشج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا (یعنی جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُالْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْتَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۰۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور انہیں حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۳۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ الرِّفْقِ

۲۰۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنِ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۳۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

۲۰۸۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِیْدٍ.

۱۳۳۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُلُقِ النَّبِیِّ ﷺ

۲۰۸۳ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَهٗ وَلَا لِشَیْءٍ تَرَکْتُهٗ لِمَ تَرَکْتَهٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَامَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِیْرًا وَلَا شَیْئًا کَانَ اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَآءِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۱۳۳۱: باب نرمی کے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: باب مظلوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۳۳: باب اخلاق نبوی ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ''اُف'' تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور براءؓ سے بھی

صَحِيْحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاأَبُوْ دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

۲۰۸۴: حضرت ابوعبداللہ جدلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المؤمنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کردیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

خلاصۃ الابواب: اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سا درجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بداخلاقی اور فحش گوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے لوث ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال و میانہ روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات زبان، رویے میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جلد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میانہ روی نبوّت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویے کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں لچک پیدا نہیں کرسکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کرلیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعاء کرے گا تو وہ اپنے ربّ کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور ربّ کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور پردہ حائل کردیتا ہے۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپؐ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُسْنِ الْعَهْدِ

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَاحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِيْ أَنْ أَكُوْنَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے

ذَاکَ الْاِلْكَثْرَةِ ذِكْرِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَاوَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَاصَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی کسی سہیلی کو تلاش کرتے اور اس کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

۱۳۳۵: باب بلند اخلاق

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَامُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ثَنِيْ عَبْدُرَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَلثَّرْثَارُ هُوَكَثِيْرُالْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَالَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُوْاعَلَيْهِمْ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۲۰۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچ سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے ''مُتَفَيْهِقُوْنَ'' کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ''اَلثَّرْثَارُ'' بہت کلام کرنے والا۔ ''مُتَشَدِّق'' گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں عبدربہ بن سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۱۳۳۶: باب لعن وطعن

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

۲۰۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

۱۳۳۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا وَلَاتُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیَهُ قَالَ لَاتَغْضَبْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَسُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حُصَیْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِیُّ.

۲۰۸۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْ انَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُّ نَاسَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ ثَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَهُوَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَآءَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۳۳۷: باب غصہ کی زیادتی

۲۰۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھایئے لیکن زیادہ نہ ہوتا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح پوچھا اور آپؐ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور سلیمان صردؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۸۹: حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو ضبط کر لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۳۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجْلَالِ الْکَبِیْرِ

۲۰۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَایَزِیْدُ بْنُ بَیَانٍ الْعُقَیْلِیُّ ثَنَا اَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ یُکْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هٰذَا الشَّیْخِ یَزِیْدَ بْنِ بَیَانٍ وَاَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِیُّ اٰخَرُ.

۱۳۳۸: باب بڑوں کی تعظیم

۲۰۹۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کیلئے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن بیان اور ابورجال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۳۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُتَهَاجِرَیْنِ

۲۰۹۱ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ فِیْهِمَا لِمَنْ لَا

۱۳۳۹: باب ملاقات ترک کرنے والوں

۲۰۹۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ البتہ ایسے دو آدمی جو

يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْاهٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِي بَعْضِ الْحَدِيْثِ ذَرُوْاهٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا وَ مَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

آپس میں (ناراض ہوکر) جداہو گئے ہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ "مُتَهَاجِرَيْن" "قطع تعلق کرنے والے"۔ یہ اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔

خلاصۃ الابواب: مردکو باوفا ہونا چاہئے کیونکہ نیک عورت دنیا کی قیمتی متاع ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کو یاد کرنا آپ ﷺ کی وفا کا مظہر ہے۔(۲) اعلیٰ اخلاق والے نبی کریم ﷺ کے قریب اور بداخلاق آپ ﷺ سے دور ہیں۔ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کی علامت جبکہ بے سوچے سمجھے بے تکان بولنا احمق لوگوں کی علامت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند فرمایا۔(۳) لعن وطعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔(۴) غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بار بار اسی کی تلقین کی کہ غصہ نہ کیا کرو، غصہ نہ کیا کرو۔ غصہ پر قدرت رکھنا نہ صرف دنیا میں بھلائی کا ذریعہ ہے بلکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام بھی عطا ہوگا۔
(۵) دنیا مکافات عمل ہے۔ انسان اگر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے بندے کو اس کا ساتھی بنا تا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے ورنہ جو دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ خود بھی عزت نہیں پاتا۔(۶) شرک کے بعد جن دو افراد کو جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے ان میں وہ شامل ہیں جو آپس میں ترک تعلقات کے حامل ہوں۔ یہاں تک وہ اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کرلیں۔

١٣٤٠ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّبْرِ

۱۳۴۰: باب صبر کے بارے میں

٢٠٩٢ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْافَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَايَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ شَيْئًاهُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِوَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوٰى عَنْهُ فَلَمْ اَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰى فِيْهِ وَاحِدٌ يَقُوْلُ لَنْ

۲۰۹۲: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے دوبارہ دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث "فَلَنْ اَدَّخِرَهُ" اور "فَلَمْ اَدَّخِرْهُ" کے الفاظ کے ساتھ

اَحْبِسَهُ عَنْكُمْ.

منقول ہے۔ "تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

۱۳۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَاالْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۱: باب ہر ایک کے منہ پر اس کی طرفداری کرنا

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّمَّامِ

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّرَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۲: باب چغل خوری کرنے والے

۲۰۹۴: حضرت ہمام بن حارثؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ "قتات" یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ "قتات" چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَآءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَآءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَآءِ الْخُطَبَآءِ الَّذِيْنَ يَخْطُبُوْنَ فَيَتَوَسَّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُوْنَ فِيْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيْمَا لَايُرْضِي اللّٰهَ.

۱۳۴۳: باب کم گوئی

۲۰۹۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے جانتے ہیں۔ "العی" قلت کلام اور "البذاء" فحش گوئی اور "البیان" سے مراد کثرت کلام ہے۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

۱۳۴۴: بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

۱۳۴۴: باب بعض بیان جادو ہے

۲۰۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد

زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِ مَافِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ الشِّخِّيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض ''بیان'' فرمایا یا ''من البیان'' فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن شخیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: صبر انسانی شخصیت کا جوہر ہے۔ انسانی زندگی............ اہل حق کے لئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے صبر اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ساتھی بتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ'' اور ایک جگہ پر ارشاد ہے کہ ''اہل حق مسائل و آزمائش میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں۔'' اللہ تعالیٰ جس کو صبر عطا فرمادیں گویا اسے بہتر اور کشادہ چیز دے دی۔ ایک بہترین ہدایت یہ کہ انسان مانگنے سے بچے کیونکہ جو مانگنے سے احتراز کرے گا رب اسے عطا کرے گا اور جو انسانوں سے بے نیازی اختیار کرے گا تو رب اسے بے نیاز کر دے گا۔ (۲) ہر ایک کی اس کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے کی مذمت کی گئی اور قیامت کے دن اس شخص کو بدترین لوگوں میں شامل کیا جائے گا (۳) چغل خوری کی مذمت، گذشتہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے۔ چغل خوری معاشرتی برائیوں میں بڑی برائی ہے جس کے پھیلنے سے معاشرے میں مضر اثرات اور شر پھیلتا ہے۔ (۶) مؤمن کم گو ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مؤمن کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے وہ ''اعراض عن اللغو'' کرتا ہے۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں مؤمن کو تو ان سے لازماً دور رہنا چاہئے۔

۱۳۴۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

۱۳۴۵: باب تواضع

۲۰۹۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الظُّلْمِ

۱۳۴۶: باب ظلم

۲۰۹۸ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن کی تاریکیوں کا موجب ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ

قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

رضی اللہ عنہا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۴۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

۲۰۹۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْحَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۱۳۴۷: باب نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا

۲۰۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر جی چاہتا تو کھالیتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور وہ عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۴۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

۲۱۰۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا فَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَاالْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَوْفٰى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ قَالَ يَامَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوٰى اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهٰذَا.

۱۳۴۸: باب مؤمن کی تعظیم

۲۱۰۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جوصرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا ہے اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر ابو برزہ اسلمی بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں

۱۳۴۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّجَارِبِ

۲۱۰۱ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۴۹: باب تجربے کے بارے میں

۲۱۰۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا بغیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہوسکتا۔

۱۳۵۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ یُعْطَهُ

۲۱۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَوَ مَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَوَمَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ یُعْطَهُ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍوَ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَیَقُوْلُ کَفَرَتِلْکَ النِّعْمَةَ.

۱۳۵۰: باب جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا

۲۱۰۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت واستطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے کسی نعمت کو چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر (فریب) کا لباس اوڑھ لیا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ''مَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ'' کا مطلب ناشکری ہے۔

۱۳۵۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۱۰۳ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْهَرِیُّ وَالْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِیُّ بِمَکَّةَ قَالَا ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَیْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ جَیِّدٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۳۵۱: باب احسان کے بدلے تعریف کرنا

۲۱۰۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

خلاصۃ الابواب: کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان کو کھانا ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دے نہ کہ اس پر عیب جوئی کر کے کھلانے والے یا پکانے والے کے لئے باعث تکلیف بنے۔ (۲) ایک دوسرے کے عیوب نہ تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ یہ ایک بڑی معاشرتی برائی کا سبب ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ برائی معاشرے کو کمزور اور ناتواں بناتی ہے جبکہ عیوب جوئی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ بہترین مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسری کی تعظیم کریں نہ عیوب کی تلاش میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کریں۔ (۳) انسانی زندگی میں تجربہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انسان تجربے سے سیکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ تجربہ انسان کا استاد ہوتا ہے اور مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ انسان اپنے تجربات سے سیکھ کر ہی بردبار بنتا ہے۔ (۴) ایسی چیزوں پر فخر کرنا جو اپنے پاس نہ ہوں گویا خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتا ہے جبکہ انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر کرے اور اس کا اظہار کرے۔ (۵) نیکی کرنے والے کی تعریف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے کی دعاء کرنی چاہئے۔

اَبْوَابُ الطِّبِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طبّ کے ابواب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۵۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَمِيَّةِ

۲۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدِ ثَنَافُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۱۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَافُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِيْهِ اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۳۵۲: باب پرہیز کرنا

۲۱۰۴: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے ہاں ایک کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر میں ان کے لیے چقندر اور جو تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ایوب بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر اور ابو داؤد سے یہ دونوں فلیح سے وہ ایوب بن عبدالرحمٰن سے وہ یعقوب بن ابو یعقوب سے اور وہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ یعنی چقندر اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے یہ حدیث جید

هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ.

٢١٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَاإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ نَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

٢١٠٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ اَخُوْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ.

غریب ہے۔

٢١٠٦: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔ اس باب میں صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن غیلان سے بھی منقول ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

٢١٠٧: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

١٣٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

٢١٠٨: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَآءً اَوْقَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٣٥٣: باب دواء اور اس کی فضیلت

٢١٠٨: حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتیوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: کیا ہم دوا نہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو، دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوا نہ ہو ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''بڑھاپا''۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوخزامہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٥٤: بَابُ مَاجَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ

٢١٠٩: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَامُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ

١٣٥٤: باب مریض کو کیا کھلایا جائے

٢١٠٩: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ حریرہ

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحَسَآءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسُوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَجْهِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ، گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ الْجُزَيْرِيُّ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اِسْحَاقَ.

۲۱۱۰: ہم سے روایت کی یہ حدیث حسین جزیری نے انہوں نے ابو اسحق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہمیں یہ بات ابو اسحق نے بتائی ہے۔

۱۳۵۵: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۱۳۵۵: باب مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۱۱: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۱۳۵۶: باب کلونجی

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِیُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَیْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۵۷: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوٰۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸ : بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ اَوْغَیْرِهٖ

۲۱۱۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا.

۱۳۵۸: باب جس نے زہر کھا کر خودکشی کی

۲۱۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

۲۱۱۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُبِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا.

۲۱۱۵: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا۔ وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

۲۱۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ نَا وَکِیْعٌ وَاَبُوْمُعٰوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْاَوَّلِ هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ

۲۱۱۶: محمد بن علاء بھی وکیع اور ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابوصالح بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید مقبری سے

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ عُذِّبَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَهٰکَذَا رَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ اِنَّمَا تَجِیْٔ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِیْدِ یُعَذَّبُوْنَ فِی النَّارِ ثُمَّ یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا یُذْکَرُ اَنَّهُمْ یُخَلَّدُوْنَ فِیْهَا.

اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابوزناد بھی اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ توحید والوں کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السُّمَّ.

۲۱۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواء یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۱۳۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ

۱۳۵۹: باب نشہ آور چیز سے علاج کرنا منع ہے

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاکٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهَا لَیْسَتْ بِدَوَآءٍ وَلٰکِنَّهَا دَاءٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا النَّضْرُ وَ شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۱۸: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ محمود بھی نضر اور شبابہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شبابہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۰: مَاجَآءَ فِی السَّعُوْطِ وَغَیْرِهٖ

۱۳۶۰: باب ناک میں دوائی ڈالنا

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْیَهٖ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا

۲۱۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سعوط[1] لدود[2] پچھنے لگوانا اور مشی[3] ہے۔ پھر جب آپ

---

[1] سعوط: ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانے کو کہتے ہیں۔

[2] لدود: منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا۔

[3] مشی: اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے یعنی قضائے حاجت کا بکثرت ہونا۔ (مترجم)

تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ اَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان سب کے منہ میں دوا ڈالو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے سوا تمام کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اَكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ.

۲۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوائیں لدود، سعوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ جبکہ بہترین سرمہ اثمد ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یہ حدیث عباد بن منصور کی روایت سے حسن ہے۔

۱۳۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

۱۳۶۱: باب داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں پس جب ہم بیمار ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہم نے مرض سے چھٹکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۲: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۳۶۲: باب داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زرارہ کو شوکہ (سرخ پھنسی) کی بیماری میں داغ دیا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ قَالَانَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۲۱۲۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ نَاعَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ اَهْلِهٖ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهٗ وَيَحْجِمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْا عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَامَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَاتَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللُّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ

۱۳۶۳: باب پچھنے لگانا

۲۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن لیسار رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے اور ایک ان کی اور ان کے گھر والوں کی حجامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے۔ پیٹھ کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ معراج کیلئے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی آپ ﷺ کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔ فرمایا: پچھنے لگانے کیلئے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سعوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے منہ میں عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دوا ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی

لَایَبْقٰی اَحَدٌ مِّمَّنْ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّغَیْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ.

جائے ۔ پس آپ ﷺ کے چچا عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوائی ڈالی گئی ۔نضر کہتے ہیں کہ لدود ،وجود کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْحِنَّاءِ

۱۳۶۴: باب مہندی سے علاج کرنا

۲۱۲۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاحَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَیَّاطُ نَافَائِدٌ مَوْلٰی لِآلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَکَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاکَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَکْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَیْهَا الْحِنَّآءَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ فَائِدٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰی وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِیٍّ اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ.

۲۱۲۷: حضرت علی بن عبیداللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اگر کسی پتھر یا کانٹے وغیرہ سے زخم ہوجاتا تو آپ ﷺ مجھے اس زخم پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔یہ حدیث غریب ہے ۔ہم اسے صرف فائد کی روایت سے جانتے ہیں ۔بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائد سے نقل کرتے ہیں کہ فائد،عبیداللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمٰی سے نقل کرتے ہیں اور عبیداللہ بن علی زیادہ صحیح ہے ۔محمد بن علاء ،زید بن حباب سے وہ عبیداللہ بن علی کے مولیٰ فائد سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الرُّقْیَةِ

۱۳۶۵: باب تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَوٰی اَوِاسْتَرْقٰی فَهُوَبَرِیٌٔ مِنَ التَّوَکُّلِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۲۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ

۱۳۶۶: باب تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ نَا مُعٰوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۱۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے ،نظر بد اور پہلو کے زخم

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

(پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعٰوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَاَبِىْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ.

۲۱۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، طلق بن علی رضی اللہ عنہ، عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ابوخزامہ رضی اللہ عنہ (والد سے راوی ہیں) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْحُمَةٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ.

۲۱۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر بد اور بچھو کے کاٹنے کے علاوہ رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) نہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصینؓ اور شعبی بریدہ سے روایت کی۔

۱۳۶۷: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرُّقْيَهِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۳۶۷: باب معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

۲۱۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَا هُمَا وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۳۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی منقول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۱۳۶۸: باب نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِى لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْكَانَ شَىْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِى

۲۱۳۳: حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان پر دم کر دیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔ اس باب میں حضرت

الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا.

عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عروہ سے وہ عبید بن رفاعہ سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے اسے حسن بن علی خلال نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰی عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيْلَ.

۲۱۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کیلئے ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔ اُعِیْذُ کُمَا .... لامة تک۔ یعنی میں تم دونوں کیلئے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ فرماتے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۳۵: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کے ہم معنیٰ حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۹: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَاَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

۱۳۶۹: باب نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيٰی بْنُ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِیْ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ ثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لَاشَیْءَ فِی الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

۲۱۳۶: حضرت حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بدفالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر لگ جانا صحیح ہے۔

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ حَدِيْثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَايَذْكُرَانِ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ اس روایت کو شعبان، یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ حیہ بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

١٣٧٠ : بَابُ مَاجَآءَ فِى اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

١٣٧٠: باب تعویز پر اجرت لینا

٢١٣٨ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِىْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِىْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَىْءٌ فَقُلْنَا لَاتَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِىْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ وَرَخَّصَ الشَّافِعِىُّ لِلْمُعَلِّمِ اَنْ يَاْخُذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَجْرًا وَيَرٰى لَهٗ اَنْ يَشْتَرِطَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

٢١٣٨: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے پر دم کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ انکے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ شعبہ ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابومتوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

٢١٣٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَىْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ

٢١٣٩: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا بستی والوں نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ پھر

سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَاُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ.

۱۳۷۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۱: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِیْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَدْ رَوٰى غَيْرُ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِیْ خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۳۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْكَمْاَةِ

ان کا سردار بیمار ہوگیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے۔ ہم نے کہا ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ پھر ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہوگیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے پوچھا! تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم جھاڑ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کھاؤ اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی اسے ابوبشر، جعفر بن ابووحشیہ سے وہ ابومتوکل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

۱۳۷۱: باب جھاڑ پھونک اور ادویات

۲۱۴۰: حضرت ابوخزامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الٰہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۱: سعید بن عبدالرحمٰن اسے سفیان وہ زہری وہ ابن خزامہ وہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخزامہ ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخزامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخزامہ سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے

۱۳۷۲: باب کھمبی اور عجوہ

وَالْعَجْوَةِ

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ.

(عمدہ کھجور)

۲۱۴۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی مَن کی ایک قسم ہے (من وسلویٰ وہ کھانے جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زیدؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۳: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۱۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَأَتْ.

۲۱۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہوگئی۔

۲۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ

۲۱۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلونجی، موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور

كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى عِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِى خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِه كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مِنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً.

اسے پانی میں تر کر لیتے ۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے، بائیں میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ، بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ڈالتے۔

۱۳۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِى اَجْرِ الْكَاهِنِ

۱۳۷۳: باب کاہن کی اجرت

۲۱۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

۱۳۷۴: باب گلے میں تعویز لٹکانا

۲۱۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْيَةَ نَاعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى وَهُوَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِىْ مَعْبَدِ الْجُهَنِىِّ اَعُوْدُهٗ وَبِه حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى.

۲۱۴۸: حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم ابومعبد جہنی کے پاس ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرخی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی چیز (تعویز) کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ فرمایا موت اس سے زیادہ قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائیگا یعنی مدد غیبی نہیں رہے گی۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۱۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۴۹: محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنیٰ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِىْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَآءِ

۱۳۷۵: باب بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَااَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّه رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَاَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

۲۱۵۰: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ کی بیوی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۵۱ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِىُّ نَاعَبْدَةُ

۲۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ .

۲۱۵۲ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِىْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ.

۲۱۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَعَّارٌ.

۱۳۷۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِى الْغِيْلَةِ

۲۱۵۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِىَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسٌ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ اَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ تُرْضِعُ .

۲۱۵۵ : حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِىْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کے جوش سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲: ہارون بن اسحٰق، عبدۃ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسماءؓ کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بخار اور تمام دردوں پر ہر دعا بتایا کرتے تھے ''بسم اللہ....الخ (ترجمہ اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑ کنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں ''عرق یعار'' کے الفاظ ہیں یعنی آواز کرنے والی رگ۔

۱۳۷۶: باب بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا

۲۱۵۴: حضرت جدامہ بنت وھب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اسے اسود سے وہ عائشہؓ سے وہ جدامہ بنت وھب اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

۲۱۵۵: حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ رضی اللہ عنہ فرماتی

مَالِکٌ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذُکِرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِکَ وَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِکٌ وَ الْغِیْلَةُ اَنْ یَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ تُرْضِعُ قَالَ عِیْسَی ابْنُ اَحْمَدَ وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ ثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حالتِ رضاعت میں جماع سے منع کردوں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی (فارس) اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ سے مراد عورت سے حالتِ رضاعت میں صحبت کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک ابوالاسود سے اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۷۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۱۳۷۷: باب نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَیَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَشْتَکِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهٗ مَیْمُوْنٌ هُوَ شَیْخٌ بَصْرِیٌّ.

۲۱۵۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کیلئے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کا علاج تجویز کیا کرتے تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ دوا منہ کے اسی جانب سے ڈالی جائے گی جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷ : حَدَّثَنَا رَجَآءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِیُّ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ رَزِیْنٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ ثَنَا مَیْمُوْنٌ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مَیْمُوْنٍ وَقَدْ رَوٰی عَنْ مَیْمُوْنٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ یَعْنِی السِّلَّ.

۲۱۵۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الجنب (نمونیہ) کا علاج زیتون اور قسط بحری (کُٹھ) سے کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے جانتے ہیں۔ میمون سے کئی اہل علم یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ذات الجنب سے مراد سِل (پھیپھڑے کی بیماری) ہے۔

۱۳۷۸ : بَابٌ

۱۳۷۸: باب

۲۱۵۸ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ السُّلَمِیِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ

۲۱۵۸: حضرت عثمان بن ابی عاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ کَادَ یُهْلِکُنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِیَمِیْنِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَاکَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُبِهٖ اَهْلِیْ وَغَیْرَهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

فرمایا اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ یہ پڑھو"اعوذ......الخ ۔(ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت اور غلبہ کے ساتھ ہراس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔اب میں ہمیشہ گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا بتاتا ہوں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّنَا

۱۳۷۹: باب سَنا کے بارے میں

۲۱۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَاتَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْهِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۲۱۵۹: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تم کسی چیز کا مسہل (یعنی جلاب) لیتی ہو تو عرض کیا کہ شبرم[1] کا۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بہت گرم اور سخت ہے۔حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سَنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس (سَنا) میں ہوتی۔یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَسَلِ

۱۳۸۰: باب شہد کے بارے میں

۲۱۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَیْتُ عَسَلًا فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْسَقَیْتُهُ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ کَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۶۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دَست لگے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو دَست اور زیادہ ہوگئے۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اس سے دست مزید بڑھ گئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔اسے پھر شہد پلاؤ۔پس اسے شہد پلایا۔اور وہ صحت یاب ہوگیا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۱ : بَابُ

۱۳۸۱: باب

۲۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا مُحَمَّدُبْنُ

۲۱۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

[1] شبرم: ایک چھوٹا درخت ہے جو قد آدم یا اس سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔(مترجم)

جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًالَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّاعُوْفِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات باریوں کہے ''اسالک......الخ''. میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے ۔تو مریض تندرست ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کوصرف منہال بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸۲ : بَابٌ

۲۱۶۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشْقَرُ الرَّبَاطِيُّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَاتَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۸۲ : باب

۲۱۶۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار آگ کا ایک ٹکڑہ ہے۔اگر تم میں سے کسی کو بخار ہوجائے تو وہ اسے پانی سے بجھائے اور بہتی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آرہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے'' بسم اللہ ....الخ'' ۔یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں ۔ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول ﷺ کو سچا کر۔فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے۔پھر اسے چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل کرے۔اگر تین دن تک صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن اور اگر اس میں بھی نہ ہو تو سات دن اور پھر اگر سات دنوں میں بھی شفا نہ ہو تو نو دن تک یہ عمل کرے۔بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا یہ مرض نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۳ : بَابُ التَّدَاوِيْ بِالرَّمَادِ

۲۱۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَآءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهُ حَصِيْرٌ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۸۳: باب راکھ سے زخم کا علاج کرنے کے متعلق

۲۱۶۳: حضرت ابوحازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔فرمایا اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے' حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتیں اور میں بوریا جلاتا پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک دیتے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۴: بَابٌ

۲۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدِ السَّكُوْنِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۸۴: باب

۲۱۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی درازی عمر کیلئے دعا کیا کرو۔ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے (یعنی مریض کے) دل کو خوش کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: انسانی زندگی میں صحت و بیماری کے دور آتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مرض کے دوران پرہیز کرنے اور علاج کرنے کی ہدایت کی۔ (۲) مریض کو زبردستی کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) کلونجی کا استعمال کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۴) بیماری میں شدت کے باعث اکثر اوقات انسان زندگی کو ختم کرنے کے متعلق سوچتا ہے نبی کریم ﷺ اس کی سختی سے ممانعت اور وعید سنائی کہ جو کوئی زہر یا کسی بھی طریقے سے خودکشی کرے گا اس کو یہ سزا ہمیشہ ملتی رہے گی۔ بیماری رب کی طرف سے آزمائش ہیں لہٰذا اس کو یہ صبر سے برداشت کرنا چاہئے۔ (۵) ہر نشہ آور چیز سے علاج حرام ہے۔ (۶) آپ ﷺ کی سیرت میں سرمہ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ (۷) پچھنے لگانا حضور ﷺ سے ثابت ہے جبکہ داغ لگانے کے بارے میں ممانعت اور اثبات والی احادیث موجود ہیں۔ (۸) آپ ﷺ نے مہندی کو اکثر کانٹے کے زخم میں بھی استعمال کیا۔ (۹) قرآنی آیات سے دم کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث سے معوذتین، فاتحہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ دم کا معاوضہ لینا جائز نہیں اگر کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو یہ جائز ہے۔ (۱۰) دم، دوا، پرہیز تقدیر ہی کی ایک شکل ہیں۔ (۱۱) کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (غیبی علوم کے دعوے دار) کی اجرت سے ممانعت فرمائی۔ (۱۲) شہد کا استعمال عام زندگی میں اور بیماری میں کرنا چاہئے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اس میں شفا ہے۔ اسی طرح کلونجی، شہرم نیز اللہ تبارک وتعالیٰ سے کثرت سے دعاء کرنا چاہئے۔

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب فرائض
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ

۲۱۶۵ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَتَمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا يَعْنِيْ ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَاِلَيَّ يَقُوْلُ اَنَا اَعُوْلُهُ وَاُنْفِقُ عَلَيْهِ.

۱۳۸۵ : باب جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے

۲۱۶۵ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال (بال بچے) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابوسلمہؒ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ طویل ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ''من ترک ضیاعاً'' کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

۱۳۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ

۲۱۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنِيْ عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۸۶ : باب فرائض کی تعلیم

۲۱۶۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ میں (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ اسے عوف سے وہ سلیمان بن جابر سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث حسین نے ابواسامہ کے حوالے سے اس کے ہم معنیٰ بیان کی ہے۔

۱۳۸۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی مِیرَاثِ الْبَنَاتِ

۲۱۶۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا زَکَرِیَّا بْنُ عَدِیٍّ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَکَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَّلَا تُنْکَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ یَقْضِی اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدٍ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِیْکٌ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ۔

۱۳۸۷: باب لڑکیوں کی میراث

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعد کی دو بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں ۔ان کے والد غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے ۔ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔اس پر آیتِ میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔شریک نے بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِی مِیرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

۲۱۶۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ الْاَوْدِیِّ عَنْ هُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَسُلَیْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِیَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهُ سَیُتَابِعُنَا فَاَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ فَذَکَرَ لَهُ ذٰلِکَ وَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ وَلٰکِنِّیْ اَقْضِیْ فِیْهَا کَمَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَةَ الثُّلُثَیْنِ

۱۳۸۸: باب بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث

۲۱۶۸: حضرت ہزیل بن شرجیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی (وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کیلئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پس اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بتائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر میں یہی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والا نہ ہوا لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا

وَلِلْاُخْتِ مَابَقِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْقَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ ثَرْوَانَ كُوْفِيٌّ وَقَدْرَوَاهُ اَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ.

کہ بیٹی کیلئے نصف مال اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تا کہ یہ دونوں مل کر ثلث ہوجائیں اور جو بچ جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

۱۳۸۹: باب سگے بھائیوں کی میراث

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذَا الْاٰيَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ.

۲۱۶۹: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو "مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ" (جو کچھ تم وصیت کر دیا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو۔ (یعنی حقیقی بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَازَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۱۷۰: بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ علیؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابواسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۹۰: بَابُ مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

۱۳۹۰: باب بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِيْ

۲۱۷۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا بنی سلمہ میں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔ آپ ﷺ نے کوئی

بَنِیْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وَلَدِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا فَنَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الْاٰیَةَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ ابْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُہٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

جواب نہیں دیا۔اور یہ آیت نازل ہوئی ''یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ ......'' (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ سورہ نساء آیت ۱۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ اسے محمد بن منکدر سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں ۔

۱۳۹۱: بَابُ مِیْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

۱۳۹۱: باب بہنوں کی میراث

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَھُمَا مَاشِیَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وُضُوْئِہٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ اَوْکَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَہٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ الْاٰیَةَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۷۳: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ تھے اور دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا۔ مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جابرؓ کی نو بہنیں تھیں۔ یہاں تک کہ میراث کی یہ آیت نازل ہوئی ''یَسْتَفْتُوْنَکَ ......'' ۔وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ

۱۳۹۲: باب عصبہ کی میراث

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثَنَا وُھَیْبٌ ثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ.

۲۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل فرائض کو ان کا حق ادا کرو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کیلئے ہے جو میّت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۲۱۷۵: ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ

۲۱۷۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اِبْنِیْ مَاتَ فَمَا لِیْ مِیْرَاثُهٗ فَقَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَلَکَ طُعْمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ.

۱۳۹۳: باب دادا کی میراث

۲۱۷۶: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہوگیا ہے۔ میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے جب وہ چلا گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق زائد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسارؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِیْصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُوَیْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْاُمُّ الْاَبِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ اَوْاِنَّ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِیْ فِی الْکِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا اَجِدُلَکِ فِی الْکِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی لَکِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِکَ مَعَکَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَی الَّتِیْ تُخَالِفُهَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ وَزَادَنِیْ فِیْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلٰکِنْ حَفِظْتُهٗ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَکُمَا وَاَیَّتُکُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَلَهَا.

۱۳۹۴: باب دادی، نانی کی میراث

۲۱۷۷: حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ دادی یا نانی ابوبکرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہوگیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ پس جب انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا تو مغیرہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلمہؓ نے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے بعد دوسری دادی یا نانی (یعنی اس دادی یا نانی کی شریک) حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں۔ میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہوگی تو اس کیلئے چھٹا حصہ ہوگا۔

۲۱۷۸ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ

۲۱۷۸: حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ ایک دادی

شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيْصَةِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَسَاَلَتْهُ مِيْرَاثًا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَمَالَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَاَلَتْهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ.

حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں۔ سنت رسولؐ کے مطابق بھی تمہارے لئے کچھ نہیں۔ تم واپس چلی جاؤ۔ میں صحابہ کرامؓ سے پوچھوں گا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے عرض کیا میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات کہی جو مغیرہؓ فرما چکے تھے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں۔ بس یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کیلئے مشترکہ ہوگا اور گر کوئی اکیلی ہوگی تو یہ (چھٹا حصہ) اسی کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۹۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِىْ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

۱۳۹۵: باب باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث

۲۱۷۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِى الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَىٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ.

۲۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا۔ یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ دیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے بیٹے کی موجودگی میں جدہ (دادی) کو وارث قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

۱۳۹۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِىْ مِيْرَاثِ الْخَالِ

۱۳۹۶: باب ماموں کی میراث

۲۱۸۰ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ

۲۱۸۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہؓ

عَبَّادِبْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کو لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا کوئی دوست نہ ہو۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے دوست ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور مقدام بن معدیکربؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ اَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَاِلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَوْرِيْثِ ذَوِی الْاَرْحَامِ وَاَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيْرَاثَ فِیْ بَيْتِ الْمَالِ.

۲۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں صحابہؓ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جبکہ اکثر علماء ''ذوی الارحام'' کی وارثت میں اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۳۹۷ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۱۳۹۷: باب جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًی لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰی بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۱۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۸ :بَابٌ فِیْ مِيْرَاثِ الْمَوْلَی الْاَسْفَلِ

۱۳۹۸: باب آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۱۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔ یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً اَنَّ مِيْرَاثَهُ يُجْعَلُ فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ .

حدیث حسن ہے۔ اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہوتو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرادی جائے گی۔

۱۳۹۹ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

۱۳۹۹: باب مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں

۲۱۸۴ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا انا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ مَالِكٍ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ مَالِكٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوْا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَمَشْهُوْرٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۲۱۸۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زیدؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے۔ بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جبکہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو ہم نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بعض علماء مرتد کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کا کوئی مسلمان وارث نہیں ہوسکتا ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۸۵ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ هٰذَا

۲۱۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہوسکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جابرؓ

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى .

کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسے ابن ابی لیلٰی نے نقل کیا ہے۔

۱۴۰۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

۱۴۰۰: باب قاتل کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لاَ يَرِثُ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ يَصِحُّ لاَ يُعْرَفُ هٰذَا اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لاَ يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً اَوْ عَمَدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنَّهٗ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ.

۲۱۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں جن میں امام احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل عمد اور قتل خطاء میں قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطاء میں وارث ہوتا ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۱ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۴۰۱: باب شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا

۲۱۸۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلاَ تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيٰنَ الْكِلاَبِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَءَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۲۱۸۷: حضرت سعید بن میسب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔ اس پر ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا حصہ دو۔

۱۴۰۲ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمِيْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

۱۴۰۲: باب میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

۲۱۸۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِیْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِیْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ

۲۱۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ فوت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

قُضِيَ عَلَيْهَا بِغُرَّةٍ تُوُ فِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَا ثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا وَرَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

میراث بیٹوں اور خاوند کیلئے ہے۔ اور دیت اس کے عصبہ پر ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ مالک بھی یہ حدیث زہری سے وہ ابو سلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں پھر مالک، زہری سے وہ سعید بن میتب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۰۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

۱۴۰۳: باب وہ شخص جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَ وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَقَدْ اَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَبَيْنَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيْرَاثُهٗ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

۲۱۸۹: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں بعض انہیں ابن موہب کہتے ہیں۔ وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن حمزہ اسے عبدالعزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت المال میں جمع کرادی جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ ''اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ'' حق ولاء اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۲۱۹۰: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

۲۱۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا تو بچہ زنا کا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ حدیث ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں۔ اہل

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا یَرِثُ مِنْ اَبِیْهِ.

علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولدالزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

(ف) ولدالزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے (مترجم)

۱۴۰۴: مَنْ یَرِثُ الْوَلَاءَ

۱۴۰۴: باب ولاء کا کون وارث ہوگا

۲۱۹۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ یَرِثُ الْمَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِیِّ.

۲۱۹۱: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ اَبُوْ مُوْسَی الْمُسْتَمِلِیُّ الْبَغْدَادِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ رُوْبَةَ التَّغْلِبِیُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْبَصْرِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَهَا وَلَقِیْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۹۲: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی۔ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔ اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہوگئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مال وارثوں کا ہے۔ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو مرنے والے کے ورثاء کی نگران حکومت ہوگی۔ (۲) اولاد کو فرائض اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۳) اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا اگرچہ آج کل ہمارے معاشرے میں اس کا رواج نہیں ہے مگر علماء کرام اور اہل حق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنانے سے بہت سی معاشرتی برائیاں جو پھیلتی ہیں ان کا سدِّ باب ہو سکے گا۔ (۴) حقیقی بھائی اپنے بھائی کی میراث کا وارث ہوگا، یعنی باپ کی طرف سے وراثت ہونے کے علاوہ بھائی بھی دوسرے بھائی کی میراث میں حق دار ہوگا۔ (۵) اولاد کو وراثت کی تقسیم میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ (۶) دادا کے لئے پوتے کی میراث میں چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اللہ تعالیٰ نے میں میراث کی تقسیم کے بعد قرابت داروں کا بھی حق ہے۔ (۸) جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ (۹) اگر کوئی بھی وارث نہ ہو میراث بستی والوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱۰) آزاد کردہ غلام بھی میراث کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اور کوئی امیدوار نہ ہو۔ (۱۱) مسلمان کافر کی میراث نہیں پا سکتا جبکہ کافر مسلمان کی میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔ جبکہ مرتد کی میراث میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کے حامی ہیں جبکہ بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔ (۱۲) قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں، قتل عمد میں اس معاملے میں اتفاق ہے جبکہ قتل خطاء میں بعض علماء کے نزدیک وارث ہوتا ہے۔ (۱۳) بیوی اگر شوہر قتل ہو جائے تو دیت میں سے حصہ دار ہوگی۔ (۱۴) جبکہ زنا سے جنم لینے والا بچہ وارث نہیں ہوگا۔ (۱۵) عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے ایک: آزاد کئے ہوئے غلام کی۔ دوم: اپنے بچے کی۔ سوم: اس بچے کی جسکو لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا۔

اَبْوَابُ الْوَصَايَا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وصیتوں کے متعلق ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۴۰۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُوْصِيَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ

۱۴۰۵: باب تہائی مال کی وصیت

۲۱۹۳: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے پاس بہت سا مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کیلئے سارے مال کی وصیت کردوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی مال کی وصیت کردوں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ آدھے مال کی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی مال۔ فرمایا ہاں تہائی مال۔ اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا۔ فرمایا میرے بعد تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کیے جائیں گے۔ شائد تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ قومیں نفع حاصل کریں اور کچھ قومیں نقصان اٹھائیں۔ (پھر آپؐ نے دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہؓ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہؐ ان کے مکہ ہی میں فوت ہو جانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی

الْعِلْمِ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی کے لیے تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی مال سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تہائی مال زیادہ ہے۔

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ نَاعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْاَ شْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَعَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَمُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُالْعَظِيْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُبْنُ عَلِيٍّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ هُوَجَدُّنَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ.

۲۱۹۴: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے۔ تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی ''مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا ......'' (وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

۱۴۰۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۱۴۰۶: باب وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَايُوْصِىْ فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۲۱۹۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کے لیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سالم سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۷: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوْصِ

۱۴۰۷: باب رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَااَبُوْ قَطَنٍ نَامَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَالنَّاسَ قَالَ

۲۱۹۶: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا۔ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرما

اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِلَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ .

نبرداری کی وصیت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں

۱۴۰۸: بَابُ مَاجَآءَ لَاوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَايَةُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رَوٰى عَنْهُمْ مَنَاكِيْرَ وَرِوَايَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ بَدَلًا حَدِيْثًا مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَاحَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَاحَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ .

۲۱۹۷: حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برستی رہے گی۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے۔ پھر فرمایا مانگی ہوئی چیز اور دودھ کیلئے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کیے جائیں اور قرض ادا کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوامامہؓ سے اور سندوں سے بھی منقول ہے۔ اسمٰعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے وہ روایات قوی نہیں جن کو نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے منکر روایتیں نقل کی ہیں۔ جبکہ انکی اہل شام سے نقل کردہ احادیث زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں کیونکہ ان کی بہت سی احادیث جو وہ ثقہ راویوں سے نقل کرتے ہیں منکر ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، زکریا بن عدی سے اور وہ ابواسحٰق فزاری سے نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسمٰعیل بن عیاش، ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات

سے ان سے کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۹۸: حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرمایا۔ میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کیلئے وصیت نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کا ہوگا (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۹: بَابُ مَاجَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

۱۴۰۹: باب قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

۲۱۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

۱۴۱۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْيُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۴۱۰: باب موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهٖ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِي الْفُقَرَاءِ اَوِالْمَسَاكِيْنِ اَوِالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۰۰: حضرت ابو حبیبہ طائی کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابو درداءؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقراء پر، مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر۔ فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤١١: بَابٌ

٢٢٠١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاءُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

١٤١١: باب

٢٢٠١: حضرت عروہؓ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی بدل کتابت میں حضرت عائشہؓ سے مدد لینے کے لیے آئیں جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کردوں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی۔ حضرت بریرہؓ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ چاہیں تو ثواب کی نیت کرلیں اور حق ولاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کرلیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے گا۔ وہ شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ وہ سو مرتبہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

خلاصۃ الابواب: تہائی مال کی وصیت جائز ہے اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو مال دار چھوڑا جائے کہ تنگ دست نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ اولاد اور بیوی پر خرچ کرنا صدقہ ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ وصیت میں عدل کیا جائے اس معاملے میں سخت ہدایت ہے کہ وصیت میں وارثان کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس عمل کے باعث انسان ساری عمر نیکی کرنے کے باوجود بھی جہنم میں داخل ہو سکتا ہے لہٰذا اس معاملے میں عدل ضروری ہے۔ (۲) وصیت لازماً کرنی چاہئے کیونکہ عدل سے اولاد میں وراثت کی تقسیم انہیں لڑائی جھگڑوں سے بچا سکتی ہے۔ ورنہ ان کے درمیان نفرتوں کی خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ (۳) جن ورثاء کے لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں حصہ مقرر کر دیا گیا ہے ان کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ (۴) وصیت کی تقسیم سے قبل قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔ مرنے سے قبل نیکی کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے لہٰذا نیکی موت کے آثار سے قبل صحت و تندرستی میں کرے یہ اس سے افضل ہے کہ مرتے دم یہ کہے کہ یہ مال یوں صدقہ کردو اور یہ مال یوں صدقہ کرو۔

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ولاء اور ہبہ کے متعلق ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۴۱۲: بَابُ مَاجَآءَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْلِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۴۱۲: باب ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے

۲۲۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۴۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلَ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۴۱۳: باب ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

۲۲۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی عبداللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ سے منقول ہے کہ اگر عبداللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

ﷺ سے نقل کی ہے لیکن اس میں وہم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور عبداللہ بن دینار اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۴۱۴ : بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَوَلّٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

۱۴۱۴: باب باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا

۲۲۰۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۲۲۰۴: حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ، عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ حارث سے اور وہ علیؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۱۴۱۵ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

۱۴۱۵: باب باپ کا اولاد سے انکار کرنا

۲۲۰۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ

۲۲۰۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیسا ہے۔ عرض کیا۔ سرخ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں سے آ گیا۔ اس نے عرض کیا شاید اس میں کوئی رگ آ گئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آ گئی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۱۴۱۶: باب قیافہ شناسی

۲۲۰۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيْهِ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰكَذَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِقَامَةِ اَمْرِ الْقَافَةِ .

۲۲۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جبکہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجزز نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے میں سے ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست کہتے ہیں۔

۱۴۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِيْ

۱۴۱۷: باب آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ

۲۲۰۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ابْنُ سَوَاءٍ نَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَا دَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیے دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خفگی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جا سکتا ہے) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۴۱۸ : بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

۱۴۱۸: باب ہدیہ یا ھبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق

۲۲۰۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا حُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَا لْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۲۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھرے اور قے کر دے پھر دوبارہ اپنی قے کھانے لگے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثَنِيْ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلاَّ الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لاَ يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلاَّ الْوَالِدُ فَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا اَعْطٰى وَلَدَهٗ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ تَمَّ الْوَلاَءُ وَالْهِبَةُ.

۲۲۰۹: حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ اپنے بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد قے کرے اور دوبارہ اسے کھانے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

خلاصۃ الابواب : ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ (۲) اپنے باپ کے نسب کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی شدید مذمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی نسبت سے انکار کیا اس نے گویا ہمارے لائے ہوئے دین کا انکار کیا۔ (۳) حضور ﷺ نے قیافہ شناسی کے عمل پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۴) ایک دوسرے کو ہدیہ دینا چاہئے خواہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو یا قیمتاً کم قیمت ہو۔ جبکہ ہدیہ واپس لینے کی کراہت بیان کی ہے اور اس عمل کو قے کر کے کھانے کے مترادف قرار دیا، البتہ اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے سکتا ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان